التحفة المرضية
علی
الاوراد الفتحیة

یعنی

اورادِ فتحیہ حضرت قطبِ ربّانی مقتدائے حقّانی بانیِ مسلمانی جنابِ
حضرت امیر کبیر میر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کا قابل اردو شرح

مؤلّفہ
مولانا مولوی عبد الکبیر صاحب پرنسپل مدینۃ العلوم حضرت بل

ناشر
غلام محمّد نور محمّد تاجرانِ کتب
مہاراج گنج بازار سرینگر کشمیر

ہدیہ
-/۲۵

ASL-237 Kashf-u-Haqaiq كشف الحقائق
Alahazrat Mohammad Ahmed Raza Khan Barelvi
Raza Academy Bombay (1308 H)
12 Pages

ASL-238 Al-Tahfat-ul-Marzia Alal Awradi-l-Fathia
التحفة المرضية على الاوراد الفتحية
Molvi Ashraf Kabir
Khulna Noor Mohammad Tejarti Kutb Ghr.
1961/1380 H 131 Pages

ناظرین کرام

حضرتِ مولانا المکرم نے تبلیغ دین کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل کتب لکھی ہیں:۔

(۱) الایضاح الاخضر فی الکبریت الاحمر (۲) تنبیہ اللبیب علیٰ حیوٰۃ الحبیب (۳) السہم المجلول فی نحر شاتم الرسول (۴) استنکاف المسلمین فی نکاح الکتابین (۵) طریق النجاۃ فی احکام الزکوٰۃ (۶) رفع الغمۃ عن اقامۃ الجمعۃ۔

آپ کا یہ تبلیغی سلسلہ جاری رہے گا۔ آئندہ مختلف مشائخ کشمیر کی سوانح عمریاں اور مجاہدانہ تبلیغی کارنامے آپ کے قلم سے وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہیں گے۔ اس سے آپ کا مقصد عوام و خواص کو یہ معلوم کرانا ہے کہ ان پاک ہستیوں نے مجاہدات ریاضات، چلہ کشی۔ اوراد اور اذکار میں مشغول و مصروف ہونے کے ساتھ ساتھ اشاعت دین اور اصلاح خواص و عوام میں کس قدر حصہ لے کر جانکاہی اور جاں نثاری سے کام لیا ہے۔ اَللّٰہُمَّ وفقنا لما تحب وترضیٰ ؂

(مولوی) عبد السبحان

۶ شوال المکرم ۱۳۸۰ھ مطابق ۲۴ مارچ ۱۹۶۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وخاتم النبیین وعلیٰ آلہ الطیبین و اصحابہ الطاہرین (اما بعد) اوراد فتحیہ حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی جناب حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرۂ آفاق و مایۂ ناز تالیف ہے جو تقریباً چار سو علماء فضلاء صوفیاء کرام اور اولیاءِ عظام کے وظائف کا ایک زرین مجموعہ ہے۔

آج تک بڑے بڑے اہل دل اور صاحبان نور باطن اس کو ورد کرتے آئے ہیں۔ لاکھوں صحیح الاعتقاد اور اہل ارادت نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے اور آج بھی اہلِ علم و فضل ارادتاً و اخلاصاً اس کے ورد کرنے کے شائق ہیں۔

حضرتِ امیر قدس سرہٗ نے اہلیان کشمیر کو اس کے پڑھنے کی تجویز اس لئے کی تھی تاکہ دل میں اللہ اور اس کے رسولؐ اولیاء اللہ اور بزرگانِ دین کی محبت جم جائے۔ دل میں روشنی طبیعت میں پاکیزگی اور مزاج میں اعتدال پیدا ہو جائے جن کا جمادِ نفس امارہ کی پیروی سے ابھی تک دل و دماغ میں تھا۔

حضرتِ امیر قدس سرہ کی جلوہ افروزی تک یہاں کے مسلمان صرف نام کے مسلمان تھے۔ آپ کے ہی قدوم میمونت سے کشمیر کے کونے کونے اور چپے چپے

میں اسلام کی صحیح تعلیم پہنچی۔ آپ کی ہی کوشش بلیغ سے کشمیر میں اسلام پھلا اور پھولا اور کمال تک پہنچا۔ یہاں کے حقیقی بانی مسلمانی آپ ہی ہیں۔ آپ کے اخلاقی علمی اور تمدنی احسانات لاتعداد ہیں۔

آپ نہ صرف جید عالم متبحر فاضل اور صوفی صافی بزرگ تھے بلکہ آپ مصلح اعظم بھی تھے۔ آپ کے ہی اصلاحی تحریک سے یہاں راعی و رعیت دونوں راستباز، وفاشعار اور امانت دار بنے۔ پاک دامن رہے اور ہر اس بُرے فعل سے بچتے رہے جو انسانیت اور شرافت کو داغ لگاتے۔ انہی اوصاف کی وجہ سے کشمیر "پیر واری" کے نام سے موسوم ہے۔

آپ کے ہی جامع ہمہ گیر ذات سے ریاست بھر میں توحید الٰہی قائم و دائم ہے جس پر آپ کی اہم و بیش قیمت اَوراد کا مجموعہ دال ہے۔

اس مقدس مجموعہ (اوراد فتحیہ) کے ترجمہ، حل لغات اور ضروری تشریحی نوٹ کا التزام لازمی تھا تاکہ عوام اور خواص ان تمام کلمات طیبات کے معانی اور مفاہیم معلوم کریں اور سمجھ لیں جو اس پاک مجموعہ میں ہیں۔ ان کلمات طیبات کے معانی اور مفاہیم سمجھنے کے بغیر اَوراد میں وہ روح پیدا نہیں ہو سکتی جس کا حصول اَوراد اور وظائف میں مقصود اور محمود ہوتا ہے۔ ذکر الٰہی کے معانی و مفاہیم میں تفقہ اور تدبر کرنے سے دل میں بشاشت ایمان پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اسم الٰہی اور صفت الٰہی کے عجائبات کا ظہور اور مشاہدہ ہوتا ہے۔

اسی بات کے پیش نظر حضرت جامع المعقول و المنقول جناب مولوی

عبدالکبیر صاحب پرنسپل جامعہ نے اورادِ فتحیہ کی ایک جامع اور مستند شرح شگفتہ سلیس اور دل نشین اردو زبان میں لکھی ہے۔ اس میں کلمات طیبات کا شستہ اور سلیس ترجمہ بھی، حلِ لغات بھی، ساتھ ہی تشریحی اور تحقیقی نوٹ بھی ہیں۔

اس متبرک شرح کی پہلی اشاعت محرم الحرام ۱۳۸۰ھ میں ہوئی۔ شایع ہوتے ہی تمام اہلِ دل بزرگوں نے اس کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور اس قدر حسن قبول ہوا کہ اشاعت ثانی کی ضرورت محسوس ہوئی، چنانچہ اس کو ضروری تغیر و تبدل، ترمیم و تنسیخ کے ساتھ آب و تاب سے شایع کیا گیا۔ اب کی اشاعت میں اس شرح کی افادیت اور اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔

عبد السُبحان

وائس پرنسپل جامعہ مدینۃ العلوم

حضرت بل سرینگر کشمیر

۸ شوال المکرم ۱۳۸۰ھ مطابق ۲۴ مارچ ۱۹۶۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدینا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان
ھدینا اللہ وجعل کلمۃ الحکمۃ ضالۃ الحکیم القویم و
صیر العلماء ورثۃ الانبیاء فی اشاعۃ الدین المستقیم
واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ شھادۃ تکون
لرفع الدرجات کفیلۃ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا
محمد نبی الرحمۃ کاشف الغمۃ وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ
الذین فی اقتدائھم ھدایۃ الامۃ اللّٰھم انی اعوذبک
من ان اَضِل او اُضِل او ازل او اُذِل او اَظلم او اُظلم
او اَجھل او اُجھل اللّٰھم انی ان ازل فمنی ومن
الشیطان وان اصبت فمنک وانت المستعان و
علیک التکلان۔

فقیر حقیر عبدالکبیر ابن غلام محمد پیر مخدومی دینہ نسباً حنفی مسلکاً،
نقشبندی مشرباً اور دیوبندی تلمذاً اہلِ دل حضرات سے عرض پرداز
ہے کہ اورادِ فتحیہ انمول لعل وجواہر کا مجموعہ ہے جس کو قطب ربانی محبوب سبحانی
حضرتِ میر سید علی ہمدانی قدس سرہٗ نے چار سو اولیائے کرام وصوفیائے عظام
سے حاصل کر کے اہلِ اسلام کے لئے عموماً اور اہلِ کشمیر کے لئے خصوصاً بیش بہا،

قیمت تحفہ چھوڑا ہے جو عوام اور خواص کا روزینہ وظیفہ ہے۔

احقر نے جب یہ بات دیکھی کہ اکثر و بیشتر حضرات اورادِ فتحیہ کا وِرد صرف زبانی طوطے کی طرح رٹ لگا کر کرتے ہیں تو خیال پیدا ہوا کہ اس کی ایک ایسی شرح شستہ الفاظ میں لکھی جائے جس سے خواص و عوام آسانی کے ساتھ استفادہ کر سکنے کے قابل ہو جائیں اور اس کے کلمات طیبات کے معانی و مفاہیم جان لیں اور سمجھ لیں۔ اس طرح اَوراد پڑھنے والے کے دل میں ایک خاص کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جو اَوراد اور وظائف میں مطلوب ہوتی ہے۔

قبل اس کے کہ اورادِ فتحیہ کی شرح لکھی جائے۔ یہ بات مناسب معلوم ہوتی ہے کہ مختصر طور پہ بیان کیا جائے کہ اسلام کشمیر میں کب اور کیسے وارِد ہوا۔

کشمیر میں اُسلام

وادیٔ کشمیر میں اسلام مصر، ایران اور وسطِ ایشیا کے مقابلہ میں دوسرے درجہ پہ ہے کشمیر میں اسلام فاتحانہ اور غلبہ کے طور پہ داخل نہیں ہوا بلکہ وسطِ ایشیا کے کچھ اشخاص پہلے پہل یہاں صرف تجارت اور ساحت کے ارادے سے آئے۔ انہی حضرات نے وادی کشمیر کی سرزمین اور اسلام کے بیج کے لئے ہموار بنایا۔

تاریخ سے ثابت ہے کہ پہلا مسلمان جس نے وادی کشمیر میں قدم رکھا وہ جناب حامیم نامی ملک شام کا باشندہ تھا جو راجہ داہر کے بیٹے شاہزادہ جیسا کے

ہمراہ سرزمین کشمیر میں آیا۔ اس کا قصہ یوں ہے کہ جب راجہ داہر جس کی حکومت وادیٔ کشمیر کی سرحدوں تک پھیلی ہوئی تھی مشہور مسلم فاتح محمد بن قاسم کے ہاتھوں شکست کھا کر قتل ہوا تو اس کا بیٹا شاہزادہ جیسا بھاگ نکلا۔ اور بھاگتے بھاگتے وادیٔ کشمیر میں پہنچا۔ اس کا رفیق حامیم بھی اس کی ہمراہی میں یہاں وارد ہوا۔

کشمیر کے راجہ نے اس مفرور شاہزادہ کی بہت آؤ بھگت کی اور اچھی خاصی جاگیر بخش دی جو اس کے گذران کے لئے کافی وافی تھی۔ جب شاہزادہ انتقال کر گیا تو اس کی ساری کی ساری جاگیر شامی مسلمان حامیم کے قبضے میں آئی۔ حامیم نے کیا کیا؟ اس نے یہ جاگیر ہاتھ آتے ہی ایک مسجد شریف تعمیر کرائی جو توحید الٰہی کا پہلا مرکز اور پہلا واحد معبد تھا۔ حامیم بہت زیرک اور صاحب دماغ آدمی تھا۔ اس نے بہت سے ایسے کارہائے نمایاں انجام دیئے جن کی بدولت وہ راجہ کے ہاں عزیز ہوا۔ اور دربار میں داخل ہوا۔

ولید بن عبدالملک کی حکومت کے دوران جو ۸۶ھ سے لے کر ۹۶ھ تک رہی محمد بن قاسم سندھ فتح کر کے ملتان ہوتے ہوئے کشمیر کی سرحدوں تک آیا۔ اس وقت کشمیر کا حکمران راجہ للتا دتیا مکتا پیڈ تھا۔ اس کی حکومت ۹۴ھ سے لیکر ۱۲۲ھ تک رہی۔ اس کو مسلمانوں کی فوج کشی کا خوف پیدا ہوا۔ اس لئے پیش قدمی کے طور پر اس نے چین کے بادشاہ سے مسلمانوں کے خلاف امداد کی درخواست کی۔

بادشاہ چین اس کی کیا مدد کرتا۔ اس کے تو اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے تھے۔ وہ تو خود عربوں کے یلغار کا خائف تھا۔ عربوں کی طاقت آئے دن بڑھتی

جا رہی تھی۔ وہ تو ہر طرف کامیاب و کامران نظر آ رہے تھے۔ ان کی فتح کا ڈنکا چار دانگ عالم بج رہا تھا۔ خود چین پر یہ بنی کہ چین سے گلگت کا علاقہ چھینا گیا۔

۷۵۴ء کے شروع میں راجہ للتادیتا فوت ہوگیا تو اس کا بیٹا جیرادیتا تخت پر بیٹھا۔ اس کی حکومت ۷۵۴ء سے لے کر ۷۶۱ء تک رہی۔ راجہ جیرادیتا نے نہایت منصفانہ طریقہ سے کام لیا۔ اس نے مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ انہیں بہت سی مراعتیں دے دیں۔

اس زمانے میں مسلمانوں کو میلیچ کہا جاتا تھا جس کے معنی اچھوت کے ہیں۔ راج ترنگی میں ہے کہ راجہ جیرادیتا نے بہت سے ہندوں کو میلیچ کے ہاتھوں فروخت کر کے ان کا غلام بنا دیا۔ میلیچ بہت مال و دولت کے مالک تھے۔ راج ترنگی میں یہ بھی مذکور ہے کہ راجہ جیرادیتا نے میلیچوں کے طور و طریق کو بہت فروغ دیا۔ اور ان کو اپنی فوج میں داخل کر کے اونچے اونچے عہدوں پر فائیز کر دیا۔

مارکو پولو ایک عیسائی سیاح اٹلی کا باشندہ سیاحت کی غرض سے وادئی کشمیر میں آیا۔ وہ اپنے سفرنامہ میں رقمطراز ہے کہ آٹھویں صدی عیسوی میں کشمیر کے اطراف و اکناف میں بہت سے قبائیلوں نے بدھ مت چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا تھا۔ یہ لوگ اچھے خاصے تجار تھے۔ یہ واقعہ ۱۹۱ھ کا ہے۔

چودھویں صدی عیسوی کے شروع میں ذوالقدر خان تاتاری جو قندہار کی فوجوں کا سپہ سالار تھا کشمیر پر چڑھ آیا۔ اس نے یہاں خوب لوٹ مار کی ہزاروں آدمیوں کو غلام بنا کر لے گیا لیکن اجل نے اس کو وطن پہنچنے نہیں دیا۔ راستہ میں

ہی برف کے نیچے دب کر جان بحق ہوا۔

ذوالقدر خان کی تباہی اور تخت و تاراج کی وجہ سے کشمیر کی حالت بہت ہی ابتر ہوگئی۔ جگہ جگہ افراتفری پھیلی ہوئی تھی۔ اسی افراتفری سے موقعہ پاکر تبت کا رہنے والا رینچن شاہ کشمیر کا تخت سنبھال بیٹھا۔ رینچن شاہ تبت سے اپنے چچا کے مظالم سے تنگ آکر ۱۳۲۰ء میں بھاگ کر کشمیر آیا۔ یہاں اس نے راجہ راون چندرینہ کو قتل کروا کر اس کی لڑکی کوٹہ رانی سے شادی کر کے حکومت پر قبضہ جمایا۔ اس کی حکومت تین ۳ سال تک رہی۔ اس نے دیکھا یہاں کے لوگ دین دھرم پر نہیں چلتے بلکہ ہر ایک شخص کا نیا دیوتا اور نیا مت ہو چکا ہے۔ سو اس کو اسلام سے لگاؤ ہوگیا۔

ان ہی دنوں قطب ربانی حضرت عبدالرحمان صاحب ترکستانی جو بلبل شاہ کے نام سے مشہور ہیں یہاں تشریف لائے۔ بلبل صاحب کو شاہ بلال بھی کہتے ہیں۔ آپ ۱۳۲۵ء میں یہاں آئے اور آپ کی وفات شریف ۱۳۲۷ء میں ہوئی قبر شریف محلہ بلبل لنکر دریائے جہلم کے کنارے مشرق کی جانب واقع ہے۔ آپ نے بلبل لنکر میں ایک عالیشان خانقاہ بنوائی۔ جمعہ اور باقی جماعات کے لئے ایک مسجد بھی تعمیر کرائی۔

آپ بڑے پاک سیرت، پاک باطن اور بڑے نیک صوفی آدمی تھے۔ آپ کے دست مبارک پر رینچن شاہ مشرف باسلام ہوا۔ آپ ہی نے اس کا اسلامی نام صدرالدین رکھا۔ اور آپ ہی کشمیر میں دارالاسلام کے بانی مبانی ہیں۔

رینچن شاہ نے اسلام لایا تو آپ کے ارکان دولت بھی اسلام لائے۔ دھیرے دھیرے اور لوگ بھی نعمت اسلام سے مشرف ہوئے۔ رینچن شاہ یعنی سلطان صدرالدین

۷۲۴ھ میں اس سرائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت کی۔

سلطان صدرالدین کی رحلت کے بعد اس کا نابالغ لڑکا حیدر خان تخت پر بٹھایا گیا۔ اس کے مشیر شاہ میری (ریچہ بٹ) کوٹہ رانی اور اس کے دو بھائی قرار دیئے گئے۔ شاہ میری صاحب کو اپنے جد امجد کی پیشین گوئی یاد آئی کہ تم کو ایک دن بادشاہ بننا ہے۔ اس نے حیدر خان کو خطرے میں لاکر اس پر خروج کیا اور خود تخت پر تسلط پاکر بادشاہ بن بیٹھا اور اپنا نام سلطان شمس الدین رکھا۔ اس کی حکومت تین سال پانچ ماہ رہی۔

سلطان شمس الدین کی وفات کے بعد اس کے دو بیٹے سلطان جمشید اور سلطان علی شیر ملقب بہ علاء الدین یکے بعد دیگرے تخت پر جلوہ افروز ہوئے۔ علاء الدین انتقال کر گیا تو اس کا بیٹا شہاب الدین تخت نشین ہوا۔ اس کی رحلت کے بعد سلطان قطب الدین ۷۷۴ھ میں بادشاہ بنا۔ اس کی حکومت سولہ سال تک رہی۔

قطب الدین بہادر تھا۔ نیک تھا اور رعایا کا ہمدرد۔ بڑی سوجھ بوجھ والا بادشاہ تھا۔ اس نے راج سنبھالتے ہی وہ کام کیا جس میں لوگوں کا سراسر فائدہ تھا۔ فتنہ اور فساد کے سب دروازے بند کر دیئے۔ قطب الدین کے زمانے میں مذہب اور نسل کا خیال بالکل نہ تھا۔ اس کے راج میں ہر مذہب کے لوگ برابر کا حصہ پاتے تھے۔

سلطان قطب الدین کا پایۂ تخت قطب الدین پورہ میں تھا۔ ملکی شغل کے باوجود وہ علمی کمالات سے بہرہ ور تھا اور جید شاعر بھی تھا۔

سلطان شہاب الدین اور سلطان قطب الدین ہندوؤں کے ساتھ گھلے ملے چلتے تھے۔ اس وجہ سے ان میں ہندوانہ رسومات پائے جاتے تھے اور ان میں بعض ایسے

عقائد بھی موجود تھے جو عین کفر تھے۔ شہاب الدین روزانہ کالی شوری مندر کی پوجا پاٹ کرنے جاتا تھا۔ اور قطب الدین باقاعدہ ہندوانہ لباس زیب تن کیا کرتا تھا۔ اور اس نے دو بہنوں کو اکٹھے اپنے نکاح میں لایا تھا جو عین حرام ہے۔ اور اس کا مُستحل کافر۔ اس وقت مسلمانوں میں نیوگ کا مسئلہ رائج تھا اور قحبہ خانے موجود تھے غرض اس وقت کے حالات اسلامی نقطۂ نگاہ سے بہتر نہ تھے۔ ایسے راہبر کامل کی ضرورت تھی جو بگڑے ہوئے حالات کو سنوارنے اور سچائی کی ایسی تعلیم پیش کرے جس کے سامنے ہر ایک سر تسلیم خم کرے۔

خداوند تعالےٰ کو اب اہل کشمیر کی اصلاح منظور تھی۔ اس لئے رحمت ایزدی جوش میں آئی اور ہمدان سے آفتاب ہدایت ۱۲۔ رجب المرجب ۷۱۴ھ بروز دوشنبہ بوقت ۱۲۔ بجے روز طلوع ہوا جن کا اسم مبارک میر سید علی تھا۔

حضرت اقدس نجیب الطرفین تھے۔ ان کے والد بزرگوار سید شہاب الدین حضرت امام حسین رضؓ کی اولاد میں سے تھے۔ اور والدۂ ماجدہ حضرت امام حسن مجتبیٰ رضؓ اولاد میں سے تھیں۔ حضرت سن شعور کو پہنچے تو آپ کے ماموں سید علاء الدین صاحب نے آپ کو اپنی شاگردی میں لیا۔ آپ نے پورے بارہ سال کی عمر میں تمام علوم و فنون کی تکمیل فرمائی اور تیرہ سال کی عمر میں سید علاء الدین صاحب نے آپ کو اپنے پیر بزرگوار ابوالبرکات شیخ تقی الدین اخی علی دوسی کی خدمت میں روحانی تربیت حاصل کرنے کے لئے پیش کیا۔ ان سے مسلسل چھ سال فیوض و برکات حاصل کرتے رہے۔ اس کے بعد آپ نے حضرت شرف الدین محمود مزدقانی کی صحبت اختیار فرمائی۔ تکمیل روحانی حاصل ہوئی تو حضرت شیخ شرف الدین محمود نے آپ کو مختلف مقامات کی سیر و سیاحت

کا ارشاد فرمایا۔

آپ نے ارشاد اپنے شیخ محترم روم ایشیائے کوچک ہندوستان کشمیر، ترکستان، تبت، کاشغر، چین سراندیب اور دیگر ممالک کی سیر و سیاحت کی۔

اس سیر و سیاحت میں آپ کو افادہ اور استفادہ تام حاصل ہوا۔ آپ مختلف ممالک میں تشریف لے گئے۔ وہاں کے علماء صلحاء اور اولیائے کرام سے ملے اور ان سے استفادہ کیا۔ گویا آپ نے ایک ایک سمندر سے الگ الگ قطرہ قطرہ بہم کیا اور خود سمندر بے کنار بن گئے۔ ساتھ ہی آپ کے وجود مسعود سے یہ فائدہ رہا کہ عام لوگوں کے کانوں تک کلمۂ حق کی آواز پہنچی اور اُن میں ظاہری و باطنی اصلاح ہوئی۔

آپ ہندوستان اور سراندیب بھی گئے۔ وہاں حضرت آدمؑ کی آرامگاہ کی زیارت بھی فرمائی۔ مشرق وسطیٰ میں امیر تیمور سے ملاقات بھی ہوئی۔ امیر تیمور آپ کی روحانیت اور علمی تبحر سے بہت متاثر ہو کر آپ کا عقیدت کیش بن گیا۔

کشمیر آنے کا ارادہ ہوا تو آپ نے پہلے پہل اپنے چچازاد بھائی سید حسین سمنانی اور دیگر بزرگوں کو کشمیر کے حالات اور راستہ معلوم کرنے کے لئے روانہ کیا۔ جب آپ نے ان حضرات کے ذریعہ کشمیر کا راستہ اور اس کے حالات معلوم کئے تو آپ کشمیر کی طرف روانہ ہوئے۔ اور پیر پنچال کی چوٹی پار کر کے براستۂ شوپیان کشمیر داخل ہوئے اور سرینگر میں خانقاہ معلّی کی جگہ قیام فرمایا۔ اس جگہ زمانۂ قدیم سے ایک مندر کالا شوری کے نام سے قائم تھا۔ یہ کشمیر میں آپ کا پہلا دَورہ تھا۔ اس دَورہ میں حضرت امیر قدس سرہ صرف چار یا چھ ماہ یہاں قیام پذیر رہے۔ یہ عرصہ ختم ہوا تو آپ براستۂ ہندوستان حج

بیت اللہ کو تشریف لے گئے۔ مناسک حج سے فراغت پاکر آپ نے وطن مالوف میں جاکر کچھ مدت قیام کیا اور ۷۸۱ھ میں آپ دوسری دفعہ کشمیر میں آئے۔ اس وقت سلطان قطب الدین کی حکومت تھی۔ اس دورہ میں آپ نے بارہمولہ، سوپور، ہندواڑہ کرناہ، ترال، مارتنڈ، ڈورو، شاہ آباد، لون، کولہ گام، وچی، مٹن، شوپیان میں تبلیغی گشت کی۔ ان علاقوں میں آپ نے مساجد اور خانقاہیں بنوائیں جو ابھی تک یادگار روزگار ہیں۔ اس مرتبہ آپ نے یہاں اڑھائی سال قیام فرمانے کے بعد لداخ تبت کاشغر، چین، ترکستان کا دورہ فرمایا اور اپنے وطن ختلان کی طرف مراجعت فرمائی۔

تیسری مرتبہ آپ ۷۸۵ھ میں کشمیر میں رونق افروز ہوئے اور اپنے ساتھ سات سو علماء فضلا اور سادات کرام لائے۔ آپ نے انہیں مختلف مقامات پر تبلیغ و اصلاح کے لئے تعین فرمایا۔ ان سے لوگوں نے بہت فائدہ حاصل کیا۔ اسلامی تعلیم کو اچھی طرح سمجھنے لگے ان ہی صوفی بزرگوں کی کوشش سے اسلام دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتا گیا۔ اور کشمیر کے لوگوں کا بہت بڑا حصہ مسلمان ہوگیا۔ اور جہالت و ضلالت کی تاریکی سے نکل کر اسلام کی روشنی سے جگمگا اٹھا۔

یہ آپ کا اخیری دورہ تھا۔ آپ نے وطن کا ارادہ کیا۔ براستہ بارہمولہ چل دیئے جب علاقہ پکھلی موضع کنر سوا میں پہنچے تو وہاں کے حاکم سلطان شرف الدین نے موضع کنر سوا میں رہنے کی درخواست کی۔ آپ نے اس کی درخواست منظور فرمائی۔ اور اس جگہ چند ایام قیام فرمایا۔

تاریخ شاہد ہے کہ ہر زمانے میں ہر قوم کے اندر ایسی مصلح ہستیاں گذری ہیں

جنہوں نے اپنی زندگیاں اپنی قوم کی فلاح و بہبود کے لئے وقف کر دی ہیں، اور ان کی صلاح و سدھار کے لئے اپنی جان جوکھوں میں ڈالی ہیں۔ اذیتیں اٹھائیں تکلیفیں جھیلیں۔ نہ ماں باپ کا خیال کیا۔ نہ بیوی بچوں کا دھیان۔ اگر خیال کیا تو اسی بات کا کیا کہ قوم کس طرح ضلالت و گمراہی کی تاریکی سے نجات پائے اور رشد و ہدایت کی نورانیت میں آجائے لیکن قوم کے بدباطن اور نفس پرست اشخاص نے انہیں اس کا معاوضہ دیا تو بدترین معاوضہ دیا۔ انبیاء علیہم السلام خلفائے راشدین، مہاجرین و انصار، حسنین اور ائمہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور دیگر مصلحین پر کیا گذری؟ یہی کہ ان کے ساتھ اخلاق سوز معاملہ کیا گیا۔ انسانیت سے گرا ہوا سلوک کیا گیا۔ اور انہیں بدترین بدلہ دیا گیا۔

حضرت امیر قدس سرہ کا بھی مشکل اور صبر آزما کام تھا۔ آپ کو اعمال خیر کی ترغیب دینے اور بدکاریوں سے روکنے میں بڑے سخت اور دشوار گذار راستے طے کرنے پڑے اور لوگوں کی ایذا رسانیوں سے دوچار ہونا پڑا۔ چنانچہ آپ کو زہر دے دی گئی جس کا دورہ آپ کو ہر سال ہوا کرتا تھا۔ کنر سواد کے قیام کے دوران میں بھی یہ دورہ آیا۔ علاج معالجہ کیا گیا لیکن کوئی علاج کارگر نہ ہوا۔ آخر حضرت امیر قدس سرہ پانچ ذی الحجہ بروز چہارشنبہ ۱۰۳۶ھ میں اس سرائے فانی سے عالم جاودانی کو سدھارے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

اب حضرت امیر قدس سرہ کے مدفن کا مسئلہ پیش آیا۔ اس کے بارے میں معتقدین حضرات اختلاف کرنے لگے۔ ہر ایک آپ کے نعش مبارک کو اپنے

ہاں لے جانے کا خواہشمند تھا جھگڑے نے طول پکڑا۔ اس جھگڑے کو نپٹنے کے لئے شیخ قوام الدین بدخشیؒ نے یہ تجویز پیش کی کہ پہلے آپ کا جنازہ پڑھا جائے۔ اس کے بعد جو بھی آپ کے تابوت اُٹھا سکے وہی آپ کے نعش مبارک کو لے جا کر اپنی سرزمین میں دفن کرے۔

جنازے کی نماز ادا کی گئی۔ اس کے بعد ہر ایک معتقد نے آپ کے تابوت کے اُٹھانے کی کوشش کی لیکن تمام کے تمام ناکام رہے۔ آخر شیخ قوام الدین بدخشی اٹھے اور تابوت کو تنہا ۲۵ جمادی الآخر کو ختلان پہنچایا اور آپ کو اپنے خاندان کے قبرستان بمقام کولاب اس جگہ دفن کیا گیا جہاں آپ کے والد بزرگوار سید شہاب الدینؒ ہمدانی مرحوم مدفون تھے۔

حضرت امیر قدس سرہ جامع شخصیت کے مالک تھے۔ آپ ظاہری و باطنی کمالات میں ید طولےٰ رکھتے تھے۔ آپ مفسر و محدث بھی تھے۔ ناثر و شاعر بھی اور مرشد و رہنمائے کامل بھی۔ آپ کے مصنفات قریب قریب دو سو کی تعداد میں ہیں۔ ان میں سے ایک یہ اورادِ فتحیہ ہے جو کشمیر میں خاص و عام کا روزمرہ وظیفہ ہے۔ احقر نے اس کی مختصر شرح لکھی ہے جس کا نام التحفۃ المرضیۃ فی الاوراد الفتحیۃ ہے

اورادِ فتحیہ کی وجہ تسمیہ کے بارے میں حضرت امیر قدس سرہ کا یہ مقولہ پیش کیا جاتا ہے:۔ چوں ایں اوراد از چہار صد اولیا و صلحاؒ و علماء حاصل کردہ جمع نمودہ شد بعد ازان در وجہ تسمیہ متفکر شدم چون بمدینہ منورہ رسیدم حضرت رسالت مآبؐ جلوہ گر شدہ فرمودند خذ ھذہٖ الفتحیۃ۔ چون از دست مبارک

رسالت مآبؐ گرفتم نظر کردم ہمیں اوراد بود کہ جمع نمودہ بودم۔ واین اوراد باعث فتح وکامرانی است انتہیٰ۔

یعنے مجموعۂ اوراد چار سو اولیاء صلحاً اور علماء سے اخذ کر کے اس کی وجہ تسمیہ کے بارے میں متفکر رہا جب مدینۂ پاک پہنچا تو حضور پر نور جلوہ گر ہوئے فرمایا اس "فتحیہ" کو لے لو۔ جب حضورؐ کے دست مبارک سے لیا تو دیکھا یہ وہی مجموعۂ اوراد ہے جو میں نے چار سو حضرات سے جمع کیا تھا۔ یہ مجموعہ باعث فتح و نصرت ہے۔ انتہیٰ۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں فرماتے ہیں کہ اورادِ فتحیہ چار سو اولیاء صلحاً کے کلام کا مجموعہ ہے۔ اور یہ کبار صلحا کا وظیفہ رہا ہے۔ حضرت بابا داؤد خاکی رحمۃ اللہ علیہ وردِ المریدین میں فرماتے ہیں کہ حضرت محبوب العالم سُلطان العارفین قدس سرہ اورادِ فتحیہ کو صبح اور عشاء کی نمازوں کے بعد پڑھا کرتے تھے۔

حضرت جامع الکمالات شیخ یعقوب صرفی رحمۃ اللہ علیہ مسلک الاخیار میں فرماتے ہیں کہ اورادِ فتحیہ بہت سے مشائخ اور کبار صلحاء کا معمول رہا ہے۔

الغرض اورادِ فتحیہ کا ورد رکھنا تمام دینوی و اخروی مشکلات کے دفعیہ کے لئے مجرب ہے۔

نمازِ صبح کے بعد ذکر اللہ کی فضیلت

نمازی کو چاہیئے صبح کی فرض نماز بتمام ظاہری و باطنی آداب کی رعایت سے پڑھے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد آفتاب نکلنے تک ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے۔

مسلم شریف میں آیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح نماز پڑھ لینے کے بعد نماز کی جگہ ہی طلوع آفتاب تک بیٹھے رہتے تھے۔

ابوداؤد شریف میں ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس جگہ میں نماز صبح پڑھوں۔ اس میں میرا بیٹھا اور نماز سے طلوع آفتاب تک ذکر الٰہی کرنا مجھ کو اس بات سے محبوب تر ہے کہ چار بردے آزاد کردوں۔ اور ابوداؤد شریف میں یہ بھی آیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بعد نماز صبح جماعت کے ساتھ بیٹھ کر ذکر خدا کرتا ہے تو اس کو اسمٰعیل علیہ السلام کی چار اولاد آزاد کرنے سے زیادہ ثواب ملے گا۔

ترمذی شریف میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص صبح نماز جماعت کے ساتھ پڑھے اور وہیں بیٹھ کر ذکر اللہ طلوع آفتاب تک کرے اور آفتاب طلوع ہو کر دو رکعتیں پڑھے تو اس کو پورے حج اور عمرے کا ثواب ملے گا۔

مسلم شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ گشتی فرشتے ہیں جو مجالس ذکر کے متلاشی ہوتے ہیں۔ جب وہ کوئی مجلس ذکر پاتے ہیں تو وہ بھی اس میں ذاکرین کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اپنے بازوؤں سے ایک دوسرے کا احاطہ کرتے ہوئے سماوی فضا کو بھر لیتے ہیں۔ جب یہ ذاکرین ذکر سے فراغت پاتے ہیں اور مجلس سے منتشر ہو جاتے ہیں تو یہ فرشتے بھی منتشر ہو کر خداوند کریم کی حضوری میں آسمان پر چڑھ جاتے ہیں خداوند کریم ان سے پوچھتا ہے تم کہاں سے آئے ہو تو عرض کرتے ہیں کہ ہم تیرے بندوں کی طرف سے آئے ہیں جو زمین پر تیری تسبیح تحمید اور تہلیل میں مشغول تھے وہ تجھ سے

مغفرت چاہتے ہیں جنت مانگتے ہیں اور نارِ جہنم سے پناہ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اُن کی بخشش کی۔ اُن کو جنت عطا کردی اور نارِ جہنم سے پناہ دے دی۔ اس کے بعد فرشتے عرض کرتے ہیں کہ ان میں ایک گناہگار بھی ہے جو مجلس پر سے گذرتے ہوئے اس میں بیٹھتا ہے۔ تو خداوند رحیم فرماتا ہے میں نے اس کی بھی مغفرت کی۔ ان کا جلیس شقی نہیں ہوسکتا۔

رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ذاکر اللہ زندے ہیں اور غافل مردے اور بصیرت سے جاننے والوں نے جان لیا ہے کہ نجات اسی صورت میں مل سکتی ہے جب کہ خداوند کریم سے لو لگائی جائے۔ اس کی ذات و صفات میں ذکر و فکر سے ہی خداوند تعالیٰ کی مغفرت حاصل ہوسکتی ہے۔ اس لئے رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا چاندی خرچ کرنے سے جہاد کرنے سے اور شہید ہونے سے بہتر صبح و شام ذکر اللہ ہی کو قرار دیا ہے اور بھی بہت ساری احادیث صبح و شام کے ذکر کے بارے میں آئی ہیں لیکن عقل سلیم رکھنے والوں کے لئے یہ چند احادیث شریفہ کافی ووافی ہیں۔

ذاکرین کو چاہیئے کہ قرآن پاک کا حکم **وابتغ بین ذلک سبیلا** زیر نظر رکھیں اور ذکر اللہ میں افراط و تفریط اور جہر مفرط نہ کریں۔

اوراد فتحیہ کا جہر سے پڑھنے کی وجہ

حضرتِ امیر قدس سرہ جس وقت کشمیر میں رونق افروز ہوتے ہیں۔ اُس وقت کشمیر کے منادر میں پوجا زور زور سے بلند آواز کے ساتھ کی جاتی تھی خصوصًا

کالی شوری مندر میں پوجا تو گلے پھاڑ پھاڑ کر کی جاتی تھی۔ حضرت تو حکیم الامت تھے اور اسرار شریعت کے واقف۔ آپ نے اس کا ردِ عمل اس طرح کیا کہ آپ نے تمام مساجد میں اوراد و وظائف جہر سے پڑھنے کی تجویز فرمائی۔ اس میں تازہ ترین اور نو وارد مسلمانوں کے لئے تالیفِ قلبی منظور تھی۔ اس قسم کی تبلیغ تبلیغ بالمثل کہی جاتی ہے۔

اسی اصول کے مطابق حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ہندوستان میں تبلیغ دین فرمائی۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جس وقت ہندوستان میں تشریف لاتے ہیں اور اجمیر شریف میں قیام فرماتے ہیں تو آپ دیکھتے ہیں کہ ہندی پجاری اپنے اپنے مندروں میں منڈل اور ڈھول بجا کر بجا کر پوجا کرتے ہیں تو آپ نے اپنی تبلیغ دین میں اسی نوعیت کے طریقہ کو اختیار فرمایا جس کی طرف اس وقت کے لوگوں کا میلان طبع تھا۔ آپ نے قوالی ایجاد فرمائی اور اسی قوالی کے ذریعہ ہندوستان میں اشاعت اسلام کی اور آج آپ ہند النبی کے لقب سے مُلقّب ہیں۔

تو جس طرح قوالی حضرت خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے سے ہی اجمیر شریف میں رائج ہے۔ اسی طرح کشمیر میں اورادِ فتحیۃ کا جہر سے پڑھنا بھی حضرت امیر قدس سرہٗ کے زمانے سے ہی رائج و قائم ہے۔ واللہ اعلم و علمہ اتم۔

وظیفہ

جب کسی صاحب کو کوئی دینوی مشکل پیش آئے تو اس مشکل کے حل کے لئے اوراد فتحیہ کا ورد مجرب ہے جس کی صورت یوں ہوگی،

اوّل درود شریف گیارہ بار، اوراد فتحیہ گیارہ بار۔ آخر میں درود شریف گیارہ بار خلوص نیت سے پڑھنا لازمی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حل مشکل ہو کر کامرانی و کامیابی دینوی بفضلہ تعالیٰ ہو کر رہے گی مشائخ عظام نے ختم بخاری شریف ختم حصن حصین ختم اوراد فتحیہ ختم دلائل الخیرات حل مشکلات کے لئے مجرب پایا ہے۔ دیوبند دار العلوم میں ختم شریف بخاری اکثر اوقات حل مشکل کے لئے وہاں کے اکابر نے مجرب پایا ہے۔ اسی طرح ختم حصن حصین بھی مجرب پایا ہے بعض مشائخ نے ختم اوراد فتحیہ مجرب پایا ہے۔ اس کی تجویز مذکورہ التصدر ہے۔ ھذا واللہ سبحانہٗ

وَلِیَ التَّوفِیق وھو نِعمَ الھَادِی وَنِعمَ الوَکِیل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

میں اپنے مقصد اور کام کو خدائے مہربان رحم کرنے والے کے نام سے ہی شروع کرتا ہوں۔

تمام آیات قرآنیہ سے پہلے بِسمِ اللّٰہ نازل ہوا ہے جس پر اقْرَءْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ امر بالقراءۃ کے لئے پہلے مقروٗ کا ہونا ضروری ہے۔ وہ بِسمِ اللّٰہ معہ سورۃ فاتحہ تھا۔ ملاحظہ ہو تفسیر یعقوب

صرفی سورۂ اقرء اور سورۂ مدثر کے بارے میں جو ابتدا آئی ہے وہ ابتداء اضافی پر محمول کیا جائے۔ ابتداء کی تین قسمیں ہیں۔ حقیقی، اضافی، عرفی۔ ابتداء حقیقی وہ ہوتا ہے جو سب سے پہلے ہو اور اضافی وہ ہوتا ہے جو بعض سے پہلے ہو اور عرفی وہ ہوتا ہے جو مقصود سے پہلے ہو۔ اس کی تفصیل منطق میں ہے۔ اس لئے جتنی احادیث مختلف ابتداؤں کے بارے میں آئی ہیں۔ ان کی تطبیق ان تینوں ابتداؤں کو ملحوظ رکھ کر کی جاسکتی ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ۔ اَلَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ وَاَسْاَلُهُ التَّوْبَةَ۔ میں اپنے تمام گناہوں کی معافی اور بخشش اس خدائے بزرگ اور عظمت والے سے مانگتا ہوں۔ جس کے سوا کوئی ذات لائق عبادت نہیں جو ہمیشہ زندہ ہے۔ ہمیشہ منتظم کائنات اور نگہبان ہے۔ میں خداوند کریم سے توبہ کی توفیق مانگتا ہوں اور اسی سے توبہ قبول کرنے کی درخواست کرتا ہوں، وہی اس کا مستحق ہے۔

الشرح:۔ یہ معنی استغفار علماء ظاہری کے نزدیک ہے۔ عارفوں کے نزدیک استغفار یہ ہے کہ انسان اپنے وجود اور تمام اشیاء کے وجود کو ذات مقدس کے وجود کے سامنے پوشیدہ اور ہیچ سمجھے کسی شئے کے وجود کو ذات باری کے وجود کے سامنے وجود سمجھنا بڑا گناہ ہے۔ جیسے فرماتے ہیں ؎ وجودك ذنب لایقاس به ذنب۔ بلکہ ماسوائے وجود ذات مقدس کوئی وجود خیال میں لانا شرک فرماتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ استغفار کے اس معنی کے حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔

نماز کے بعد استغفار کے چند وجوہ ہو سکتے ہیں (۱) حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نماز فرض استغفار اقرب الی الاجابہ فرمایا ہے۔ اس وجہ سے نماز کے بعد استغفار کیا جاتا ہے (۲) پانچ نمازیں مکفرات گناہ ہیں۔ ممکن ہے کہ کوئی گناہ رہ گیا ہو اور نماز کی وجہ سے معاف نہ ہوا ہو۔ اس لئے نماز کے بعد استغفار رکھا ہے (۳) ممکن ہے کہ نماز میں حضور قلب یا کسی رکن واجب یا مستحب یا کسی اور امر میں نقصان واقع ہوا ہو۔ ہو جس و خواطر اور وساوس شیطانی پیش آئی ہوں جو موجب نقصان ہوئے ہیں۔ لہذا نماز کے بعد استغفار رکھا گیا ہے تاکہ تلافی نقصان استغفار سے ہو جائے۔ یہ وجوہ ہیں جن کے باعث نماز کے بعد استغفار ہے۔

مشائخ عظام نے حضرت امیر علیہ الرحمہ سے یہاں استغفار تین مرتبہ پڑھنا اور تکرار کرنا روایت کیا ہے۔ مسلم شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نماز تین بار استغفار پڑھا ہے تو یہاں بھی تین مرتبہ پڑھنا اور تکرار کرنا اسی بنا پر مناسب ہے۔ یہ امر مسلم ہے کہ اذکار و اوراد میں اپنی رائے اور خیال کو دخل نہیں ہے دخل دینا بیکار ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت براء بن عازب رضؓ کو سونے کے وقت کے لئے دعا پڑھنے کے الفاظ سکھلائے

اَللّٰھُمَّ آمنت بکتابك الذی انزلت و نبیك الذی

ارسلت۔ جب براء بن عازب رضؓ نے حضور اکرمؐ کو اس پوری دعا کے سنائے تو بجائے نبیك کے برسولك سنایا۔ اس خیال سے کہ نبی کی نسبت رسول

میں زیادہ تعظیم ہے۔ نبوت سے رسالت صفت کاملہ ہے۔ جیسا کہ علم کلام میں مفصل مذکور ہے لیکن اس تبدیلی سے رسول اللہؐ نے انکار فرمایا اور فرمایا بنبیک کہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ اوراد و اذکار توفیقی ہوتے ہیں جو تجویز ہو وہی ہوگا۔ مثلاً سُبْحَانَ اللہ ۳۳ مرتبہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۳۳ مرتبہ، اَللّٰہُ اَکْبَر ۳۴ مرتبہ پڑھنا آیا ہے جس سے سو پورا ہوتا ہے۔ تو اس کی زیادتی کمی کرنے میں رائے اور خیال کو دخل نہیں ہے۔ حافظ شیرازی فرماتے ہیں ؎

بمے سجادہ رنگین کن گرت پیرِ مغان گوید
کہ سالک بے خبر نبود زراہ و رسم منزلہا

چونکہ اوراد چار سو علماء و صلحا کے وظائف و اذکار کا مجموعہ ہے۔ اس لئے اس میں خیال اور رائے کا دخل دینا بیکار ہے جو تجویز ہو وہی ہوگا۔

حلِّ لغات: استغفار غفر سے ہے بمعنی ڈھانپنا، پوشیدہ کرنا، بخشدینا، معاف کرنا، معاف کرانا۔ درست کرنا۔ دادرسی کرنا۔ فریاد سننا۔ اللّٰہ، اِلٰہ سے بنا ہے جس کے معنی معبود ہے۔ اس لفظ میں دو قول ہیں بعض علماء کے نزدیک لفظ اللّٰہ اسم جامد ہے جو ذاتِ باری کا نام ہے محققین کے نزدیک اسم مشتق ہے۔ کلی ہو کر ایک فرد میں منحصر ہے (عظیم) عظمت سے ہے۔ یہ علو بالشان، علو مرتبہ میں ہوتا ہے۔ اس کا تعلق کیفیت سے ہے۔ اس کا ضد حقیر ہے۔ جیسے کبیر جس کا تعلق کمیت سے ہے۔ اس کا ضد قلیل ہے عظیم صفت مشبہ ہے جو صفات طبعیہ پر دال ہے (حی) حیات سے ہے بمعنی زندہ ہمیشہ زندہ۔ محلہ۔ کنبہ جو قبیلہ سے چھوٹا ہو۔ اس کے

مراتب ہیں۔ شعب کا جمع شعوب جیسے خزیمہ قبیلہ کا جمع قبائل جیسے کنانہ عمارہ کا جمع عمائر جیسے قصی۔ بطن کا جمع بطون۔ جیسے قریش۔ فخذ کا جمع فخائذ جیسے ہاشم۔ فصیلہ کا جمع فصائل جیسے عباس۔ ہر طرف سے احاطہ کرنا۔ فراخی۔ سال فراخی۔ اجناس کا ارزان ہونا۔ بارش (قیوم) قیام سے ہے بمعنی تھامنے والا۔ درست کرنے والا۔ آراستہ کرنے والا۔ انتظام کرنے والا۔ نگہبانی کرنے والا۔ دائم رہنے والا (توبہ) گناہ سے رُک جانا۔ توبہ کی توفیق دینا۔ دشواری کو آسان کر دینا۔ مہربان ہونا۔ توبہ کی توفیق طلب کرنا۔ گناہ سے رُکنا۔ (اسئل) سوال سے ہے۔ درخواست کرنا۔ سوال کرنا۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ اے خدا تو تمام کائنات کی سلامتی ہے اور تجھ سے ہی تمام مخلوقات کی سلامتی ہے اور تو ہی سلامتی کا منتہیٰ ہے۔ تو ہی سلامت ہے باقی فانی ہے۔ تو ہی عین سلامت ہے۔ ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ جنت دارالسلام میں ہمیں داخل کر۔ تو برکت والا اور تو سب سے بلند اور برتر ہے۔ اے خدا تو بزرگ اور بخشش کرنے والا اور احترام والا ہے۔

جنت ٨ ہیں: جنت الفردوس، جنت عدن، جنت نعیم، دارالخلد، جنت الماویٰ، دارالسلام، علیین۔ جنت کے مراتب اور درجات ہیں۔ تفاوت اعمال کے لحاظ سے دخول ہوگا۔

حلِّ لغات:۔ (سلام) سلم سے ہے جس کے معنی اتحاد ہے۔ الاسلام الاتحاد۔ خداوند تعالیٰ کا نام۔ حدیث شریف میں ہے۔ لا تقولوا علی اللہ السلام فان اللہ ھو السلام۔ دعائے سلامت جیسے السّلام علیکم تمام عیوب نقصان و آفات سے پاک ہونا تحفہ جیسے سلام علی المرسلین و سلام علی عبادہ الذین اصطفے۔ سلام قولا من رب رحیم۔ تامل صادق سے معلوم ہوگا کہ ان آیات پاک میں سلام بمعنی تحفہ ہے۔ سلام جنت کے ایک طبقہ کا نام ہے۔ جیسے واللہ یدعوا الی دار السلام (تبارکت) برکت سے ہے بمعنی برکت۔ سورۂ اعراف میں ہے۔ تبارک اللہ رب العٰلمین۔ سورۂ فرقان میں۔ تبارک الذی نزل الفرقان۔ سورۂ مومن میں فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ سورۂ رحمن میں تبارک اسم ربک ذی الجلال والاکرام آیا ہے (وتعالیت) علو سے ہے جس کے معنی ہے برتر اور بلند ہونا۔ کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذی الجلال والاکرام۔ ترمذی شریف میں ہے سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یقول یاذا الجلال والاکرام فقال استجیب لک فسل بہ۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا یُّوَافِیْ نِعَمَکَ وَیُکَافِیْ مَزِیْدَ کَرَمِکَ اَحْمَدُکَ بِجَمِیْعِ مَحَامِدِکَ مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَعَلٰی جَمِیْعِ نِعَمِکَ مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَعَلٰی کُلِّ حَالٍ۔ اے خدا تو ایسی ستائش کا حقدار ہے جو حاصل شدہ اور حاصل ہونے

والی دونوں قسموں کی نعمتوں کا پورا پورا معاوضہ اور بدلہ ہو۔ تیرے سوا اور تعریف کا حقدار اور اہل نہیں۔ اگر کسی کی ہوئی بھی ہو تو وہ تیری عطا کی ہوئی صفت پر ہو گی جس کا انجام تو ہی ہے اور تمام اقسام تعریف کے ساتھ تیری تعریف کرتا ہوں خواہ میرے علم میں ہوں یا نہ ہوں اور تیری تمام نعمتوں کی تعریف کرتا ہوں خواہ مجھے ان کی علمیت ہو یا نہ ہو میرا علم ان نعمتوں پر حاوی ہو یا نہ ہو۔ گویا غیر متناہی نعمتوں کی وجہ سے تیری تعریف کرتا ہوں۔

حلِّ لغات:۔ (اَللّٰھُمَّ) اصل میں یا اللہ تھا۔ یا کے عوض آخر میں میم لایا گیا۔ اسی وجہ سے یا اور میم کا جمع ہونا ممتنع ہے تاکہ عوض اور معوض مِنہ کا جمع ہونا لازم نہ آئے اس کا معنی یا اللہ آمنا بخیر یا احفظنا بخیر۔ لفظ اَللّٰھُمَّ تفخیم اور عظمت کے مقام پر مستعمل ہوتا ہے (حمداً) حمد مدح سے خاص ہے۔ مدح صفات اختیاری اور غیر اختیاری میں مستعمل ہوتا ہے اور حمد خاص صفات اختیاری میں مستعمل ہوتا ہے شکر صفات اور غیر صفات دونوں نوعوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ حمد۔ مدح، شکر میں چار نسبتوں میں سے عام و خاص مطلق عموم و خصوص من وجہ کی نسبت ہے جو کتب منطق اور معانی میں مفصل مذکور ہے (یوافی) وفا سے ہے اس کا معنی پورا پورا بدلہ دینا دونوں طرف سے پورا پورا معاملہ کرنا۔ بہت وفا کرنا حق لینا حق دینا۔ پورا پورا احسان کرنا۔ ایک دوسرے کا پورا پورا احسان کرنا (یکافی) کفو سے ہے جس کا ایک معنی مثل، مساوات، ہم جنس۔ ہم نوع۔ ہم صنف، مکافات۔ احسان کا احسان سے پورا پورا بدلہ دینا۔ نعم ماقیل ؎

از مکافات عمل غافل مشو   گندم از گندم بروید جو زجو

از خدا خواہیم توفیق ادب	بے ادب محروم ماند از فضلِ رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد	بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
انبیا را ہمسری بر داشتند	اولیا را ہمچو خود پنداشتند
کار پاکان را قیاس از خود مگیر	گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر
آن یکے شیرے کہ جانت میدرد	وان دگر شیرے کہ جانت پرورد
ہیچ قومے را خدا رسوا نکرد	تا دلِ مردِ خدا نامد بدرد

محبت و عبادت کے تین درجے ہیں یا تو دوزخ اور عذاب کی ڈر سے کی جائے جنت یا اور کسی مقصد کے حاصل کرنے کے لئے کی جائے یا محض حصول رضائے باری کے لئے کی جائے۔ تیسرا درجہ افضل اور اکمل ہے۔ اس پر حدیث مسلم شریف دلالت کرتی ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ میں پناہ مانگتا ہوں۔ خداوند کریم کے مدد کے ساتھ شیطانِ مردود سے۔

قرآن مجید میں ہے۔ فاذا قرأتَ القرآنَ فاستعذ باللّٰہ من الشّیطٰن الرّجیم انہ لیس لہ سُلطان علی الذین آمنوا وعلیٰ ربھم یتوکلون انما سُلطانہ علی الذین یتولونہ۔ جب قرآنِ شریف شروع سورہ سے پڑھنا ہو تو اعوذ باللّٰہ من الشّیطٰن الرّجیم۔ بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم۔ دونوں پڑھنے چاہئیں اور اگر درمیان سورۃ پڑھنا ہو تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الخ پر ہی اکتفا کی جائے۔ شیطان کا غلبہ مومن پر نہیں ہوگا بلکہ شیطان اپنے دوستوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ لَهٗ
مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا
بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ
بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

اللہ وہ ہستی ہے جس کے سوا کوئی ذات لائق عبادت نہیں جو ہمیشہ زندہ ہے اور ہمیشہ تمام کائنات کا منتظم اور سنبھالنے والا ہے نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے۔ سب اسی کی مملوک ہے۔ ایسا کون شخص ہو سکتا ہے جو خدا کے پاس اس کی مرضی اور اجازت کے سوا کسی کی سفارش کر سکے۔ ہاں انبیائے کرام اولیائے عظام صلحائے عالی مقام نیکوکار لوگ خداوند تعالیٰ کے پاس شفاعت اور سفارش کر سکیں گے۔ جب کہ مرضی اور اجازت حاصل کی ہو خداوند تعالیٰ تمام موجودات کے حالات حاضرہ اور غائبہ سب جانتا ہے۔ موجودات خداوند تعالیٰ کے معلومات کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ ہاں جتنا وہ چاہے موجودات کو اس کا علم دے سکتا ہے۔ اس کی کرسی اتنی بڑی ہے کہ اُس نے سب آسمانوں اور زمینوں کو اپنے اندر لے رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو جو آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے ان کی حفاظت کچھ گراں نہیں گذرتی اور وہ عالیشان و عظیم الشان ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ یہ کلمۂ توحید ہے جس کا ضد شرک ہے۔ شرک یہ ہوتا ہے کہ ذات باری کے ساتھ کسی کو صفات خاصہ میں مساوی اور شریک ماننا اس میں درجات ہیں۔

بخاری شریف میں ہے شرك دون شرك. شرک کبھی معاف نہیں ہوتا۔ ارشاد ہوتا ہے ان الله لا يغفران يشرك به ويغفر مادون ذلك لمن يشاء بلکہ دوسرے گناہ معاف ہو سکتے ہیں۔ شرک فقط عبادت میں ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ محبت میں بھی ہوتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے يحبونهم كحب الله غیر اللہ کی ان کو ایسی محبت ہو جیسی خدا کی ہونی ضروری ہے۔ یہ کلمہ شرک کی جڑھ کاٹتا ہے مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے خدائے تعالیٰ سے درخواست کی کہ اے پروردگار مجھے ایسا وظیفہ سکھایئے جس سے تجھ کو یاد کروں تو خداوند کریم نے موسیٰ علیہ السلام کو لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ موسیٰ علیہ السلام نے التجا کی کہ اے پروردگار یہ کلمہ تو سب لوگ پڑھتے ہیں میں ایسا وظیفہ چاہتا ہوں جو خاص میرے لئے ہو۔ ارشاد ہوا اے موسیٰؑ اگر سات آسمان اور سات زمین اور ان دونوں میں رہنے والے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھے جائیں اور دوسرے پلڑے میں لا الٰہ الا اللہ ایک بار پڑھا ہوا رکھا جائے تو اس کلمہ کا پلڑا دوسرے پلڑے سے بھاری رہے گا۔ سبحان اللہ! یہ کیسی فضیلت ہے۔ خدائے تعالیٰ ہر مسلمان کو اس وظیفہ کے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہر نور یقین کہ در دل آگاہ است　　　از خواندن لا الٰہ الا اللہ است

ایک روایت میں ہے کہ اگر ستر ہزار بار لا الٰہ الا اللہ کوئی شخص پڑھے گا تو جہنم کی آگ سے نجات پائے گا۔ اور آزادی حاصل کرے گا۔ ایک اور روایت میں آیا ہے کہ اگر ستر ہزار بار پڑھ کر کسی کو بخش دے گا تو جس کو بخشے وہ شخص جہنم کی آگ سے نجات پائے گا۔ مشکوٰۃ شریف میں حدیث ہے کہ ایک شخص کو عالم برزخ میں تاج پہنایا گیا۔

اُس شخص نے دریافت کیا کہ یہ تاج مجھے کیوں پہنایا گیا تو جواب ملا کہ تیرے فرزند نے قرآن مجید پڑھا جس کی وجہ سے تجھے تاج پہنایا گیا۔ دوسری حدیث پاک ہے کہ جب انسان مرتا ہے۔ اس کے تمام اعمال جو بظاہر کرتا تھا ختم ہو جاتے ہیں مگر صدقہ جاریہ مثلاً مسجد تعمیر کی ہو پُل بنایا ہو۔ مدرسہ بنایا ہو یا ولد صالح رہا ہو۔ اس کے اعمال کا ثواب ہمیشہ اُس کے والدین کو پہنچتا رہتا ہے یا علم پڑھا ہو جب تک اس کے شاگرد دُنیا میں رہیں گے تو اس استاد کو اُن کا ثواب بدستور ملتا رہے گا۔ اس سے ثابت ہوا کہ میت کو ایصال ثواب ہوتا رہتا ہے۔ جیسے قبل ازیں تحریر میں لایا گیا ہے۔ انبیاء علیہ السلام اولیائے کرام وصلحائے عظام اور نیکوکار لوگ خداوند کریم سے اجازت حاصل کر کے سفارش کر سکیں گے۔ قرآن پاک میں ہے لا یتکلمون الا من اذن له الرحمن وقال صوابا۔

(کرسی) ایک جسم ہے جو عرش سے چھوٹا اور آسمان سے بڑا ہے۔ حضرت ابوذر غفاریؓ نے رسول اکرمؐ سے پوچھا کہ کرسی کیا ہے اور کتنی بڑی ہے تو حضور پُرنور نے فرمایا کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں کرسی کے سامنے ایسی ہیں جیسے ایک ہلکا (چھلا) ایک بڑے میدان میں ہو اور عرش اس کرسی سے اتنا بڑا ہے جیسے وہ میدان اس چھلے سے بڑا ہے۔ روح المعانی میں اس کی پوری تفصیل ہے۔

فضائلِ آیۃ الکرسی

جو شخص آیۃ الکرسی فرائض کے بعد ہمیشہ پڑھے گا۔ خدائے تعالیٰ اُس شخص کا فوت ہونے کے وقت قبض روح خود کرے گا۔ عزرائیل اس میں دخل نہیں دے گا۔ نہ یہ شخص اس

کی تحویل میں آئے گا۔ (کنز العمال)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کپڑے نکال کر سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھے گا یہ شخص شیطان سے صبح تک محفوظ رہے گا اور خدا کے پناہ میں آئے گا۔ ایک فرشتہ اس پر محافظ مقرر ہوگا۔ (بخاری)

جو شخص صبح کے بعد ہمیشہ آیۃ الکرسی پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس کی محافظت کے لئے ایک فرشتہ مقرر کرے گا جو اس کی نیکیاں لکھے گا اور برائیاں مٹائے گا (مسلم شریف)

کوئی شخص جب آیۃ الکرسی پڑھتا ہے۔ اس روز تمام دن اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے اور تمام آفات سے اس کی نگہبانی کرتا ہے۔ (مرقاۃ)

جو شخص آیۃ الکرسی پڑھتا ہے وہ شخص فوت ہوتے ہی جنت میں جائے گا۔ (دارمی)

جو شخص آیۃ الکرسی پر مداومت کرتا رہے گا۔ وہ چشم زخم سے محفوظ رہے گا۔ اس کے مال میں ترقی ہوگی۔ اسباب معیشت میں فراخی ہوگی۔ دشمنوں کے شر سے محفوظ رہے گا۔ دشمنوں پر غالب رہے گا۔ لوگوں میں عزت پائے گا۔ اس کی محافظت کے لئے ایک فرشتہ مقرر ہوگا اور آخرت میں نجات پائے گا۔ (دارقطنی)

جب کسی شخص کو کوئی تکلیف اور مصیبت پیش آئی ہوگی تو آیۃ الکرسی پڑھنے سے اللہ تعالیٰ وہ تکلیف اور مصیبت دُور کرے گا۔ (طحطاوی)

سُبْحَانَ اللّٰهِ   اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ   اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ تعالیٰ وہ ہستی ہے جو منزہ اور پاک ہے ان چیزوں سے جو اس کے لائق نہیں۔ تمام تعریفوں کا وہ حقدار اور سزاوار ہے۔ خدائے تعالیٰ تمام کائنات سے بزرگ اور

برتر ہے۔

فضائل اسماء

مُسلم شریف میں ہے کہ سُبحان اللہ۔ اَلحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اَللّٰہُ اَکبَرُ۔ ہر ایک ان میں میزان وترازو کے دونوں پلڑوں کو پُر کرے گا۔ پلڑے کی وسعت اتنی ہے جتنی آسمان سے زمین تک ہے۔

حصن حصین میں ہے سُبحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پہاڑ کے برابر سونے خرچ کرنے سے اس میں ثواب زیادہ ہے۔

معجم طبرانی میں ہے کہ سُبحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ خداوندکریم کے نزدیک کوہ احد کے برابر سونا خرچ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

معجم کبیر میں ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ فوت ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پڑھایا اور دفنانے گئے۔ پھر سُبحَانَ اللّٰہِ۔ اَللّٰہُ اَکبَر۔ دیر تک پڑھا اور صحابۂ کبار بھی اس میں شریک رہے۔ چونکہ یہ نئی ہی بات تھی۔ اس وجہ سے دریافت کیا۔ حضورؐ نے فرمایا تمھاری بھائی کی قبر بھچ گئی تھی (سمٹ گئی) اور تنگ ہوگئی تھی۔ ان کلمات پڑھنے سے وہ فراخ ہوگئی ہے۔ اس کی تکلیف دُور ہوگئی۔ سُبحان اللہ یہ کلمات کیسے باعث برکت ونجات ہیں۔

دارقطنی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص کھانا کھانے یا پانی پینے سے پہلے یا نیا کپڑا پہننے سے پہلے یہ کلمات پڑھے اَلحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اطعمنی ھذا الطعام وَاشربنی ھذا الشراب وَالبسی ھذا

اللباس من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر اس کے اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت ہو گی۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ خدا کے سوا کوئی ذات لائق عبادت و پرستش نہیں وہ اکیلی ذات ہے جس کا کوئی ساجھی اور شریک نہیں تمام تعریفوں کا وہی حقدار ہے۔ ہر شے پر قادر ہے۔ کوئی شے اس کی قدرت سے خارج اور باہر نہیں۔

قرآن شریف میں ارشاد ہے ولم یکن لہ شریک فی الملک۔ ولم یکن لہٗ کفواً احد۔ ان کلمات کے پڑھنے کے لئے احادیث میں چند صورتیں آئی ہیں:۔

(۱) سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار تو سَو پورا ہوا۔

(۲) سُبْحَانَ اللّٰہِ ۲۵ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۲۵ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۲۵ بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۲۵ بار تو یہ بھی سَو پورا ہوا۔

(۳) سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۰ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۰ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۰ بار۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۱۰ بار یہ بھی سَو پورا ہوا۔

(۴) سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۳ بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک بار۔ تو یہ بھی سَو پورا ہوا۔

مسلم شریف میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ

لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ میرے نزدیک یہ دُنیا سے بہتر ہے۔

مسلم شریف میں ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل تسبیحۃ صدقۃ و کل تحمیدۃ صدقۃ و کل تکبیرۃ صدقۃ و کل تھلیلۃ صدقۃ۔

مسلم شریف میں ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کی نماز کے بعد سُبحَانَ اللّٰہ سَو مرتبہ اور شام نماز کے بعد سَو مرتبہ پڑھے گا تو گویا اُس نے سَو حج کئے اور جس شخص نے صبح نماز کے بعد سَو بار اور شام نماز کے بعد سَو بار اَلحَمدُ لِلّٰہ پڑھا تو گویا اُس نے خدا کی راہ میں سَو گھوڑے دے دیئے اور جس شخص نے صبح نماز کے بعد سَو بار اور شام نماز کے بعد سَو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھا تو گویا اُس شخص نے سَو آدمی کو اسمٰعیل علیہ السّلام کی اولادوں میں سے آزاد کئے اور جس شخص نے صبح نماز کے بعد اور شام نماز کے بعد اَللّٰہُ اَکبَرُ سَو بار پڑھا تو اس شخص نے ایسا ثواب حاصل کیا جس کے برابر کوئی شخص نہیں ہوگا۔ اِلا وہ شخص جس نے یہ پڑھایا اس سے زیادہ۔

مسند بزار میں ہے کہ رسُول اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کبارؓ سے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ہے جو احد پہاڑ کے برابر نیکی کرے۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ کون شخص ہوتا ہے جو احد کے برابر نیکی کرے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کر سکتا ہے صحابہؓ نے عرض کی کیسے ہو سکتا ہے۔ تو حضورؐ نے فرمایا سُبحَانَ اللّٰہ نماز کے بعد پڑھنا کوہِ احد سے زیادہ اَلحَمدُ لِلّٰہ پڑھنا کوہ احد سے زیادہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھنا کوہ احد سے زیادہ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنا کوہ احد سے زیادہ ہے۔

مسند بزار میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا میری امت تین[۳] حصوں میں منقسم ہے۔ ایک حصہ انبیاء علیہ السلام کے مشابہ ہے جن کی ہمت اور کام نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج اور دیگر نیک اعمال ہیں۔ ایک اور حصہ ملائکہ کے مشابہ ہے جن کی ہمت اور کام سُبْحَانَ اللّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھنا ہے تیسرا حصہ وہ جن کا کام کھانا پینا اور شہوت رانی کرنا ہے۔ وہ حیوانات کے مشابہ ہے۔

نسائی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ ترمذی شریف میں ہے کہ جو شخص کلمۂ توحید صبح نماز کے بعد دس[۱۰] بار پڑھے گا تو اس شخص نے دس[۱۰] دس[۱۰] آدمی اسمٰعیلؑ کی اولادوں میں سے آزاد کرنے کا ثواب حاصل کیا ہے اور دس[۱۰] دس[۱۰] نیکیاں اس کے حق میں لکھی جائیں گی اور دس[۱۰] دس[۱۰] گناہ اس کے نامۂ اعمال سے مٹائے جائیں گے اور دس[۱۰] دس[۱۰] درجے اس کے بلند ہوں گے۔ اور اس روز اللہ تعالیٰ کے پناہ میں آکر شیطان سے محفوظ رہے گا۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِكُ الْجَبَّارُ۔ خداوند تعالیٰ کے سوا کوئی ہستی لائق عبادت نہیں ہے۔ وہ پادشاہ اور مصلح ہے۔

ملك اور مالك میں بڑا فرق ہے۔ ملك بکسر لام ہے مُلك ضم سے ہے۔ مَلِك وہ ہوتا ہے جو اپنے ماتحتوں پر اوامر و نواہی جاری کرنے کا پورا

حق رکھتا ہو۔ مالک مَلِک بکسر میم و سکون لام سے ہے۔ مالک وہ ہوتا ہے جو اپنی مملوک میں جس طرح چاہے تصرف کرنے کا پورا پورا حق رکھتا ہو۔ اطلاق اور صدق کے اعتبار سے مالک مَلِک سے عام ہے۔ لہٰذا ان میں نسبت عموم و خصوص مطلق ہے۔ جبّار جبر سے ہے جس کے معنی اصلاح کرنا۔ قابض ہونا۔ تسلط کرنا۔ کسی پر شدت کرنا۔ سرکش بننا۔ ٹوٹی ہوئی ہڈی درست کرنا۔ فقیر کو غنی بنانا۔ ٹوٹی ہوئی ہڈی درست ہونا۔ یہ جبّار صیغہ مبالغہ ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ۔ خدا کے سوا کوئی ہستی لائق عبادت نہیں ہے وہ بے مثل اور یکتا ہے۔ وہ ہر چیز پر غالب ہے۔

(قہّار) قہر سے ہے۔ غالب ہونا۔ بلند ہونا۔ بلند چیز جس کا حصول دشوار ہو۔ پانی پر تیرنا۔ محیط ہونا۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ۔ خداوند تعالےٰ کے سوا کوئی شے مقصود نہیں ہے۔ وہ بادشاہ ہے اور نہایت ستر کرنے والا ہے۔ (عزیز) عزت سے ہے بمعنی شریف۔ قوی۔ معزز۔ بادشاہ۔ بلند چیز جو دشواری سے حاصل ہو وہ چیز جس کا کوئی مثل نہ ہو۔ محبوب۔ مطلوب۔ نادر الوجود۔ (غفّار) غفر سے ہے بمعنی ستر اس کی ذکر ہو چکی ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْکَرِیْمُ السَّتَّارُ۔ خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی ہستی مطلوب نہیں ہے۔ وہ نہایت بزرگ اور کثیر الخیر ہے وہ نہایت پردہ پوش ہے۔

(ستّار) ستر سے ہے بمعنی ڈھانکنا کسی کو چھپا دینا۔ ڈرنا۔ شرم و حیا۔ پاکدامن ہونا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالُ۔ خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی ہستی مطلوب نہیں ہے۔ وہ بزرگ ہے اور پوری قدرت رکھتا ہے۔

حلِّ لغات:۔ (کبیر) کبر سے ہے بمعنی بڑا ہونا۔ بڑا شمار ہونا۔ بڑا شمار کرنا۔ غلبہ کرنا۔ حق سے انکار کرنا۔ دشوار ہونا۔ سخت کرنا۔ بھاری ہونا۔ دشمنی کرنا۔ مخالفت کرنا۔ غرور کرنا (متعال) علو سے ہے۔ بلند ہونا۔ شرافت۔ غالب ہونا۔ قوم کا سردار ہونا۔ زبردستی سے کسی سے کوئی چیز چھیننا۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِقُ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ خدا کے سوا کوئی ذات موجود نہیں ہے وہی رات اور دن پیدا کرنے والا ہے۔

حلِّ لغات:۔ (خالق) خلق سے ہے بمعنی پیدا کرنا۔ عدم سے وجود میں لانا۔ چکنا ہونا۔ ملائم کرنا۔ نرم ہونا۔ اچھے اخلاق کا ہونا۔

(لیل) مذکر اور مؤنث دونوں میں استعمال ہوتا ہے بمعنی رات۔

(نہار) نہر سے ہے بمعنی روشنی۔ اسی وجہ سے دن کو بھی کہا جاتا ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَعْبُوْدُ بِکُلِّ مَکَانٍ۔ خداوند تعالیٰ کے سوا کوئی ہستی لائق بندگی نہیں ہے۔ اسی کی ہر جگہ بندگی اور عبادت کی جاتی ہے اور وہ ہر جگہ معبود ہے۔

حلِّ لغات:۔ (معبود) عبد سے ہے (باب کرم سے) جس کے معنی پرستش کرنا۔ فرمانبرداری کرنا۔ پامال کرنا۔ راستہ کو چلنے کے لائق بنانا۔ تیز دوڑنا۔ خدمت کرنا۔ ذلیل ہونا۔ خضوع و خشوع کرنا۔ غلام بنانا۔ عبادت کرنا۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَذْکُوْرُ بِکُلِّ لِسَانٍ۔ خداوند کریم سے سوا کوئی ہستی

لائق ذکر نہیں ہے۔ وہ ایسی ہستی ہے جو ہر زبان پر مذکور ہے۔

جتنی چیزیں موجود ہیں وہ سب خدائے تعالیٰ کی ذکر اور یاد کرتی ہیں۔ تمام چیزوں کی زبان وہ زبان ہے جو اُن کے لائق ہے طیور و وحوش ہوں یا جمادات و نباتات اپنی حال کے مطابق زبان رکھتے ہیں اور اس زبان سے اپنے خالق و مالک کی ذکر اور یاد کرتے ہیں ارشاد خداوندی ہے وان من شیٔ الا یسبح بحمدہٖ ولکن لا تفقھون تسبیحھم یعنی تمام چیزیں خدائے تعالیٰ کی ذکر اور یاد کرتی ہیں لیکن عام لوگ بوجہ تفاوت حالات اور اختلاف زبان اس کی ذکر اور یاد کے سمجھنے سے قاصر اور عاجز ہیں مولینا جامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ؎

ہر گیاہے کہ از زمیں روید   وحدہٗ لاشریک لہٗ گوید

اللہ تعالیٰ کا کلام پاک میں لا تفقھون اور لا تسمعون نہ فرمانا یہ ذکر اور تسبیح لسانی پر دلالت کرتا ہے نطق اور گویائی خاصۂ زبان ہے۔ ذکر حالی پر دلالت نہیں کرتا۔ جامی علیہ الرحمہ کا فرمانا کہ ؎ ہر گیاہے کہ از زمیں روید   وحدہٗ لاشریک لہٗ گوید یہاں لفظ تسبیح لسانی سے تعبیر ہے۔ قابل تامل یہ امر ہے کہ قرآن حکیم میں لفظ تسبیح آیا ہے اور وہ باب تفعیل سے ہے جس کا خاصہ اختصار ہے۔ جیسے (ھلّل)۔ قال لا الٰہ الا اللہ (حمّد) قال الحمد للہ (سبّح) قال سُبحان اللہ۔ قول کا اطلاق قول لسانی پر ہوتا ہے۔ حالی پر نہیں ہوتا۔ فتامّل وتدبّر۔

مرغان چمن بہر صباحے   خوانند ترا با صطلاحے

قرآن مجید میں ارشاد ہے ومن آیته خلق السموت والارض و اختلاف السنتکم والوانکم اس پر اشارۃ النص ہے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَعْرُوفُ بِکُلِّ اِحْسَانٍ۔ خدا کے سوا کوئی ذات لائق عبادت نہیں جو نیکیوں کے ساتھ مشہور ہے جو نیکیوں کا مظہر ہے۔

(احسان) اس کے دوسرے معنی حدیث جبرئیل میں یوں آئے ہیں۔ ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراك۔ خدا کی اس طرح عبادت کرنی چاہیئے گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا ہے تو وہ تجھ کو ضرور دیکھ رہا ہے تو اس صورت میں جملہ مذکورہ کے یہ معنی ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ احسان کے ساتھ اس طرح معروف و مشہور ہے کہ مقربین میں ایسی کیفیت آتی ہے کہ وہ ہر وقت مشاہدۂ ذات میں محو ہوتے ہیں تو گویا وہ خدا کو دیکھ رہے ہیں۔ ورنہ وہ سبوں کو دیکھ رہا ہے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ۔ خدا کے سوا کوئی ہستی ایسی نہیں جس کی شان اور کیفیت قابل اعتبار ہو۔ خدا ہی وہ ذات ہے جو ہر وقت نئے نئے شیون اور انتظامات و تجلیات کا مظہر ہو سکے۔ شیون یہ ہے کسی کو بادشاہ بنانا۔ اور کسی کو رعیت۔ کسی کو حاکم۔ کسی کو محکوم۔ کسی کو عاقل اور کسی کو احمق۔ کسی کو مقرب، کسی کو مردود، کسی کو عالم، کسی کو جاہل۔ کسی کو سیر شکم۔ کسی کو بھوکا۔ کسی کو تندرست۔ کسی کو مریض، کسی کو صاحب اولاد، کسی کو بے اولاد عقیم۔ کسی کو خوشحال۔ کسی کو پریشان۔ کسی کو شادمان کسی کو مصیبت زدہ، کسی کو صاحب عزت۔ کسی کو بے عزت،

اور ذیل یہ اس کے شیون و تجلیات ہیں۔ یہ شیون انسان، حیوان، نباتات، جمادات بلکہ تمام کائنات میں نہیں۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِیْمَاناً بِاللّٰہِ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَمَاناً مِنَ اللّٰہِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یہ کلمۂ ایمان ہے خدا کی توحید پر۔ یہ شرک کی جڑھ پر کلہاڑی ہے اور یہ کلمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امن و امان کا باعث ہے۔

کلمہ مذکورہ شرک کے لئے جہاں کلہاڑی ہے وہاں یہ کلمہ خدا کی طرف سے امن اور حفاظت کا سبب بھی ہے۔ حدیث پاک میں ہے۔ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من آمن باللہ ربا و بمحمد نبیا فقد عصم منی دمہ و مالہ و ھو فی کنف اللہ (مسند بزار)

جو شخص اللہ کے رب ہونے پر ایمان لائے اور محمدؐ کے نبی ہونے پر تو اس نے یقیناً اپنے جان اور مال کو بچایا اور وہ خدا کی حفاظت میں ہوگا۔ حدیث قدسی میں آیا ہے کہ یقول اللہ تبارک و تعالیٰ لا الہ الا اللہ حصنی فمن دخل فی حصنی فقد امن من عذابی یعنے خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ کلمۂ لا الہ الا اللہ میرا مضبوط قلعہ ہے پس جو اس قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب دنیوی اور عذاب اخروی سے محفوظ ہوگا۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَمَانَۃٌ عِنْدَ اللّٰہِ۔ کلمہ لا الہ الا اللہ بندوں کے پاس حفاظت کے لئے امانت ہے۔

کلمہ مذکورہ خدائے تعالیٰ کے خزانۂ مکنونات میں امانت اور موجود تھا۔ پھر بندوں کو اس پر مامور فرمایا کہ یہ کلمہ پڑھو۔ امانت کے معنی یہ ہوئے کہ یہ کلمہ خدا کے پاس موجود تھا اور خزانۂ مکنونات میں تھا جیسے حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی شخص سفر کو جانا چاہتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاتے وقت فرماتے تھے کہ تجھ کو خدا کے پاس امانت رکھتا ہوں اور خدا کی حفاظت میں دیتا ہوں۔ اس لحاظ سے امانت کے معنی حفاظت کے ہوئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ فرمایا کرتے تھے ——

استودعك الله الذی لا یضیع ودیعته یعنی میں تجھ کو اس خدا کے پاس امانت رکھتا ہوں جو اپنے امانت کی حفاظت کرتا ہے یا یہ معنی ہوئے کہ خدائے تعالیٰ نے توحید کی امانت آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں کو پیش کیا لیکن انہوں نے انجام سوچ کر انکار کیا اور ڈر گئے تو انسان نے بغیر سوچے اس بوجھ کو اٹھایا کیونکہ وہ طبعاً ناعاقبت اندیش ہے۔ ارشاد خداوندی ہے انا عرضنا الامانة علی ا لسمٰوٰت والارض والجبال فابین ان یحملنها واشفقن منها وحملها الانسان انه کان ظلوما جهولا۔ یعنی ہم نے اپنی امانت (قرآن حکیم) زمین آسمانوں اور پہاڑوں کو پیش کیا انہوں نے پکڑنے سے انکار کیا اور ڈر گئے تو اس بوجھ کو انسان نے بلا سوچے سمجھے اٹھایا۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ خدا کے سوا کوئی ہستی گناہوں سے باز رکھنے والی اور عبادت کی مداومت پر توفیق دینے والی نہیں ہے۔

حدیث شریف میں ہے قال رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

لاحول عن معصیۃ اللہ الا بعصمۃ اللہ ولا قوۃ علی طاعۃ
اللہ الا بقوۃ اللہ (بزار) گناہوں سے باز رہنا اور طاعت پر قائم رہنا
محض خدا کی امداد پر موقوف ہے۔ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور فرمایا حضور صلعم نے من انعم اللہ علیہ نعمۃً فاراد بقاء
ھا فلیکثر من قول لاحول و لا قوۃ الا باللہ (طبرانی) جس
شخص کو اللہ تعالیٰ کوئی نعمت عطا فرمائے۔ پھر یہ شخص اس کا بقا اور دوام چاہے تو
اس شخص کو چاہئیے کہ لاحول و لا قوۃ الا باللہ کا وظیفہ جاری رکھے خدا اس
کی اس نعمت کو دائم رکھے گا۔ وقال صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استکثروا من قول لا الٰہ الا اللہ و لا
حول و لا قوۃ الا باللہ فانھا تدفع تسعۃ و تسعون بابا
من الضرار وادنا الھم (عقیلی) یعنی لاحول و لا قوۃ الا باللہ
کا وظیفہ اکثر پڑھا کرو۔ اس سے ننانوے تکالیف اور مصیبتیں دور ہوتی ہیں۔ سب سے
چھوٹی تکلیف پریشانی اور غم ہے۔ وقال صلی اللہ علیہ وسلم من حزبہ
امر فلیقل لاحول و لا قوۃ الا باللہ (بیہقی) اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو شخص کو سختی یا پریشانی پیش آئے۔ وہ شخص وظیفہ لاحول
و لا قوۃ الا باللہ پڑھا کرے۔ خداوند کریم اس کی پریشانیاں اور غم دور فرمائے
گا۔ وقال صلی اللہ علیہ وسلم من قال لاحول و لا قوۃ الا با
للہ کانت لہ دواءً من تسعۃ و تسعین داء ایسرھا الھم (حاکم)

اور فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے کہ کلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ننانوے
مرضوں کے لئے دوا اور شفا ہے۔ چھوٹا ان میں غم ہے۔ وعن ابن عباس
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کثر ھومہ فلیکثر
من قول لاحول ولا قوۃ الا باللہ (زاد المعاد) حضرت ابن عباسؓ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس شخص کو مختلف پریشانیاں اور
تکالیف پیش آئے ہوں وہ اکثر اوقات وظیفہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا
کرے۔ وقال صلی اللہ علیہ وسلم من قرء مائۃ مرۃ لا
حول ولا قوۃ الا باللہ یفرج اللہ عنہ مائۃ ھموم وغموم
(حاکم) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سو بار لاحول ولا قوۃ
الا باللہ کا وظیفہ پڑھے گا وہ شخص پریشانیاں اور تکالیف سے محفوظ رہے گا (حاکم)
وقال صلی اللہ علیہ وسلم لاحول ولا قوۃ الا باللہ کنز
من کنوز الجنۃ (حاکم۔ طبرانی۔ بزار) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ جنت کی کنجی ہے اور جنت کے خزینوں
میں سے ایک خزانہ ہے۔ یہ بھی آیا ہے کہ یہ کلمہ تمام مشکلات کا حل ہے۔

مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی اپنی مکتوبات میں فرماتے ہیں وظیفہ
لاحول ولا قوۃ الا باللہ ورد اعظم و اکسیر بے نظیر ہے۔ قضاء حاجات کے
لئے جس کی تعداد پانچسو۔ ایک ہزار۔ ایک لاکھ تک ہے۔ یہ حاجات کے انواع کے
اعتبار سے ہے۔ باب الحوقلہ کنز العمال ملاحظہ ہو۔ انشاء اللہ سلیم الطبع کے لئے کافی ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حَقًّا حَقًّا
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِیْمَانًا وَّصِدْقًا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تَعَبُّدًا
وَّرِقًّا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تَلَطُّفًا وَّرِفْقًا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
یَبْقٰی رَبُّنَا وَیَفْنٰی وَیَمُوْتُ کُلُّ شَیْءٍ۔ خدا کے سوا کوئی ذات مستحق
عبادت نہیں ہم اُسی کی عبادت کریں گے وہی یقیناً عبادت کا حقدار ہے۔ یہ میرا
اقرار صدق دل اور راستی سے ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کلمہ راست اور کلمہ
ایمان ہے۔ یہ کلمہ پڑھنا خدا کی عبادت اور بندگی ہے۔ یہ کلمہ خدا کی مہربانی یاوری
اور امداد کا سبب ہے۔ خداوند کریم تمام موجودات سے پہلے موجود تھا اور تمام
موجودات فنا ہو کر رہے گی۔ صرف اسی کی ذات باقی رہے گی۔ باقی تمام چیزیں
مر کر فنا ہوں گی۔

الفاظ مذکورہ کا ماخذ قرآن شریف اور حدیث شریف ہے۔ مندرجہ ذیل
ملاحظہ ہو:۔ ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ جن اور
انسان کی پیدائش کی غرض اسی کی پرستش و عبادت ہے کل شیء ھالك
الا وجھہ۔ کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربك ذوالجلال
والاکرام۔ سب چیزیں ہلاک اور فنا ہوں گی۔ صرف ذات باری باقی رہے گی۔
اللّٰہ لطیف بعبادہ۔ خدا اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ کان اللّٰہ ولم
یکن معہ شیء (حاکم) عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللّٰہ

صلی اللہ علیہ وسلم من قال لآ اِلٰہ الا اللہ قبل کل شئی
وبعد کل شئی ولا الٰہ الا اللہ یبقی ربنا ویفنی ویموت
کل شئی عوفی من الھم والحزن (طبرانی)۔

حقاحقاً۔ ایماناوصدقا۔ تعبدا ورقا۔ تلطفاورفقا۔

یہ الفاظ حال موکدہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔

حلّ لغات:۔ (حق) وہ امر ہے جو مُطابق واقع ہو۔ یہاں یہ بھی ہوسکتا ہے
کہ خدا کا نام ہو (صدق) وہ نسبت ہے جو مُطابق واقع ہو۔ صدق اور حق
میں فرق اعتباری ہے۔ صدق میں کلام کا مُطابق واقع ہونا معتبر ہے۔ حق
میں واقع کا مُطابق کلام ہونا معتبر ہے۔ (ایمان اور اسلام) ان دونوں
میں فرق ہے۔ ایمان وہ کیفیت ہے جو قایم بالقلب ہو۔ اسلام وہ کیفیت ہے
جو قایم بالجوارح ہو اور قائم بالاعضاء ہو۔ اسی وجہ سے جب جبرئیل علیہ السلام نے
حضور پُرنورؐ سے اسلام کے متعلق سوال کیا تو حضور اکرمؐ نے جواب میں ایسے امور
کی ذکر فرمائی جن کا تعلق جوارح اور اعضاء سے ہے اور جب ایمان کے متعلق سوال
کیا تو جواب میں حضورؐ نے ایسے امور ذکر فرمائے جن کا تعلق قلب اور دل سے
ہے۔ اس الگ الگ سوال کرنے سے معلوم ہوا کہ ایمان اور اسلام میں فرق ہے
مشکوٰۃ شریف میں حدیث شریف مذکور ہے۔ ملاحظہ ہو۔ (تعبّد) کرنا (رق)
بندگی۔ غلام بنانا۔ نرم ہونا۔ پتلی کھال۔ نرم زمین (تلطف) لُطف سے ہے
مہربان ہونا۔ مہربانی کرنا۔ باریک کرنا۔ باریک ہونا۔ نرم ہونا۔ سازگار ہونا۔

(رفیق، مہربانی کا برتاؤ کرنا۔ رفیق ہونا۔ ساتھی۔ نفع پہنچانا۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْیَقِیْنُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۔ خدا کے سوا کوئی ہستی لائق عبادت نہیں۔ وہ بادشاہ ہے اس کا لائق بادشاہی ہونا ظاہر ہے۔ اس کی بادشاہی ثابت اور یقینی ہے وہ بلند مرتبہ اور عظمت والا ہے۔ وہ بزرگ اور بردبار ہے۔ وہ ساتوں آسمانوں اور عرش کا مالک ہے۔

حدیث شریف میں ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من قال فی کل یوم مائۃ مرۃ لآ الٰہ الا اللّٰہ الملک الحق المبین کان لہ امانا من الفقر و انسان من وحشۃ القبر (ابو نعیم)

اللہ تعالیٰ بردبار ہے۔ انسان کو اس کی بردباری سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہیئے۔ نعم ما قال القائل ؎

تو مشو مغرور بر حلم خدا چوں بگیرد سخت گیرد مر ترا

وقال صلی اللہ علیہ وسلم من قال لآ الٰہ الا اللّٰہ العظیم الحلیم لآ الٰہ الا اللّٰہ رب العرش العظیم لآ الٰہ الا اللّٰہ رب السمٰوٰت ورب الارض ورب العرش الکریم یفرج اللّٰہ عنہ الھموم والحزن ۔ (ابن ماجہ) امام احمد نے روایت کی ہے

حضورؐ نے یہ پڑھ کر دعا مانگی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے سے تمام مشکلات حل کرے گا۔ صبر اور حلم دونوں میں فرق ہے۔ حلم میں نرمی زیادہ ہوتی ہے اور گرفت کم۔ صبر میں سکوت ہو کر گرفت زیادہ ہوتی ہے۔ اس پر امثال عرب اور احادیث شاہد ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حلم اور بردباری ماں اور باپ سے زیادہ ہے۔ نعم ما قیل۔

صد پدر مادر بہ نزد حلم حق ہیچند ہیچ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَکْرَمُ الْاَکْرَمِیْنَ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔ خداوند کریم وہ ہستی ہے جو سب سے زیادہ بزرگ اور سب سے زیادہ رحم کرنے والی ہے۔

شبلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اکرم الاکرمین اس ذات کو کہتے ہیں جو کسی نوع کے ایک فرد سے جب کوئی سلوک یا برتاؤ کرے تو اس نوع کے تمام افراد سے وہی برتاؤ اور سلوک روا رکھے مثلاً اگر انسان کے ایک فرد کو گناہ بخش دے تو نوع انسان کے تمام افراد کو گناہ بخش دینے ہوں گے۔ یہ صفت ہے اکرم الاکرمین ہونے کی۔ حدیث شریف میں ہے کہ خدائے تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں۔ ان میں سے ایک رحمت تمام کائنات جن وانس اور حیوانات میں تقسیم فرمائی جس کی وجہ سے یہ اجناس وانواع اور اصناف و افراد آپس میں اور اپنے بچوں میں رحم و کرم کرتے ہیں۔ قیامت کے روز ان ننانوے حصوں اور اس ایک حصہ کے بقیہ کا اپنے بندوں پر مہربانی فرمائے گا۔ (بخاری و مسلم) حدیث شریف میں ہے۔ سبقت رحمتی علی غضبی میری

رحمت میری غضب پر سبقت لے گئی ہے

وگر در رہد یک صلائے کرم — عزازیل گوید نصیبے برم

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ یوں فرمائیں گے۔ یاعبادی انا الغفور الرحیم۔ انا ارحم الراحمین حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا کہ رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین حضرت موسیٰؑ نے فرمایا رب اغفرلی ولاواد خلنا فی رحمتك وانت ارحم الراحمین۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نہایت وسیع ہے۔ خدائے تعالیٰ تمام بندوں کو عطا فرمائے اور بندۂ حقیر وفقیر کو اس میں شامل فرمائے حدیث قدسی ہے۔ یقول الرب شفعت الملائکۃ وشفع النبیون وشفع المؤمنون ولم یبق الا ارحم الراحمین (بخاری مسلم) وفی روایۃ فیرحم الرب حتی لایبقی من الرحمۃ شئی (کنز العمال) قیامت کے روز ملائکہ شفاعت کریں گے۔ انبیاء علیہم السلام شفاعت فرمائیں گے۔ کامل مومنین شفاعت فرمائیں گے۔ بہت سے ایسے افراد دوزخ میں ہوں گے۔ جن کی شفاعت کوئی نہیں کرسکے گا۔ تو رحمت باری تعالیٰ جوش میں آئے گی اور وہ افراد جو دوزخ میں ہوں گے اور کلمہ گو ہوں گے تمام دوزخ سے نکالے جائیں گے جن کا لقب عتقاء الرحمٰن ہوگا ؎

دردے از شفیع نکشا ید — ارحم الراحمین بنجشا ید

چوں عود نبود چوب بید آوردم — روی سیہ و موی سفید آوردم

چوں خود گفتی ناامیدی کفر ہست　　فرمان تو بردم و امید آوردم

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَبِیْبُ التَّوَّابِیْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَاحِمُ الْمَسَاکِیْنِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ هَادِی الْمُضِلِّیْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَلِیْلُ الْحَائِرِیْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَمَانُ الْخَائِفِیْنَ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ غِیَاثُ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ÷ خداوند تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ مسکینوں پر رحم کرتا ہے۔ گمراہوں کو ہدایت دیتا ہے۔ بے راہوں کو رستہ دکھاتا ہے اور اُن کی حیرانی دُور کرتا ہے۔ فریاد کرنے والوں کو فریاد سُن کر دادرسی کرتا ہے۔

حلّ لغات:۔ (حبیب) حُب سے ہے بمعنی محبّت کرنا۔ محبوب ہونا محبوب بنانا فعیل کے وزن پر ہے۔ کبھی بمعنی فاعل۔ کبھی بمعنی مفعول دونوں ہوسکتے ہیں (التواب) توبہ کا اسم فاعل بمعنی نادم ہونا۔ پشیمان ہونا بخش دینا۔ توبہ کی توفیق طلب کرنا۔ گناہ چھوڑ کر اللہ کی طرف متوجہ ہونا۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

توبوا الی اللہ توبۃ نصوحًا۔　نعم ما قبل۔

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ　　گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہ ما درِ نومیدی نیست　　صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

(مساکین) سکون سے ہے بمعنی ٹھہرنا ٹھہرانا۔ آرام لینا۔ اطمینان ہونا۔ مسکین ہونا۔ درد کا دُور ہونا۔ حرف کا بغیر حرکت ہونا۔

حدیث شریف میں ہے اَللّٰھُمَّ احینی مسکینا وامتنی مسکینا

واحشرنی فی زمرۃ المساکین۔ اے خدا مجھے اطمینان کے ساتھ زندہ رکھ اور مجھے اطمینان کے ساتھ دُنیا سے لے جا اور مجھے جماعت مطمئنہ کے ساتھ اُٹھا دے۔ یہی لوگ رحمت کے مستحق ہیں۔

(مضلین) ضلال سے ہے جس کے معنی ضائع کرنا۔ ہلاک کرنا۔ دفن کرنا۔ غائب ہونا۔ گمراہ کرنا۔ بیکار جانا۔ دین سے ہٹ جانا۔ راہِ حق سے پھر جانا۔ کامیاب ہو جانا۔ بھول جانا (من یضللہ فلا ھادی لہ) (حائر) حور سے ہے بمعنی حیران ہونا۔ راستہ گم ہونا۔ حیرانی میں ڈالنا۔ (خائف) خوف کا اسم فاعل بمعنی ڈرنا۔ احتیاط کرنا۔ گھبرانا، تھوڑا کم کرنا۔ حق کو چھپانا۔ ڈرانا۔ گھبراہٹ میں ڈالنا (لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ (مستغیث) غوث سے ہے بمعنی اعانت کرنا۔ مدد کرنا۔ فریاد کرنا۔ دادرسی کرنا۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَیْرُ النَّاصِرِیْنَ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَیْرُ الْحَافِظِیْنَ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَیْرُ الْحَاکِمِیْنَ: خداوند کریم کے سوا کوئی بہتر مددگار نہیں ہو سکتا ہے۔ اس کے سوا کوئی بہتر محافظ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کوئی وارث نہ مالک ہو سکتا ہے اور اس کے سوا کوئی حاکم نہیں ہو سکتا ہے۔

حلّ لغات:۔ (خیر) اسمِ تفضیل ہے۔ اصل میں اخیر تھا تخفیف کی وجہ سے ہمزہ حذف ہوا جیسے شر۔ اشر تھا یہاں بھی ہمزہ تخفیف کی وجہ سے

حذف ہوا۔ اسم تفضیل تین صورتوں میں مستعمل ہو سکتا ہے۔ الف لام۔ اضافت مِنْ سے اور یہاں اضافت سے مستعمل ہے۔ تینوں کے احکام علیحدہ علیحدہ ہیں جیسا کہ علم نحو میں مفصل مذکور ہے (وارث) ارث سے ہے بمعنی میراث لینے والا۔ اللہ جل شانہ کو وارث اس لئے کہتے ہیں کہ اصحاب دول اور ارباب مال وجاہ کا جو کہ سب فانی ہونے والے ہیں وارث حقیقی بالآخر وہی ذات پاک ہے جو ہمیشہ موجود اور باقی رہے گا فرماتا ہے کل شئی ھالک الا وجھہ واللہ میراث السمٰوٰت والارض واللہ مافی السمٰوٰت ومافی الارض (الناصر) نصرت سے ہے جس کے معنی مدد کرنا دشمن سے نجات دلانا کسی کے برخلاف مدد کرنا۔ مدد کی کوشش کرنا (الحافظ)۔ حفظ سے ہے بمعنی ضائع ہونے سے بچانا۔ خراب وخستہ ہونے سے بچانا۔ زبانی یاد کرنا۔ حفاظت کرنا۔ نگہبانی کرنا۔ یاد کرنا۔ مداومت کرنا۔ خداوند تعالیٰ کی حفاظت میں جو چیز آتی ہے، وہ تمام آفات وبلیات سے محفوظ رہتی ہے۔ خدا کی حفاظت کافی ہے۔ وہ حفاظت کرنے میں بے غرض اور بے طمع ہے (الحاکم) حکومت سے ہے، اس کے معنی ہیں گورنمنٹ۔ قاضی۔ فیصلہ کرنے والا حکم جاری کرنے والا۔ انصاف کرنے والا۔ دادرسی کرنے والا۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ۔ خدا کے سوا رزق دینے والا کوئی

نہیں ہے۔ خدائے تعالیٰ حقیقی رزاق ہے۔ اس نے اپنے اوپر تمام خواہندہ رزق کا رزق دینا اپنی کرم سے لازم کر دیا ہے۔

اے کریمے کہ از خزانۂ غیب   گبر و ترسا وظیفہ خود داری
دوستاں را کجا کنی محروم   تو کہ با دشمنان نظر داری

حدیث شریف میں ہے الرزق یطلب العبد اکثر مما یطلب الاجل۔ رزق انسان کو موت سے زیادہ تلاش کرتا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے لو ان ابن آدم هرب من رزقه كما هرب من الموت لادركه الرزق كما يدركه الموت (طبرانی) اگر انسان رزق سے بھاگ جائے جیسے موت سے بھاگتا ہے تو انسان کو رزق ایسا پا لیتا ہے جیسے انسان کو موت پاتی ہے اور فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لو انكم كنتم توكلون على الله حق توكله لرزقتم كما ترزق الطير تغدو خماصا وتروح بطانا۔ اگر خداوند کریم پر پورا پورا بھروسہ اور توکل کرو گے تو تمہیں ویسا رزق پہنچے گا۔ جیسے جانور کو پہنچتا ہے جو صبح کو خالی پیٹ نکلتا ہے اور شام کو پیٹ بھر کر واپس لوٹتا ہے اور یہی حدیث میں آیا ہے کہ بندوں پر خدا کی فرمانبرداری لازم ہے اور خدا پر اُن کا رزق لازم ہے۔ ارشاد باری ہے کہ وما من دابة في الارض الا على الله رزقها۔ باری تعالیٰ نے تمام جانداروں کا رزق اپنے اُوپر لازم کر دیا ہے ؎

ہیں توکل کن ملرزاں پا و دست   رزق تو بر تو ز تو عاشق تر است

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ۔ اللہ تعالیٰ تمام مشکلات کا حل کرنے والا ہے۔ کہا جاتا ہے فتاح المشکلات۔ ربنا افتح بیننا و بین

قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین ۔ اے خدا ہم میں اور ہماری قوم میں صحیح اور درست فیصلہ کردے جس سے حق اور باطل میں امتیاز ہو سکے تو ہی درست فیصلہ کرنے والا ہے ففتحنا ابواب السماء ۔ ما یفتح اللہ للناس من رحمۃ فلا ممسک لہا ۔ (الفتح) اس کے معنی ہیں کھولنا، غالب ہونا، سکھا دینا، پہنچا دینا، کسی پر ظاہر کرنا، حاکم ہونا، قاضی ہونا، مشکلات حاصل کرنا، تمیز کرنا، فراخی کر دینا۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ ۔ خدائے تعالیٰ بہترین گناہ بخش دینے والا ہے

واضح رہے کہ گناہ ۲ دو قسم پر ہیں ایک وہ جس کا تعلق خدا اور بندے کے درمیان ہے ۔ دوسرا وہ جس کا تعلق بندے اور بندے کے درمیان ہے قرآن مجید میں ہے لن یغفر الذنوب الا اللہ ۔ خدا کے سوا کوئی گناہ بخش نہیں سکتا ہے ۔ حدیث شریف میں ہے فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے خدا مجھے بخش دے بے شک تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں ہے۔ سبحٰنک انی کنت من الظٰلمین ظلمت نفسی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اس قسم کے آیات اور احادیث میں جو قصر اور حصر واقع ہے ۔ وہ حصر اضافی ہے حقیقی نہیں ۔ کیونکہ وہ گناہ اور حقوق جن کا تعلق بندوں کو بندوں کے ساتھ ہیں وہ خدائے تعالیٰ براہ راست معاف نہیں کر سکتا ۔ بلکہ ترغیب و تحریص دے کر کرا سکتا ہے ۔ اس لئے یہ اس کا حق نہیں ہے ۔ لہٰذا حصر اضافی ہوا اور اس سے مراد قسم اول ہے ۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ۔ خداوند تعالیٰ بہتر رحم کرنے والا ہے۔

(رحمت) اس کے تین ۳ درجے ہیں۔ رحمت عامہ، رحمت خاصہ، رحمت خاص الخاصہ عامہ جیسے رزق دینا، صحت بخشنا، شفقت عیال و اولاد، حواس خمسہ ظاہرہ، باصرہ، سامعہ، ذائقہ، شامہ، لامسہ۔ حواس خمسہ باطنہ میں مشترک، خیال، وہم، حافظہ، متصرفہ، خاصہ جو بوجہ قبول دعوت ایمان ومتابعت انبیاء علیہم السلام حاصل ہوتی ہے جس کی وجہ سے بہشت کی نعمتوں کا مستحق ہوتا ہے۔ اس بنأ پر انی انا الغفور الرحیم فرمایا ہے۔ خاص الخاصہ جو انبیاء علیہم السلام اور مقربین درگاہ حاصل ہوتی ہے۔ جیسے ارحم الراحمین۔ ایوب علیہ السلام کے حق میں فرمایا گیا ہے۔ رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا رب اغفرلی ولاخی وادخلنا فی رحمتك وانت ارحم الراحمین۔ رحمت باری تعالیٰ ذاتیہ ہے۔ رحمت غیر باری تعالیٰ مجازیہ ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَصَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَ اَعَزَّ جُنْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ وَلَا شَیْئَ بَعْدَہٗ

خدا ایک ہی ہے۔ اس کے وعدے سچے ہیں وہ اپنے بندے کی مدد کرتا ہے۔ اور اس کی لشکر کی مدد کرتا ہے۔ دشمنوں کو اکیلے شکست دیتا ہے۔ اول وہی تھا اور آخر وہی رہے گا۔

خدا کا ایک ہونا دلائل عقلیہ اور نقلیہ سے ثابت ہے اس کے وعدے

سچے ہیں۔ قرآن وحدیث سے ثابت ہے جیسے اِنَّ اللّٰہَ لَایُخلِفُ المیعاد۔
اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا ہے۔ یہ فرمان ذوالاشان ہے (عبدہٗ)
سے مُراد حضرت محمدؐ ہیں۔ خداوند تعالیٰ نے جس کی پوری پوری امداد فرمائی
ہے جو احادیث وتواریخ سے ثابت ہے (جُند) سے مُراد اس صورت میں فوج
عُلماء وصلحاء واولیاؤ وشہدا وملائکہ ہیں کما قال اللہ تعالیٰ فان حزب اللہ
ھم الغٰلبون (احزاب) سے مراد حزب الشیطان ہو گی۔ الا ان
حزب الشیطن ھم الخاسرون۔ یا احزاب سے مُراد مخالفین
اسلام ہوں گے۔ احادیث اور تاریخ سے ثابت ہے کہ خداوند تعالیٰ نے کس طرح
حضرت محمدؐ کو فتح ونُصرت عطا فرمائی ہے۔ حدیث شریف میں ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَاَعزجندہٗ ونصر عبدہٗ وَغَلبَ الاَحزَاب
وَحْدَہٗ وَلَاشَئیَ بَعدَہٗ (مسلم شریف نسائی شریف) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
اَھلُ النِّعمۃِ وَلَہُ الفَضلُ وَلَہُ الثَّنَآءُ الحُسَنُ۔
خداوند تعالیٰ تمام نعمتوں کا صاحب و مالک ہے وہی صاحب فضل و نیکی ہے اور وہی
اچھی تعریفوں کا حقدار ہے۔ النعمۃ پر الف لام استغراقی ہے۔ الفضل ا
لثناء الحسن پر بھی الف لام استغراقی ہے۔ حدیث شریف میں ہے لاحول
ولا قوۃ الا باللہ ولا نعبد الا ایاہ ولہ النعمۃ ولہ ا
الفضل والثناء الحسن۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ ورد
پڑھا کرتے تھے۔ (ابوداؤد نسائی)۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَرِضٰی نَفْسِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ۔ لا الٰہ اللہ بقدر گنتی مخلوق اور بقدر گرانی عرش اعظم اور رضامندی پروردگار اور بقدر سیاہی دروشنائی کلمات باری تعالیٰ یہ کلمۂ طیبہ پڑھنا بے انتہا موجب ثواب ہوگا۔

مخلوق خدا غیر متناہی ہے۔ عرش کا وزن غیر متناہی ہے۔ رضامندی خدا غیر متناہی ہے۔ سیاہی کلمات اللہ غیر متناہی ہے۔ جب یہ چار چیزیں غیر متناہی ہیں تو ان کے پڑھنے سے غیر متناہی ثواب ہوگا۔ ارشاد باری ہے قل لو کان البحر مدادا لکلمت ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمت ربی ولو جئنا بمثلہ مددا۔ آپ فرما دیجئے اگر تمام سمندر سیاہی اور روشنائی بنا کر خدا کے کلمات اور باتیں احاطۂ تحریر میں لائے جانے کی کوشش کی جائے۔ تمام سمندر ختم ہوں گے (اگرچہ اور سات سمندر بھی ملائے جائیں تمام کے تمام ختم ہوں گے) لیکن خدا کے کلمات اور باتیں حیطۂ تحریر میں نہیں آئیں گے۔ کیونکہ یہ سب سمندر متناہی ہیں۔ اور کلمات اللہ غیر متناہی ہیں۔ متناہی غیر متناہی کا احاطہ کیونکر کرسکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عدد خلقہ ورضی نفسہ و زنۃ عرشہ ومداد کلماتہ (ابوداؤد، طبرانی، حاکم) عرش و کرسی کی وسعت بیان ہو چکی ہے۔ عرش کا معنی تخت شاہی۔ کسی چیز کا رکن کرنا۔ کسی چیز کا قوام ہونا (مداد) روشنائی۔ چراغ میں تیل ڈالنا۔ مثال؛

طریقہ۔ تعداد۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ صَاحِبُ الْوَحْدَانِیَّۃِ الْفَرْدَانِیَّۃِ الْقَدِیْمِیَّۃِ الْاَزَلِیَّۃِ الْاَبَدِیَّۃِ۔ لَیْسَ لَہٗ ضِدٌّ وَّلَا نِدٌّ وَّلَا شِبْہٌ وَّلَا شَرِیْکٌ۔ واحد حقیقی باری تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا۔ افعال و صفات میں اکیلا اور یکتا ہے وہ قدیم ہے۔ وہ ازلی و ابدی ہے۔ نہیں اُس کے لئے کوئی مخالف نہ مثل نہ مشابہ اور نہ کوئی شریک۔ خداوند تعالیٰ بسیط ہے۔ بساطت حقیقی خدا ہی میں ہے ماسوائے باری تعالیٰ مرکب ہے۔ (فلسفہ الٰہیات) مبرہن ہے۔ افعال و صفات میں باری تعالیٰ اکیلا و یکتا ہے۔ دوسری کسی ہستی کو اس میں شریک ماننا شرک ہے۔ قرآن مقدس میں ہے ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشآء۔ تمام گناہوں کی بخشایش کی جائے گی لیکن شرک کی نہیں (قدیم) قدیم کی دو قسمیں ہیں قدیم بالذات جیسے باری تعالیٰ۔ قدیم بالزمان جیسے صفات باری تعالیٰ۔ حادثات بالذات جیسے صفات باری تعالیٰ۔ حادثات بالزمان جیسے مخلوق باری تعالیٰ (ازل) وہ شے ہے جس کی ابتدا نہ ہو۔ جیسے باری تعالیٰ (ابد) وہ شے ہے جس کی انتہا نہ ہو، جیسے باری تعالیٰ (ضد) اس کے معنی ہیں مخالف، نظیر۔ دشمن (ند) کے معنی مثل۔ ہمتا (شبہ) مشابہ (وحدانیۃ) فردانیۃ۔ قدیمیۃ ازلیۃ۔ ابدیۃ۔ ان پانچوں لفظوں میں تا مصدریہ ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ وَّاِلَیْہِ الْمَصِیْرُ۔ باری تعالٰی اکیلا ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اسی کی بادشاہت ہے وہی تعریفوں کا حقدار ہے وہی زندہ رکھتا ہے وہی مارتا ہے وہ ہمیشہ زندہ ہے کبھی اس کو موت نہیں آئے گی۔ اسی کے قبضہ میں خیر و برکت ہے۔ وہ ہر چیز پہ قادر ہے۔ اسی کی طرف جانا ہے۔

حدیث شریف میں ہے من دُعا بھؤلاء الخمس لم یسال اللہ شیئا الا اعطاہ ایاہ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الملك ولہ الحمد یحیی وَیمیت وَھو حیٌّ لَا یموت بیدہ الخیر وَھو علی شیئ قدیر والیہ المصیر (حصن الحصین وغیرہ) جو شخص یہ دُعا پڑھ کر اللہ سے دُعا مانگے جو مناسب سوال کرے گا خدائے تعالیٰ وہ پورا کرے گا۔ دوسری حدیث میں ہے من دخل السوق وقرٔ ھذہ الکلمٰت عشر مرات یکتب اللہ لہ الف حسنات ویغفرلہ الف سیئات ویرفع لہ الف درجات (ترمذی شریف وغیرہ) جو شخص بازار میں داخل ہو کر یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں ہزار نیکیاں لکھے گا۔ اور ہزار گناہ معاف کرے گا اور ہزار درجے بلند کرے گا۔

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ
لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ۔ سب سے پہلے وہی ہے
سب فنا ہو کر وہی رہے گا۔ وہی سب سے غالب ہے۔ وہ ایسی ہستی ہے جس کی حقیقت
کوئی جان نہ سکا۔ اس جیسا کوئی نہیں ہے وہ ہمیشہ سنتا ہے اور ہمیشہ دیکھتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے ھو الاول والاخر والظاھر والباطن
وھو بکل شئی علیم لیس کمثلہ شئی وھو السمیع البصیر۔
حدیث شریف میں ہے اَللّٰھم انا نسئلک بانک انت الاول فلا
شئی قبلک والاخر فلا شئی بعدک والظاھر فلا شئی
فوقک والباطن فلا شئی دونک ان تقضی عنا الدین و
تغنینا من الفقر (ابن ابی شیبہ) یہ دُعا ادائے قرض اور دفع فقر و
محتاجی کے لئے اسرع اور نہایت مفید ہے۔

نفحات الانس مؤلفہ حضرت عبدالرحمٰن جامی میں ہے کہ حضرت ابراہیم خواص
علیہ الرحمہ بغداد میں دریائے دجلہ کے کنارے پر وضو کرتے تھے۔ اچانک ایک شخص
پانی پر تیرتا ہوا جس کے پاؤں خشک تھے چلا آیا۔ میں نے اے خدا تجھے اپنی عزت
اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے ظاہر کردے کہ یہ کون مرد خدا ہے کہ جس کے پاؤں پانی
پر تیرنے کے باوجود تر نہ ہوئے یہ کون مرد خدا ہے جس کی یہ شان ہے۔ اتنے میں
حضرت ابراہیم بن عیسیٰ علیہما الرحمہ تشریف لائے اور فرمایا جب تجھے کسی مرد خدا کی
شناخت مطلوب ہو تو ھو الاول والاخر والظاھر والباطن الخ

پڑھا کرو تو تجھے ضرور مردِ خدا کی شناخت ہو گی۔ ماشاء اللہ کس قدر یہ کلمہ عظیم الشان ہے
(الاول)، افعل الصفت ہے افعل التفضیل نہیں ہے۔ جب اول ترکیب میں
صفت واقع ہو تو غیر منصرف ہوتا ہے۔ جیسے لقیتہ عام اول۔ اس صورتوں میں
منصرف ہوتا ہے جیسے ما رایتہ اولا و آخر (الاخر) اس کا بھی یہی
حال ہے (الظاهر) اگر ظہر سے ہو بکسر ظاء تو بمعنی مددگار، غالب۔ اگر سے ہو
تو اس کا معنی ظاہر ہے (کمثلہ) میں کاف زائد ہے اور تاکید کے لئے ہے ـــ
(السمیع البصیر) دونوں صفت مشبہ ہیں جو دوام کے لئے ہوتا ہے۔ اسی
وجہ سے یہ ذات باری تعالیٰ کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ دوسرے کسی پر مجازاً
اطلاق ہوتے ہیں۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِيْرُ
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔ ہر کام میں اللہ تعالیٰ ہی کافی
مددگار ہے۔ وہ اچھا کارساز ہے۔ وہ اچھا مولیٰ اور اچھا مددگار ہے۔ اے
پروردگار تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں اور تیری طرف ہمارا منتہیٰ ہے۔

حدیث شریف میں ہے (۱) من غلبہ امر فلیقل حسبنا اللہ و
نعم الوکیل (جامع الصغیر) (۲) وان توقع بلاء او امرا مهولا
او امرا عظیما فلیقل حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ
توکلنا دفع اللہ عنہ الغموم والشدائد (ابن ابی شیبہ) ـــ
(۳) من اصابہ غم او کرب فیقول حسبنا اللہ ونعم ا

لوکیل اخرج اللہ عنہ الھموم والغموم (ابن ابی الدنیا)۔
(۴) اذا وقعتم فی الامر العظیم فقولوا حسبنا اللہ (ابن مردویہ)
(۵) اذا قرء فی الصباح والمساء سبع مرات سھل اللہ
الامور الصعبۃ (ابن سنی) (۶) عن ابن عباسؓ قال لما اُلقی
ابراھیم فی النار قال حسبنا اللہ ونعم الوکیل (کنز العمال)
کان اذا خرج من الغائط یقول غفرانک ربنا (ابن حبان)

اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا
رَآدَّ لِمَا قَضَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ سُبْحَانَ
رَبِّیَ الْعَلِیِّ الْاَعْلَی الْوَھَّابِ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی
اَلْوَھَّابِ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَلِیِّ الْاَعْلَی الْکَرِیْمِ الْوَھَّابِ یَا
وَھَّابُ :۔ اے خداوند کریم تو نے جس کو ازل میں مقبول بنایا ہے۔ اس کو کوئی
مردود بنا نہیں سکتا اور جس کو تو نے ازل میں مردود بنایا ہے اسے کوئی مقبول
بنا نہیں سکتا۔ تونگر اور دولت مند کو دولت اور تونگری تیری گرفت اور عذاب
سے بچا نہیں سکتی۔ اے پروردگار تو پاک ہے۔ بلند ہے بلکہ بلند ترین ہے تو ہی انعام
اکرام دینے والا ہے اور بس۔

حلِّ لغات :۔ (مانع) منع سے ہے۔ اس کے معنی ہیں :۔ محروم کرنا۔ روکنا۔
باز رکھنا۔ حمایت کرنا۔ تکلیف سے بچانا۔ قوت و شوکت ملنا۔ (اعطا) عطو سے
ہے اس کے معنی ہے بخشش کرنا۔ بخشش کرانا۔ بلند ہونا۔ بلند کرنا۔ مذمت کرنا۔

مطیع ہونا (قَضٰی) اس کے معنی ہیں فیصلہ کرنا حکم دینا۔ ادا کرنا۔ ادا کرانا۔ اجازت دینا۔ اجازت دلوانا۔ (الجد) اس کے معنی ہیں تحقیق کرنا تحقیق کرانا سنجیدگی اختیار کرنا سنجیدگی۔ بہت بڑا ہونا۔ عالم متبحر۔ کوشش کرنا۔ جلدی کرنا سخت ہونا۔ اہتمام کرنا۔ انتظام کرنا۔ مالدار ہونا۔ دولت و مال۔ بنا ہونا نصیب والا ہونا عالی مرتبہ ہونا۔ ہموار ہونا۔ بارکا باپ نصیب والا اور نیک بخت ہونا۔ اچھی طرح ثابت شدہ ہونا (الوھاب) ہبہ سے ہے ہبہ کرنا۔ ہبہ قبول کرنا۔ وآدودہش غالب ہونا۔ تیار ہونا۔ قادر ہونا۔

سُبْحٰنَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ۔ سُبْحٰنَكَ مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ۔ سُبْحٰنَكَ مَا ذَكَرْنَاكَ حَقَّ ذِكْرِكَ۔ سُبْحٰنَكَ مَا شَكَرْنَاكَ حَقَّ شُكْرِكَ۔ اے منزہ اور پاک ذات جس طرح تیری عبادت کرنی چاہیئے تھی ویسی ہم سے نہ ہو سکی جس طرح تیری معرفت و پہچان ہونی چاہیئے تھی ویسے ہم سے نہ ہو سکی جس طرح تیری ذکر اور یاد کرنی چاہیئے تھی ہم سے اس طرح نہ ہو سکی جس طرح تیری شکرگذاری کرنی چاہیئے تھی ویسی ہم سے نہ ہو سکی۔

لفظ (سُبْحَان) بار بار ذکر کرنے سے خدائے تعالیٰ کی تقدیس و تنزیہ بطریق تاکید بیان کرنا ہے۔ جس سے ایمان کی تقویت ہو کر فلاح دارین حاصل ہو گی۔ اس لئے کہ ایسی ذات کا تصوّر کرنا جو تمام عیوب و نقائص صفات ذمیمہ خصائل رذیلہ و شنیعہ سے پاک ہو۔ باعث ایقان و اذعان ہے جب ایسی ہستی کی عبادت و

پرستش کی جائے تو عابد کو چاہیئے کہ ظاہر و باطن دل و جان ہمہ تن اسی کی طرف متوجہ ہو کر اس ذات میں مستغرق ہو۔ حدیث شریف میں ہے ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔ خدا کی عبادت اس طرح اور اس خیال سے کرو کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے اور اگر ایسی کیفیت حاصل نہ ہو تو یقین رکھ کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس مقام پر یہ امر قابل ذکر ہے کہ معرفت کے تین مرتبے اور درجے ہیں۔ علم الیقین۔ عین الیقین۔ حق الیقین۔ ان تینوں مرتبوں میں اعلیٰ درجہ حق الیقین کا ہے۔ پھر عین الیقین کا پھر علم الیقین کا۔ عبادت میں یقین ہونا لازمی ہے۔ حدیث پاک ہے۔ جس عبادت میں یقین اور حضور قلب نہ ہو، وہ نماز ایسی ہو گی جس طرح انسان کا جسم ہوتا ہے جس میں رُوح نہ ہو جو بالکل بیکار ہے یہی اس نماز کا بھی حال ہے۔ خدا ایسی نماز سے بچائے آمین۔ لہٰذا نماز میں حضور قلب اور یقین ہونا لازمی اور ضروری ہے جس درجے کا یقین اور حضور ہو گا۔ اسی درجے کا اجر اور ثواب بھی ملے گا۔ تامل صادق سے یہ حقیقت واضح ہو گی کہ وصف عبودیت باقی اوصاف کا مبدا سبب اور علت مادی ہے۔ اسی وجہ سے کلمہ شہادت میں وصف عبودیت کو وصف رسالت پر ذکر میں مقدم رکھا ہے۔ اس لئے کہ وصف عبودیت اور وصف رسالت میں تقدم ذاتیہ ہے جو سبب مسبب اور علت و معلول میں ہوا کرتا ہے۔ چونکہ علت معلول سے اعلیٰ اور اکمل ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ مقدم ہو گی۔ اسی وجہ سے سُبحانَ الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً میں عبودیت کو تعبیر اور عنوان کے لئے اختیار کیا گیا ہے۔

قرآن مجید کے تتبع اور احادیث نبوی کے استقراء سے معلوم ہوگا کہ وصف عبودیت اور تعبیر تعبد مقربین الٰہی اور محبوبان خدا کے لئے نہایت موزون تصور کیا گیا ہے۔ وصف عبودیت اپنے مصداق اور اعتبار سے کلی مشکک اور متفاوت ہے۔ اس لئے مقربین اور محبوبان کے درجے متفاوت ہوتے ہیں۔ ارشاد باری ہے **تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض الخ** یہ آیتِ کریمہ نص ساطعہ اور برہان قاطعہ ہے۔ اس بات پر مقربین ومحبوبان الٰہی متفاوت درجے رکھتے ہیں جب اوصاف خواہ جنس کی حیثیت رکھتے ہوں یا نوع کی حیثیت اپنے افراد پر صدق کے لحاظ سے متفاوت ہیں۔ اور کلی مشکک ہیں تو نفی عبادت۔ نفی معرفت، نفی ذکر، نفی شکر، تشخص کے مرتبے میں ہوگا۔ جنس اور نوع کے مرتبے میں نہ ہوگا فتامل

یہاں چار جملے ہیں ان کا ارتباط اور ان کی مناسبت آپس میں سبب ومسبب کی ہے کما **لا یخفی علی اللبیب الادیب**۔ یہ امر قابل فہم ہے کہ کمالاتِ عالیہ مدارج شامخہ مقامات رفیعہ عبادت سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں جو عبد بننے اور عبودیت پر موقوف ہے۔ عبد بنا نفس مطئنہ کے حصول پر موقوف ہے۔ بنا برین نفس مطمئنہ کا حاصل کرنا نہائت اہم اور غیر معمولی ہے نفس کی تین قسمیں ہیں نفس امارہ، نفس لوامہ، نفس مطمئنہ ان تینوں کی ذکر قرآن مجید میں ہے۔

(نفس امارہ) یہ ہے کہ نفس انسان کو ناکارہ کاموں پر آمادہ کرے جیسے لہو، لعب، حرص، لالچ، خودغرضی اور برائیوں پر آمادہ کرے۔ اس کے متعلق قرآن حمید میں ارشاد ہے **ان النفس لامارة بالسوء** یہ نفس مذموم کا درجہ ہے

(نفسِ لوّامہ) یہ ہے کہ نفس انسان کو حرکات ناشائستہ پر نادم بنا دے اور محاسبۂ حالات پر آمادہ کرے۔ اس درجہ کو صوفیائے کرام نے مراقبہ سے تعبیر کیا ہے۔ جو رقیب سے ماخوذ ہے۔ اس میں انسان اپنے کاموں کا محاسبہ کرتا ہے کہ کون کون کام بد کیا ہے تاکہ نیکی پر قایم رہے اور بُرائی سے دُور رہے اس کے متعلق قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ لا اقسم بالنفس اللوامہ نفس کا یہ درجہ ممدوح اور قابل ہے۔ (نفس مطمئنہ) وہ ہے کہ نفس برائیوں سے باز رہے اور نیکیوں پر قایم و دائم رہے۔ مثلاً کسی انسان کو زبان یا ہاتھ سے ضرر نہ پہنچائے ایذا نہ دے تکلیف نہ پہنچائے۔ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

تا توانی درون کس مخراش | کاندریں راہ خارہا باشد
کار درویش مستمند برآر | کہ ترا نیز کارہا باشد

ہر طرح سے مطمئن ہو خدا پر پورا پورا ایمان لائے اور حضرتِ محمدؐ کی رسالت پر پورا پورا ایمان رکھے مقربینِ بارگاہِ الٰہی کا پوری طرح محبت رکھے۔ یہ محبت جزو ایمان ہوگا یا لوازم ایمان۔ اِس لئے کہ ایمان میں دو مسلک ہیں ایک محدثین کا جس میں امام بخاری، امام شافعی، امام مالک، امام احمد حنبل اور جمہور محدثین علیہم الرحمہ شامل ہیں۔ دوسرا امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کا مسلک ہے کہ ایمان بسیط ہے۔ اعمال وغیرہ سے مرکب نہیں ہے۔ لہٰذا محبت مقربین الٰہی یا جزو ایمان ہے یا لوازم ایمان یہ تھے نفس مطمئنہ کے حالات تو یہ امور حاصل ہو کر اور ان پر کاربند رہ کر اس کو اطمینان ہو جاتا ہے کہ مجھے خداوند تعالیٰ راضی ہے

ہیں اس سے خوش ہوں اور مجھے خداوند کریم ہر کام میں کامیاب بنائے گا۔ نفس مطمئنہ کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد ہے یایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربك راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی و ادخلی جنتی اے اطمینان رکھنے والے نفس تو اپنے پروردگار کی جوار رحمت کی طرف چل اس طرح کہ تو پروردگار سے خوش اور پروردگار تجھ سے خوش ہو پھر ادھر چل کر میرے بندوں کے ساتھ شامل ہو کر جنت میں داخل ہو جاؤ۔ یہ آیۂ کریمہ عام ہے اور نفس مطمئنہ کو ہر وقت خطاب ہوتا ہے۔

سُبحَانَ اللّٰہِ الاَبدِیِّ الاَبَدِ سُبحَانَ اللّٰہِ الوَاحِدِ الاَحَدِ سُبحَانَ اللّٰہِ الفَردِ الصَّمَدِ۔ پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ ہمیشہ ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو حقیقت اور ماہیت اور اوصاف میں اکیلی اور یکتا ہے پاک ہے وہ ذات جو اکیلی اور بے نیاز ہے۔

سُبحَانَ اللّٰہِ رَافِعِ السَّمٰوٰتِ بِغَیرِ عَمَدٍ سُبحَانَ اللّٰہِ الَّذِی لَم یَتَّخِذ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا سُبحَانَ اللّٰہِ الَّذِی لَم یَلِد وَلَم یُولَد وَلَم یَکُن لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ پاک ہے وہ اللہ جس نے آسمانوں کو بغیر ستون کھڑا کر رکھا۔ پاک ہے وہ اللہ جس کی نہ عورت ہے اور نہ اولاد۔ پاک ہے وہ اللہ جو نہ کسی سے جنا اور نہ اس سے کوئی جنا اور نہ اس کے برابر کوئی ہے اور نہ اس کا کوئی ہم قبیلہ ہے۔ ردّ المحتار میں ہے کہ حضرت ابو حنیفۃ النعمان بن ثابت نے ایک کم سو مرتبہ خدائے تعالیٰ کو عالم رؤیا میں

دیکھا۔ ایک مرتبہ خیال آیا کہ میں اللہ تعالیٰ سے ایسی دُعا پوچھوں گا جس سے
تمام مخلوقات اس کے عذاب سے محفوظ رہیں گی اور نجات پائیں گی چنانچہ
پھر جب خداوند کریم کو عالم رویا میں دیکھا عرض کی کہ اے باری تعالیٰ مجھے ایسی
دُعا عطا فرمائیے جس کو پڑھ کر تمام مخلوق تیرے عذاب و عقاب سے نجات حاصل
کر سکیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ دُعا سکھائی سبحان الابدی الابد
سبحان اللہ الواحد الاحد سبحان اللہ الفرد الصمد
سبحان اللہ الذی بسط الارض علی ماء جمد سبحان
اللہ الذی خلق الخلق ولم ینس احد سبحان اللہ الذی
لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احد۔

سورۂ اخلاص کا مضمون یہاں پر ذکر ہوا ہے۔ سو اس وجہ سے سورۂ شریفہ
کے چند فضائل کی ذکر اختصاراً کی جائے گی۔ بخاری شریف میں ہے انہا تعدل
ثلث القرآن۔ سورۂ اخلاص قرآن مجید کے ایک تہائی کے برابر ہے تو جو شخص
سورۂ اخلاص کو تین مرتبہ پڑھے گا گویا اس نے ایک قرآن ختم کیا جس کی وجہ یہ ہے
کہ قرآن مجید مضمون کی لحاظ سے تین حصوں پر منقسم ہے۔ توحید۔ احکام۔ امثال۔
قل ھو اللہ احد میں توحید ہے جو ایک تہائی ہے۔ لہٰذا تین بار پڑھنے
سے پورا قرآن مجید ہوا۔ بخاری شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں فوج کے ایک جرنیل کی شکایت کی گئی کہ وہ جب نماز پڑھا کرتا تھا تو وہ ہر رکعت
میں سورۂ فاتحہ اور دیگر کوئی سورہ اور قل ھو اللہ احد پڑھا کرتا تھا۔ یہ فعل

اس نے نیا ہی کیا ہے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس شخص سے دریافت کرو کہ ایسا کیوں کرتا ہے جب اُس جرنیل سے پوچھا گیا اس نے جواب دیا کہ مجھے اس سورہ سے محبت ہے کیونکہ اس میں توحید ہے۔ جب حضور اکرمؐ سے اس جرنیل کا جواب عرض کیا گیا تو انہوں نے فرمایا اخبروہ ان اللہ یحبہ یعنی اس کو خبر دے دو کہ خداوند تعالیٰ نے تمہیں اپنا محبوب بنا لیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے:۔

(۱) من قرأ ھذہ السورۃ مائۃ مرۃ لہ یکن لہ یوم القیمۃ مقام الافی یمین الجنۃ۔ یعنی جو شخص سورہ اخلاص سو بار پڑھے۔ اس کی جگہ قیامت کے روز جنت کے دائیں طرف ہو گی۔

(۲) من قرأ ھذہ السورۃ خمسین مرۃ کتب اللہ لہ خمسین الف حسنات ویمحو عنہ خمسین الف سیئات ویرفع لہ خمسین الف درجات۔ جو شخص قل ھو اللہ پچاس مرتبہ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو پچاس ہزار نیکیاں نامۂ اعمال میں لکھے گا اور پچاس ہزار برائیاں نامۂ اعمال سے مٹائے گا اور پچاس ہزار درجے بلند کرے گا۔

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ۔ پاک ہے وہ ذات جو بادشاہ ہے پاک ہے وہ ذات جو ظاہری ملک اور باطنی ملک کا خالق و مالک ہے اور تمام عیوب سے پاک اور نقائص سے منزہ اور مبرا ہے۔

(قدوس) قدس سے ہے جس کا وزن ہے فعّول۔ اس کے معنی ہیں پاک ہونا۔ بابرکت ہونا۔ پاک ہونا بیان کرنا۔ پاک کرنا۔ (مُلک) بضمہ وہ عالم ہوتا ہے جس کا

ادراک حواس ظاہرہ سے ہو سکے جیسے عالم مشاہدہ (ملکوت) اس عالم کو کہتے ہیں
جس کا ادراک حواس سے نہ ہو سکے جیسے بہشت اور اُس کے حالات۔ دوزخ اور
اُس کے حالات۔ قیامت اور اُس کے واقعات اور ہر قسم کے واقعات کا علم۔
ملکوت کے معنی بادشاہی عزت۔ قدرت ہے۔ عالم بالا کے قدسیوں کا علاقہ علم کی
۲ دو قسمیں ہیں علم ظاہری۔ علم باطنی جو علم ادراک حواس سے ہو۔ اس کو علم ظاہری
علم ملک، علم شہادت کہا جاتا ہے اور جو ادراک حواس سے نہ ہو۔ اس علم کو علم باطنی
علم غیب۔ علم ملکوت کہا جاتا ہے۔ علم غیب کی ۲ دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ علم غیب جس پر
شریعت غرا نے دلیل قایم کی ہو جیسے بہشت اور اس کے حالات۔ دوزخ اور
اُس کے حالات۔ قیامت اور اس کے واقعات اور ہر قسم کے علم جن چیزوں
کے علم پر شریعت غرا نے دلایل قایم کئے ہوں۔ اس علم کو علم غیب نہیں کہا جائے گا
ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب سے یہی مراد ہے اگرچہ
لغت کے اعتبار سے غیب کہا جائے گا لیکن اصطلاع میں نہیں۔ دوسرا وہ غیب جس
کے علم پر شریعت غرا نے کوئی دلیل قائم نہیں کی ہو جس کے بارے میں قرآن مجید
میں ارشاد ہے۔ وعندہ مفاتیح الغیب لا یعلمھا الا ھو یہ علم خاص
خدا کے لئے ہے مخلوق اس سے خالی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر مایقول سبحان اللہ ذی
الملک والملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ والقدس
دوسری حدیث شریف میں ہے کان یقرء بعد الوتر سبحان الملک

القدوس ۔ (جامع الصغیر)۔

واضح رہے کہ علم بمعنی دانستن کی ۲ دو قسمیں ہیں حصولی، حضوری، حصولی وہ ہوتا ہے جو اکتسابی اور کسبی نہ ہو جیسے ہم چیزوں کا علم مختلف ذرائع سے حاصل کر سکتے ہیں حضوری وہ ہوتا ہے جو مختلف ذرائع سے حاصل نہ ہو۔ اکتساب کو اس میں دخل نہ ہو۔ علم حصولی کی ۲ دو قسمیں ہیں حصولی قدیم حصولی حادث حصولی قدیم جیسے عقول عشرہ کا علم ممکنات پر حصولی حادث جیسے ممکنات کا علم دیگر ممکنات پر حضوری کی بھی ۲ دو قسمیں ہیں حضوری قدیم حضوری حادث حضوری قدیم جیسے ذات باری کا علم اپنی ذات اور دیگر اشیاء پر حضوری حادث جیسے ممکنات کا علم اپنی ذات اور صفات پر تو کل چار اقسام ہوئے حصولی قدیم حصولی حادث۔ حضوری قدیم حضوری حادث۔ یہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ علماء کے بھی چار قسمیں ہیں۔ صوفی متکلمین۔ اشراقی مشائی۔ (۱) صوفی وہ عالم ہے کہ اشراق نوری اور صفائی قلب سے اشیاء اور غیروں کو جانے اور آسمانی کتابوں کا قائل اور معتقد ہو (۲) متکلم وہ عالم ہوتا ہے جو اکتساب اور کسب سے چیزوں کو جانے اور آسمانی کتابوں کا قائل اور معتقد ہو (۳) اشراقی وہ عالم ہے جو اشراق نوری اور صفائی قلب سے چیزوں کو جانے اور آسمانی کتابوں کا قائل اور معتقد نہ ہو۔ (۴) مشائی وہ عالم ہے جو کسب و اکتساب سے چیزوں کا علم حاصل کرے اور آسمانی کتب کا قائل اور معتقد نہ ہو۔ اس بحث سے واضح رہے کہ علم غیب کسبی نہیں ہوگا۔ کما لا یخفی لمن لہ مسکۃ فی المنطق۔

سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْهَیْبَۃِ وَالْجَلَالِ وَالْجَمَالِ وَالْکَمَالِ وَالْبَقَآءِ وَالثَّنَآءِ وَالضِّیَآءِ وَالْاٰلَاءِ وَالنَّعْمَآءِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ: پاک ہے وہ ذات جو قوت والی عظمت والی۔ تدبیر والی۔ جو کتا رہنے والی۔ غالب۔ خوبی والی۔ پوری میزان لگانے والی ہمیشہ زندہ رہنے والے۔ قابل تعریف۔ نور اور روشنی والی۔ باطنی یقین بخشنے والی، ظاہری یقین دینے والی۔ بڑے رتبہ والی طاقت ور ہے پاک ہے وہ ذات جو بادشاہ ہے۔ ہمیشہ زندہ ہے جو کبھی سوتی نہیں اور کبھی مرے گی نہیں۔ اے انسانوں، ملائکوں اور روح کے پروردگار تو عیوب اور نقائص سے منزہ اور مبرا ہے (العزۃ) اس کے معنی ہیں محبوب ہونا۔ قوی ہونا۔ ضعیف ہونا۔ قلیل ہونا۔ تعظیم کرنا۔ مدد کرنا۔ معزز بنانا۔ محبت کرنا۔ (العظمۃ) اس کے معنی تعظیم و توقیر کرنا۔ بڑا ہونا۔ دشوار ہونا۔ باعث مشقت ہونا۔ تکرار کرنا (القدرۃ) قوی تدبیر کرنا۔ اندازہ کرنا۔ تعظیم کرنا۔ تقسیم کرنا۔ نان و نفقہ میں تنگی کرنا۔ جمع کرنا۔ وقت معین کرنا۔ وقت معین ہونا۔ فیصلہ دینا۔ حکم لگانا۔ تیار کرنا۔ معاملہ کی درستی میں غور و فکر کرنا۔ (الھیبۃ) ڈرنا۔ ڈرانا۔ بچنا۔ چوکنا رہنا۔ خوفناک ہونا۔ متکبر ہونا۔ گھبراہٹ پیدا ہونا۔ بے قرار ہونا (الجلال) تعظیم کرنا۔ قوی ہونا۔ کمزور ہونا۔ غالب ہونا۔ بڑے مرتبہ والا ہونا۔ بڑے جسم والا ہونا (الجمال) خوبصورت ہونا۔ احسان

کرنا۔ خوبی والا ہونا (الکمال) پورا ہونا۔ حساب میں میزان لگانا۔ اخلاق میں کامل ہونا۔ اوصاف میں جامع ہونا (الالاء) باطنی نعمتیں (الکبریاء) کبر سے ہے۔ بڑے مرتبہ والا ہونا۔ غالب ہونا۔ غلبہ کرنا۔ دشوار ہونا۔ متکبر ہونا غرور کرنا۔ بڑا شمار ہونا۔ سخت۔ اوصاف میں بڑا ہونا (الجبروت) مجبوری پیش آنا۔ مجبور ہونا۔ ٹوٹی ہڈی درست ہونا۔ غنی ہونا۔ قدرت والا ہونا۔ عظمت والا ہونا۔ (سبوح) فعولٌ کا وزن ہے سبح سے ہے۔ اپنی معاش کے لئے تصرف کرنا۔ آرام لینا۔ سونا۔ دور تک نکلنا۔ فارغ ہونا۔ بہت کام کرنا۔ کھوج لگانا۔ تیرنا۔ تسبیح پڑھنا۔ سُبحَانَ اللہ کہنا۔ خداوند کریم کی پاکی بیان کرنا۔ اس کا مادہ زیادہ تر باب تفعیل سے ہوتا ہے اور مجرد سے کم مستعمل ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ کان یقرء رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اکثر الاوقات سُبحان اللہ ذی الملک و الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ والعزۃ والھیبۃ والکمال والجلال والجمال والثناء والبقاء والالاء والنعماء (کنز العمال) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر اوقات میں دعاء مذکورہ پڑھا کرتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ان اھل السماء الدنیا یقولون سُبحان ذی الملک والملکوت۔ واھل السماء الثانیۃ یقولون سُبحان الحی الذی لا یموت ولا ینام سبوح قدوس ربنا۔ واھل السماء الثالثۃ یقولون

سُبحَان الملك القدوس وَالجبروت سبوح قدوس ربّنا ورب السّمٰوت وَاهل السّماء الرابعة يقولون سُبحَان ذی العزة وَالهیبة والثناء وَاهل السّماء الخامسة يقولون سُبحَان ذی الجبروت وَالملکوت والکبریاء۔ وَاهل السّماء السادسة یقولون سُبحَانَ الحی الذی لایموت وَلا ینام وَالعزة والعظمة سُبحَانَ الله وَالحمدُ لله وَلا اِلٰه اِلّا الله وَالله اکبر وَلاحول وَلا قوة اِلّا بالله العلی العظیم۔ خدائے تعالیٰ پاک ہے مستحق تعریف ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ سب سے بڑا ہے اور اس کے سوا کوئی طاقت دینے والا مددگار نہیں ہے وہ برتر اور بڑا ہے۔ حدیث شریف میں ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احب الکلام الی الله خمس کلماتٍ سبحَان الله وَالحمدُ لله وَلا اله الّا الله وَالله اکبر وَلا حَول وَلا قوة الّا بالله العلی العظیم لایضرك بایتهن بدأ (مسلم۔ ترمذی) وهی افضل الکلام وَهی من القرآن (مسند احمد)۔ یغرس لك بکل واحد شجرة فی الجنة (ابن ماجه۔ حاکم) وهن الباقیات الصالحات (نسائی) وهن من کنوز الجنة (طبرانی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کلمے خدائے تعالیٰ کے نزدیک پیارے ہیں۔ بہترین کلام ہیں۔ قرآن پاک میں سے ہیں ہر ایک کلمے کے عوض جنت میں

ایک درخت لگایا جاتا ہے۔ یہ کلمات باقیات صالحات ہیں جنت کے خزانے سے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سُبحان اللہ اعظم من احد والحمد للہ اعظم من احد ولا الٰہ الا اللہ اعظم من اُحدٍ واللہ اکبر اعظم من اُحدٍ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ اعظم من اُحدٍ (بزار) ہر ایک کلمہ احد پہاڑ سے زیادہ عظمت اجر اور ثواب کھتا ہے۔ حضرت ابنِ مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لقیتُ ابراھیم علیہ السلام لیلۃ اسری بی فقال یا محمد اقرء امتك منی السلام واخبرھُم ان الجنۃ طیبۃ التربۃ عذبۃ الماء وانھا قیعان وان عزاسھا سُبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر (ترمذی)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے رسول اللہؐ سے فرمایا آپؐ اپنی اُمت کو میری طرف سے سلام کہہ دیں اور انہیں خبر دیجئے کہ جنت عمدہ مٹی والا ہے۔ میٹھا پانی والا ہے۔ خالی چٹیل میدان ہے اس میں کوئی درخت نہیں ہے اپنے لئے اس میں درخت لگا دو اس کے درخت کلمات مذکورہ ہیں۔ حدیث شریف مذکورہ سے ثابت ہے کہ جنت ایک خالی بہترین علاقہ اور میدان ہے۔ جس کے درخت ہمارے نیک اعمال اور اذکار ہیں۔ دوزخ بھی خالی علاقہ ہے جس کی آگ ہمارے اعمال سیئہ (بداعمال) ہیں۔ اقبال علیہ الرحمہ نے خوب فرمایا ہے ؎

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

تمام ثواب اور اجر حاصل کرنے کے لئے اور تمام گناہ معاف ہونے کے لئے ایک نسخہ حضرت فخر موجودات رحمت عالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچے حضرت عباس کو تجویز فرمایا وہ صلوٰۃ تسبیح ہے۔ اور ہوسکے تو ہر روز ورنہ ہفتہ میں ایک دفعہ اگر نہ ہوسکے تو مہینہ میں ایک دفعہ اگر نہ ہوسکے تو سال میں ایک دفعہ اگر نہ ہوسکے تو اپنی عمر میں ایک دفعہ یہ نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ تمام اجر و ثواب عطا کریگا۔ اور تمام گناہ معاف کرے گا۔ (طریقہ نماز یوں ہے)

چار۴ رکعت نفل شروع کرے۔ سورۂ فاتحہ اور ضم سورہ کے بعد بحالت قیام پندرہ ۱۵ مرتبہ کلمۂ تمجید پڑھے۔ پھر رکوع میں بعد تسبیح مسنون کلمہ تمجید دس۱۰ مرتبہ پڑھے۔ پھر قومہ میں سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد دس۱۰ مرتبہ کلمہ تمجید پڑھے۔ پھر سجدہ میں تسبیح مسنون کے بعد کلمہ تمجید دس۱۰ بار پڑھے پھر جلسہ میں دس۱۰ بار کلمہ تمجید پڑھے۔ پھر سجدۂ ثانیہ میں بعد تسبیح مسنون دس۱۰ بار پڑھے۔ سجدۂ ثانیہ سے فارغ ہو کر قیام سے پہلے کلمۂ تمجید دس۱۰ بار پڑھے یہ کل پچھتر ۷۵ بار ہوئے۔ چار رکعتوں میں تین سو بار ہوئے (مشکوٰۃ)

خداوند کریم ہر مسلمان کو صلوٰۃ تسبیح پڑھنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔ اے اللہ تو ہی

بادشاہ برحق ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ یہ مکمل اقرار ہے خداوند کریم کی توحید اور اس کی بادشاہت پر حدیث شریف

بروایت حضرت ابو ہریرہؓ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِنَّ لِلّٰہِ تسعۃ وتسعین اسماء مائۃ الا واحدۃ من احصاھا دخل الجنۃ۔
خدائے تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ جو ایک گونہ ان اسمار کے ماخذوں اور منبعوں کو اپنے میں حاصل کرے وہ جنت میں داخل ہوگا من احصاھا دخل الجنۃ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس احصاُ پر دخول جنت کا ترتب فرمایا ہے وہ احصاُ بمعنی مذکور ہے۔ احصائے کے چند معانی ہیں۔ شمار کرنا۔ طاقت رکھنا۔ یاد کرنا۔ عقلمند ہونا۔ کامل الرائے ہونا۔ اوصاف کاملہ سے موصوف ہونا۔ حدیث شریف کے آخری جزء میں جو شرط و جزا کی صورت میں ہے۔ اس کے معنی یہ ہونا مناسب ہے کہ جو شخص اپنے میں ان اسماء مبارکہ کے معانی و ماخذ و منبع حاصل کرے گا وہ دخول جنت کا مستحق ہوگا۔ باقی معانی پر یہ ترتب درست نہ ہوگا۔ فتامل۔
(یا اَللّٰہُ) یہ لفظ مشتق ہے یا جامد بیان ہو چکا ہے۔ اسماء باری تعالیٰ اور صفات باری تعالیٰ کا اثر نفس انسان پر اس کے مناسب ہوتا ہے۔ جیسے قہار کا اثر تحزین و غمگینی ہے۔ رحمان کا اثر ترحم اور مہربانی ہے۔ اسمار جمال کا اثر تطریب ہے اور اسماء کمال کا اثر اعتدال ہے۔ اسماء و صفات باری تعالیٰ ایک ایک عالم پر حاوی ہیں۔ فتوحات مکیہ ابن عربی اندلسی ملاحظہ کیا جائے۔ یہ ذہن نشین کرنا ضروری ہے کہ اللہ ایسی ذات کا نام ہے جو واجب الوجود ہے۔ تمام صفات کاملہ کا جامع ہے اور عیوب و نقائص سے پاک ہے۔ ایسی ہستی کا ہر وقت اور ہر لحظ تصور کرنا اور اذعان اور یقین رکھنا لازمی ہے۔ عبادت جلوت و خلوت میں حاضر و ناظر جاننا واجب ہے

ان تعبد اللّٰہ کانک تراہ عبادت کا مغز ہے۔ غیر کا تصور ایسی حالت میں آفتاب کے سامنے چراغ کا ہونا ہے۔ ہر وقت حاضر و ناظر جاننا اور تصور کرنا اس کے ہستی و دبدبہ اور الوہیت کے تصور سے کسی وقت کا خالی ہونا ہلاک کا باعث ہے۔

یہاں تصور شیخ کا ذکر کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ بعض صوفیائے کرام نے اصلاح نفس کے لئے تصور شیخ کا مسئلہ ایجاد فرمایا ہے۔ جیسے کئی نسخے دو ضربی سہ ضربی چہار ضربی شش ضربی وغیرہ ذالک ایجاد فرمائے ہیں جس سے اصلاح نفس مقصد ہے جو کتب تصوف سے بخوبی واضح ہوگا۔

تصور شیخ یوں ہوتا ہے کہ جس مرشد کامل سے دست بیعت ہوئی ہو۔ اس کا تصور اور خیال دل میں اس طرح جمانا کہ ہر وقت وہی زیر نظر رہے تاکہ دلجمعی اور تسکین قلب یا منت میں مکمل طور حاصل ہو جائے۔ یہ تجویز اصلاح نفس کے لئے بہتر ہے بشرطیکہ افراط و تفریط سے خالی ہو۔ میرے نزدیک تصور شیخ کا نعم البدل تصور نقشہ اللّٰہ ہے جس کی صورت یوں ہوگی۔ نقشہ اللّٰہ مداومت سے سامنے رکھے۔ انشاءاللہ عبادات میں جلدی دلجمعی حاصل ہوگی جو تصور شیخ سے بدرجہا بہتر ہے اور ماھذہ التماثیل التی انتم لھا عکون کے تشبہ سے محفوظ رہے گا۔ چونکہ تصور شیخ کا مدار بیعت پر ہے۔ لہذا بیعت کی تعریف اور اقسام بیان ہوں گے۔

(اقسام بیعت) بیعت اسلام۔ بیعت ہجرت۔ بیعت جہاد۔ بیعت خلافت، بیعت تقویٰ۔ بیعت اطاعت۔ بیعت اصلاح۔ یہاں بیعت اصلاح بیان کرنا مقصود ہے وہ یوں ہے کہ پیر کامل سے معاہدہ اس پر ہو کہ تمام اوامر کو بجا لائے گا اور تمام

نواہی سے اجتناب کرے گا۔ اس معاہدہ کو بیعت اصلاح کہا جاتا ہے۔ اس معاہدہ کے تاکید کے لئے تصورِ شیخ کا نسخہ تجویز کیا گیا ہے۔ بیعتِ اصلاح حدیث شریف سے ثابت ہے کہ ایک روز صحابۂ کبار حضور پرنور کے پاس تھے تو حضور نے فرمایا۔ اے لوگو میری بیعت کرو۔ اور مجھ سے معاہدہ کرو کہ ہم شرک نہ کریں گے۔ چوری نہ کریں گے زنا نہ کریں گے۔ اولادوں کو نہ ماریں گے۔ بہتان تراشی نہ کریں گے۔ نافرمانی نہ کریں گے اور ہر امر معروف میں اطاعت کریں گے۔ (مشکوٰۃ) اس پر سب حضرات نے بیعت کی۔ یہ بیعت ہمیشہ جاری ہے اور مسنون ہے۔ ہاں مرشد کامل کا ہونا ضروری ہے۔ مولانا رومؒ کا ارشاد ہے ؎

اے بسا ابلیس آدم روی ہست　　　پس بہر دستے نباید داد دست

قول الجمیل حضرتِ شاہ ولی اللہ صاحب۔ قصد السبیل حضرتِ مولانا اشرف علی صاحب ملاحظہ کیا جائے جو موجب اصلاح ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسمائے حسنیٰ جیسے اللہ، الرحمٰن۔ صفات تین قسم ہیں (صفاتِ ثبوتیہ) جیسے عالم ہونا۔ موجود ہونا۔ (صفاتِ سلبیہ) جیسے لامکان۔ لاجسم۔ (صفاتِ اضافیہ) جیسے قبلیت، بعدیت افعال جیسے تخلیق۔ ترزیق۔ تملیک یہ غیر محصور ہیں۔ پھر ننانوے میں حصر کیوں کر درست ہوگا۔ جواب یہ ہے کہ یہاں ذکر ان اسماء و اوصاف کا کرنا ہے جن کے احصاء اور ماخذ حاصل ہونے پر دخول جنت کا جزا مترتب ہوگا۔ لہٰذا یہ سوال ہی پیدا نہ ہوگا۔ لفظ اللہ کا اثر بندہ پر یوں ہو کہ اس کا تعلق اپنے مولیٰ کی ساتھ یوں ہو۔ جیسے بچہ اپنی ماں سے کرتا ہے اپنا دل اس میں مستغرق اور اپنے آپ کو اس میں محو کردے، اور

اسی سے اُمید رکھے ہر طریق میں اسی سے وابستگی رکھے (خاصیت) بعد نماز ہزار بار پڑھنے سے صاحب کشف ہوگا۔ مکمل دلجمعی ہوگی۔ بعد نماز ہزار بار پڑھنے میں مداومت کرنے سے تجلیات باری تعالیٰ میں مستغرق ہو کر فتجلی لکل شیٔ کا معنون ہوگا۔ پڑھنے والے حشر ابرار کے ساتھ ہوگا۔ مذکور پڑھنے والا جس حاکم کے پاس جائے گا مہربان ہوگا۔ یہ لفظ اسمِ ذات ہے۔ باقی اسماء صفاتی ہیں۔ لفظ اللہ تمام صفات کا جامع ہے۔ باقی اسماء ایک ایک صفت پر شامل ہے تمام وظائف سے لفظ اللہ کا وظیفہ بہتر ہے جس کا حضرت موسیٰؑ کو ارشاد ہوا۔ لفظ اللہ غیر خدا پر اطلاق نہ ہوگا۔ باقی اسماء ہو سکتے ہیں۔ لفظ اللہ میں ہمزۂ وصل ہے۔ ندا کے وقت ہمزۂ قطعی ہو جاتا ہے۔ لفظ اللہ کا نقش اور تصور جمانے اور راسخ کرنے سے دوسرے تصوروں اور نقشوں سے استغناء ہوگا۔ جو شخص یَا اللّٰہُ یَا هُوَ الَّذِی لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ایک ہزار بار ہر روز بعد صبح پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو ایمانِ کامل عطا فرمائے گا اور قبر پُر نور ہوگی۔ جو شخص یَا اللّٰہُ یَا هُوَ الَّذِی لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ تنہا جمعہ کے روز دو سو بار پڑھے گا جو مطلوب اور مقصود ہوگا وہ بفضلہ تعالیٰ حاصل ہوگا۔ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔ یہ تیرہ خاصیات ہیں هٰذِهٖ ثَلَاثَةَ عَشَرَ خَوَاص اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ۔ یہ دو لفظ رحمت سے مشتق ہیں اور مبالغہ کے لئے ہیں۔ رحمان میں رحیم سے زیادہ مبالغہ ہے۔ یہ کمیت اور کیفیت دو اعتبار سے ہوتا ہے کمیت کے اعتبار سے یوں کہا جائے گا۔ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا اس لئے کہ یہ مومن اور کافر پر

مساوی طور دو صنفوں کو شامل ہے یا رحیم الاخرۃ مومن کو شامل ہے کافر کو نہیں اور کیفیت کے اعتبار سے یوں کہا جائے گا۔ یَا رَحْمٰنُ الدنیا والاخرۃ اس لئے کہ دنیا کی نعمتیں بعض بڑی اور بعض چھوٹی ہوتی ہیں اور آخرت کی نعمتیں سب بڑی ہوتی ہیں۔ چھوٹی وہاں کوئی نہیں ہے۔ یَا رحیم الاخرۃ اس وجہ سے کہیں گے کہ وہاں کی نعمتیں اگرچہ سب سے بڑی ہیں لیکن مجموعۂ دنیا و آخرت کی نعمتوں کے اعتبار سے کم ہیں تو ثابت ہوا کہ کمیت اور کیفیت دونوں اعتبار سے رحمان میں رحیم سے زیادہ مبالغہ ہے ہونا بھی چاہیئے۔ اس لئے کہ رحمان میں رحیم سے حروف زیادہ ہیں۔ زیادتی حروف زیادتی معنی پر دلالت کرتے ہیں جیسے بیان ہو تبیان میں جبکہ زیادتی لفظ زیادتی معنی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے فصم قِصم قِضم میں تامل صادق سے معلوم ہوگا۔

رحمان کو رحیم سے ترتیب میں ۲ دو وجہ سے مقدم کیا گیا ہے۔ ورنہ اقتضائے عقلی اس کے عکس کا تھا۔ اول یہ کہ رحمتِ دنیا رحمت آخرت سے طبعی طور مقدم ہے لہٰذا ترتیب لفظی کے اعتبار سے بھی مقدم کیا گیا ہے۔

واضح رہے کہ تقدم کی پانچ قسمیں ہیں۔ تقدّم ذاتی جیسے علت کا تقدم معلول پر۔ تقدَم طبعی جیسے باپ کا تقدم بیٹے پر۔ تقدَم زمانی جیسے آدم کا تقدم عیسیٰ پر۔ تقدم رتبی جیسے صفت اوّل کا تقدم صفت ثانی یا صفت ثالث پر۔ تقدَم شرفی جیسے ابوبکر صدیق رضؓ کا عمر فاروق رضؓ پر۔ دوسری وجہ یہ کہ رحمان کا اطلاق خدا کے سوا اور کسی پر نہیں ہوتا تو یہ علَم جیسا ہوا اس بنا پر رحمان کو رحیم پر مقدم کیا گیا ہے

کیونکہ علم صفت سے مقدم ہوا کرتا ہے بعض حضرات نے کہا رحمان وہ ہوتا ہے جو تمام گناہ اور عیوب پر ستر کرے۔ رحیم وہ ہوتا ہے جو گناہ بخش دے اور نقائص معاف کردے۔ بعض حضرات نے کہا ہے رحمان وہ ہوتا ہے جب اس سے کچھ مانگے بلا روک دیدے۔ رحیم وہ ہوتا ہے جب اس سے نہ مانگیں وہ ناراض ہو جائے۔ بعض حضرات نے یوں کہا ہے کہ رحمان وہ ہوتا ہے جو عذاب سے بچائے۔ رحیم وہ ہوتا ہے جو ہر طرح سے راحت پہنچائے۔ ان تینوں کلموں میں نہایت لطافت ہے۔ لفظ اللہ سے قدرت اور لفظ رحمان سے نعمت اور لفظ رحیم سے عصمت تو ثابت ہوا۔ قادر ہونا منعم ہونا۔ پاک ہونا خدائے تعالیٰ میں ہی منحصر ہے۔ الرحمٰن الرحیم کا اثر بندہ پر یہ ہونا چاہیئے کہ ہر شخص مخلوق خدا پر مہربان ہو سب مخلوق پر نظر رحمت رکھے مکمل بھروسہ خدا پر رکھے۔

خاصیت: جو شخص ہر نماز کے بعد سو بار یا رحمٰن یا رحیم پڑھے گا اس پر کبھی نسیان غفلت۔ قساوت قلبی اور سختی دل پیش نہ آئے گی کیونکہ یہ مادہ رحمت کے خلاف ہوگا۔ جو شخص ہر نماز کے بعد ایک سو بار الرحمٰن پڑھے گا۔ تمام مخلوق خدا اس پر مہربان ہو گی۔ جب کسی صاحب کو کوئی مشکل کام پیش آئے تو تین ہزار بار الرحمٰن کا وظیفہ پڑھے انشاء اللہ المستعان حل مشکل ہوگا۔ دینوی درجات و کمالات حاصل کرنے کے لئے الرحمٰن کا وظیفہ کارآمد ہوگا۔

یَا مَلِکُ۔ ملک بفتح میم و کسر لام بمعنی بادشاہ۔ یہ وہ ذات ہے جو دونوں جہاں کا بادشاہ حقیقی اور مالک و متصرف ہے۔ تمام کائنات اس کے قبضہ قدرت

میں ہے ؎

بقدرت نگہدار بالا و شیب — خداوند دیوان روز حسیب
پرستار امرش ہمہ چیز و کس — بنی آدم و مرغ و مور و مگس
نہ مستغنی از طاعتش پشت کس — نہ بر حرف او جای انگشت کس
اگر درد ہد یک صلائے کرم — عزازیل گوید نصیبے برم
بتہدید گر برکشد تیغ حکم — بمانند کروبیاں صم و بکم
مراو را رسد کبریا و منی — کہ ملکش قدیمست ذاتش غنی

بندے پر اس کا اثر یہ ہونا چاہیئے کہ اپنے آپ کو خدا کی طرف محتاج سمجھے اور دوسروں سے مستغنی رہے۔

خاصیت:۔ جو شخص لفظ مَلِک کا ورد مداومت اور استقلال سے رکھے گا وہ ملوکیت دینوی یا اخروی سے محفوظ اور فائدہ مند رہے گا حضرت خضرؑ سے مروی ہے کہ جس مرض کی شفا کے لئے ذیل کی دعا ایک سو بار پڑھی جائے انشاء اللہ جلد ہی شفا پائے گا۔ دعا یہ ہے:۔ اَللّٰھُمَّ انت الملک الحق الذی لا الٰہ الّا انت یا اللہ یا سلام یا کافی فی المھمّات۔ آخر میں شفاء القلوب تین مرتبہ پڑھے جو شخص دو سو بیس بار دوپہر کے وقت یا ملک پڑھے گا۔ خدائے تعالیٰ اُس کو صفائی قلب اور تونگری عطا کرے گا اور آفات دینوی اور اخروی سے محفوظ اور مامون رہے گا۔

یَا قُدُّوسُ اے عیوب و نقائص حدوث و امکان سے پاک اور منزّہ۔

بری دانش از تہمت ضد و جنس غنی بلکش از طاعت جن و انس

اس کا اثر بندہ پر یہ ہونا چاہیئے کہ تمام ارادوں کو بشری خواہشوں سے پاک رکھے کوئی خواہش سوائے رضائی خدا۔ بقائے خدا۔ قرب خدا نہ رکھے۔

خاصیت، جو شخص کتالیس جمعوں کو نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد روٹی پر یاقدوس یا سبوح لکھ کر کھاوے انشاء اللہ ملکوتی صفات پیدا ہو کر فرشتوں کی سی کیفیات اس میں پیدا ہوں گے۔ جو شخص ہر روز زوال کے وقت یاقدوس کا وظیفہ اکتالیس روز کرے گا انشاء اللہ صفائی دل ہو کر صاحب کشف ہو گا جس شخص کو دشمن درپے ایذا ہو گا تو وظیفہ یاقدوس پانچسو بار پڑھ کر اِدگرد دم کرے انشاء اللہ دشمن کی دشمنی ختم ہو گی یا بذات خود دشمن ہی ختم ہو گا اسی نیت سے پڑھے۔ اگر مسافر سفر میں یاقدوس پر مداومت کرے گا تو بفضلہ تعالیٰ اس پر تھکاوٹ وعاجزی پیش نہ آئے گی۔ تین سو ایس بار یاقدوس شیرینی پر پڑھ کر دشمن کو کھلاوے، وہ دشمن مہربان ہو گا جو شخص سبوح قدوس رب الملئکۃ والروح ایک سو پچاس بار پڑھ کر پھر روٹی پر لکھ کر کھلاوے انشاء اللہ تمام آفات سے محفوظ رہے گا۔ رجوع بخدا کا دروازہ کھل جائے گا۔

یا سلام۔ اے سلامتی دینے والے۔ اے عیوبوں اور نقصان سے پاک۔ بندہ پر اس کا اثر یہ ہونا چاہیئے۔ بندہ بے عیب ہو اور کسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور کسی کو ایذا نہ پہنچائے۔

خاصیت:۔ جو صاحب ایک سو پندرہ بار یا سلام پڑھ کر دم کرے گا۔

خدائے تعالیٰ بیمار کو شفا بخش کر صحت عطا فرمائے گا۔ جو صاحب یَاسَلَامُ کا وظیفہ مداومت سے پڑھا کرے گا۔ اس پر کسی کا ڈر نہ ہوگا۔ اور نہ کسی کی ایذا اس پر اثر انداز ہوگا۔ جو صاحب یَاسَلَامُ کا وظیفہ مداومت سے رکھے گا۔ انشآء اللہ تعالیٰ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

یَامُؤمِنُ۔ امن سے ہے۔ اے سلامتی دینے والے۔ اے عیوبوں اور نقصانوں سے پاک۔ بندہ پر اس کا اثر یہ ہونا چاہیئے بندہ بے عیب ہو کسی کو تکلیف ایذا نہ پہنچائے۔

خاصیّت:۔ جو صاحب یامومن کا وظیفہ مداومت سے کرتا رہے گا وہ شیطان کے اثر اور غلبہ سے محفوظ رہے گا۔ جو صاحب یامؤمن کا وظیفہ پڑھتا رہے گا۔ انشآء اللہ مخلوق خدا اس کی مطیع ہوگی۔ جو صاحب ہر نماز کے بعد ایک سو گیارہ بار یَامُؤمن پڑھتا رہے گا۔ اس پر کسی کا غلبہ نہ ہوگا۔ اور جس حاکم کے پاس جائے گا وہ مہربان ہو۔

یَامُھَیْمِنُ۔ اے منتظم کائنات۔ گواہ بننا۔ بے خوف رہنا۔ رقیب ہونا نگہبان ہونا۔ پوری حفاظت کرنا۔ منتظم ہونا۔ مراقبہ ہونا۔ بندہ پر اس کا اثر یہ ہونا چاہیئے کہ بندہ مراقبہ کر کے اپنے احوال پر پوری نظر ڈالے اور دل سے محاسبہ لیا کرے۔ اور اپنے حالات و اسرار پر نگہبان رہے۔

خاصیّت:۔ جو صاحب کشف قبور اور مردوں کے حالات پر واقف ہونا چاہیے وہ ہر روز غسل کر کے رُو بقبلہ بیٹھ کر یَامھیمن کا وظیفہ اکتالیس روز ہر روز پندرہ سو بار پڑھے۔ انشآء اللہ کشف قبور حاصل ہوگا۔ جو صاحب تمام آفات

سے محفوظ رہنا چاہیے وہ ہر روز بعد نماز یَا مُھَیمِن کا وظیفہ کرتا رہے تعداد تین سو بار ہوگی۔ انشاءاللہ تمام آفات سے محفوظ رہے گا۔

یَاعَزِیْزُ۔ اے عظمت والے۔ اے غالب۔ اے بے مثل۔ بندہ پر اس کا یہ اثر ہونا چاہیئے کہ بندہ اپنے نفس کے خواہشات پر غالب رہے اور علم و عمل میں کرتا رہے

خاصیّت:۔ جو صاحب بعد نماز صبح اکتالیس ۴۱ بار یا عزیز ہر روز پڑھا کرے گا وہ عزت پائے گا اور کبھی محتاج نہ ہوگا۔ جو صاحب کسی پر غالب ہونا چاہتا ہو وہ صاحب گیارہ روز بعد نماز صبح گیارہ بار یَا عزیز کا وظیفہ پڑھے انشاءاللہ مقصد پورا ہوگا۔

عزیزی و خواری تو بخشی و بس　　　عزیز تو خواری نہ بیند ز کس

یَاجَبَّارُ۔ اے خراب شدہ کام اور حال کو دُرست کرنے والے۔ اے بزرگ اور غالب۔ بندہ پر اس کا یہ اثر ہونا چاہیئے کہ بندہ اپنے خراب حالات اور اعمال درست کرے اور نفس سرکش پر غالب رہے۔

خاصیّت:۔ جو صاحب سات ہفتوں کو ہر روز اکیس ۲۱ بار یَا جبّار کا وظیفہ کرے گا۔ وہ ظالموں کے ظلم سے امن میں رہے گا۔ جو صاحب انگوٹھی میں یَا جبّار کا نقش کرائے گا وہ بفضلہ تعالیٰ دولت مند ہوگا۔ لوگوں پر اس کی ہیبت اور شوکت ہوگی جو صاحب ہر روز بعد نماز یا جبّار کا وظیفہ کرے گا۔ انشاءاللہ وہ لوگوں کے عیب جوئی اور بدگوئی سے محفوظ رہے گا۔

یَامُتَکَبِّرُ۔ اے عظمت والے۔ اے خاص و عام سے بے نیاز۔ بندہ پر اس کا اثر یہ ہونا

چاہیئے کہ خواہشات نفسانی سے بے نیاز ہو۔

خاصیت: جس کام کے ابتدا میں بار بار یَا مُتَکَبِّرُ پڑھے گا۔ وہ کام انشاء اللہ حاصل ہوگا۔ جو صاحب اپنی زوجہ کے ساتھ ہم بستری سے پہلے دس بار یَا مُتَکَبِّرُ پڑھے گا پھر ہم بستری کرے گا۔ انشاء اللہ فرزند صالح عطا ہوگا۔

یَا خَالِقُ۔ اے بمقتضائے حکمت اندازہ کر کے وجود میں لانے والے۔

یَا بَارِئُ۔ اے کائنات کو پیدا کرنے والے۔

یَا مُصَوِّرُ۔ اے رنگا رنگ صورت دینے والے۔

ان تین اسموں کے مفہوم میں ترتیب طبعی بایں طور ہے کہ پہلے شی کا اندازہ کیا جاتا ہے جو خلق کا مصداق ہے پھر پیدا کیا جاتا ہے۔ جو برء کا مفہوم ہے۔ پھر صورت دی جاتی ہے جو تصویر کا منطوق ہے۔ لہٰذا وظیفہ ذیل تین مبارکہ اسماء پڑھے جائیں تاکہ پورا نقشہ ذہن نشین ہو جائے اس کا اثر یہ ہونا چاہیئے کہ بندہ ایسے کام انجام دے جو اچھے اور پائیدار اور یادگار ہوں۔

خاصیت: جو صاحب یَا خَالِقُ یَا بَارِئُ یَا مُصَوِّرُ کا وظیفہ کرتا رہے اس طرح کہ بعد نماز صبح پانچ بار پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ قبر میں خوبصورت مونس پیدا کرے گا جو اس کے ساتھ ہمیشہ قبر میں رہے گا جس صاحب کی عورت عقیمہ اور بانجھ ہو وہ صاحب سات روز روزہ رکھے اور افطار کے وقت یَا خَالِقُ یَا بَارِئُ یَا مُصَوِّرُ اکیس ۲۱ بار پانی پر دم کر کے ہر روز اپنی عورت کو پلاوے پھر ہم بستری کرے انشاء اللہ فرزند صالح ہوگا۔ عقیمہ اور بانجھ عورت کو تعویذ یوں لکھ کر دیا جائے کہ یَا خَالِقُ یَا بَارِئُ یَا

مُصتودکاغذ کے چار طرف لکھا جائے اور درمیان یہ عبارت لکھی جائے ولو ان قرانا سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی ما فعلوہ بشئ بل للّٰہ الامر جمیعا۔ یہ تعویذ بانجھ عورت چمڑہ میں رکھ کر گلے میں ڈال کر دھاگا ناف تک رکھ چھوڑے انشاءاللہ بچہ پیدا ہوگا۔

یَاغَفَّارُ۔ اے بندوں کے گناہ بخشنے والے۔ اے پردہ کرنے والے اس کا اثر بندہ پر یہ ہونا چاہیئے کہ درگذر کرنے والا ہو۔ ستر کوشش ہو۔

خاصیت: جو صاحب بعد نماز عصر سو بار یَاغَفَّار کا وظیفہ کرتا ہے۔ خدا اس کے تمام صغایر و کبایر گناہ معاف فرمائے گا۔

یَاقَہَّارُ۔ اے نافرمانی کرنے والوں پر قہر و غلبہ کرنے والے ؎

بتہدید گر بر کشد تیغ حکم   بمانند کرو بیان صم و بکم

اس کا اثر بندہ پر یہ ہونا چاہیئے کہ خواہشات نفسانی پر غالب ہو۔

خاصیت: جو صاحب یَاقَہَّار کا وظیفہ کرتا رہے گا۔ خدائے تعالیٰ اُس کو دشمنوں پر غالب رکھے گا۔

یَاوَہَّابُ۔ اے بہت بخشش و عطا کرنے والے ؎

چنان پہن خوان کرم گسترد   کہ سیمرغ در قاف قسمت خورد

اس کا اثر بندہ پر یہ ہونا چاہیئے کہ جس قدر ممکن ہو مال راہ خدا میں خرچ کرے۔

خاصیت: جو صاحب محتاج اور فقر و فاقہ میں مبتلا ہو وہ یَاوَہَّابُ کا وظیفہ اس طرح کرے کہ اکتالیس بار بعد نماز صبح پڑھے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے انشاءاللہ جلدی اس

ابتلاء سے نجات پائے گا۔

یَا رَزَّاقُ - اے رزق جسمانی و روحانی عطا کرنے والے۔

ادیم زمین سفرۂ عام اوست   چہ دشمن برین خوان یغما چہ دوست

اس کا اثر بندہ پر یہ ہو کہ مخلوق خدا کو نفع پہنچاوے۔

خاصیت: - جو شخص صبح صادق کے بعد اور فجر نماز سے پہلے گھر کے چار کونوں میں دس دس بار یارزاق پڑھے گا۔ رو بقبلہ ہو کر دائیں جانب سے شروع کرے انشاء اللہ اس میں کبھی تنگی اور مفلسی پیش نہ آئے گی۔

یَا فَتَّاحُ - اے رحمت اور رزق کے دروازہ کھولنے والے۔

اس کا اثر بندہ پر یہ ہونا چاہیئے کہ مشکل وقتوں میں مخلوق خدا کو کام آوے۔

خاصیت: - جو صاحب صبح نماز کے بعد دونوں ہاتھ سینہ پر رکھ کر ستر بار یافتاح کا وظیفہ کرتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ دل کا زنگ دور ہو کر منور ہو گا۔ اور رزق کی وسعت ہو گی۔

یَا عَلِیْمُ - اے سب چیزیں جاننے والے۔

محیط است علم ملک بر بسیط   قیاس تو بروے نگردد محیط

اس کا اثر بندہ پر یہ ہو کہ علم میں ترقی ہو گی جو شخص کند ذہن ہو گا وہ **یا علیم یارب زدنی علما** گیارہ گیارہ بار ہر نماز کے بعد پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ کند ذہنی دور ہو گی بشرطیکہ معاصی سے بچتا رہے منقول ہے کہ حضرت امام شافعیؒ نے امام وکیع سے کند ذہنی حافظہ خراب ہونے کی شکایت کی تو امام وکیع نے معاصی سے بچنے کی تلقین

فرمائی جس کو حضرت امام شافعیؒ یوں فرماتے ہیں ؎

شکوتُ الی وکیع سوءِ حفظے | فاوصانی الی ترکِ المعاصے
لان العلم فضل من اللہِ | وفضل اللہ لا یُعطے لعاصے

علم چون بردل زنی یارے بود | علم چون برتن زنی مارے بود

جو شخص عشا نماز کے بعد ہر روز سو بار یا عالم الغیب والشھادۃ پڑھے گا انشاء اللہ تعالیٰ اہل کشف ہوگا اور معرفت آلہی حاصل ہوگی۔ جو شخص اکتالیس بار ہر نماز کے بعد یا علیم کا وظیفہ کرتا رہے گا۔ انشآء اللہ تعالیٰ علم میں ترقی ہوگی۔

یَا قَابِضُ۔ اے انسانوں کو ظاہری و باطنی طور امتحان کرنے والے۔

اس کا اثر بندہ پر یہ ہونا چاہیئے کہ رجوع بخدا ہو کر خوف خدا بھی دل میں جاگزین ہو۔

خاصیّت:۔ جو صاحب اوّل و آخر درود مشہور گیارہ گیارہ بار پڑھ کر درمیان پانچسو بار یا قابض پڑھے انشآء اللہ اطمینان قلب مکمل طور حاصل ہوگا۔ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ جو شخص چالیس روز روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر یا قابض لکھے گا۔ پھر ہر روز ایک ایک ٹکڑہ روٹی صبح نماز کے بعد کھاتا رہے گا۔ انشآء اللہ تعالیٰ کبھی بھوک پیش نہ آوے گی۔

یَا بَاسِطُ:۔ اے بعض انسانوں کو ظاہری و باطنی وسعت عطا کرنے والے اس کا اثر بندہ پر یہ ہونا چاہیئے کہ رجوع بخدا کر کے اس کی رحمت سے امیدداری اور فرحت قلبی اور فراخدلی پیدا کرے۔

خاصیّت:۔ جو صاحب اوّل و آخر درود ابراہیمی پانچ پانچ بار اور درمیان

یاباسط سو بار پڑھتا رہے گا۔ انشاءاللہ تمام مشکلات حل ہوں گے خصوصاً رزق کی کشایش ہوگی۔ جو صاحب دشمن پر فتح اور کامیابی حاصل کرنا چاہیے تو وہ اس طرح کرے کہ پانچ روز روزہ رکھے بعد نماز عصر ایک سو ستر بار یاباسط پڑھے۔ انشاءاللہ دشمن پر فتح وکامیابی ہوگی۔ جو صاحب برگزیدگی و تونگری چاہیے تو وہ یاباسط کا وظیفہ چودھویں شب کے آدھی رات کو گیاراں بار وظیفہ کرے تو انشاءاللہ برگزیدگی تونگری حاصل ہوگی۔ جو شخص نماز چاشت کے بعد دس بار آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر یاباسط پڑھے گا پھر دونوں ہاتھ کو مُنہ پھیرے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ جلدی غنا اور تونگری حاصل ہوگی۔

یاخافِضُ یارافع ۔ اے بعض انسانوں کو پست کرنے والے اور بعض کو بُلند کرنے والے ؎

یکے را بسر برنہد تاج تخت　　　یکے را بخاک اندر آرد ز تخت

اس کا اثر بندہ پر ہونا چاہیئے کہ اہلِ باطل کو ناکارہ سمجھ کر پست تصور کرے اور ان کی محبت نہ رکھے اور اہلِ حق کو دوست خدا سمجھ کر بُلند خیال کرکے ان کی محبت رکھے۔

خاصیت: ۔ جو صاحب دشمن پر فتح اور کامیابی حاصل کرنا چاہیے تو وہ اس طرح کرے کہ پانچ روز روزہ رکھے ہر روز بعد نماز عصر ایک سو ستر بار یاخافض کا وظیفہ کرتا رہے انشاءاللہ دشمن پر فتح وکامیابی حاصل کرے کہ چودھویں شب کی آدھی رات کو تین ۳ سو بار پڑھے جو اکتالیس ۴۱ روز پڑھتا رہے گا۔ انشاءاللہ برگزیدگی و تونگری حاصل ہوگی۔

يَا مُعِزُّ يَا مُذِلُّ ۔ اے بعض انسانوں کو عزت دینے والے اور بعض کو ذلت دینے والے ۔

کلاہ سعادت یکے بر سرش　　گلیم شقاوت یکے در برش

اس کا اندازہ بندہ پر یہ ہونا چاہیئے کہ خدا کے نیک بندوں کو دوست رکھے جن کو اولیاء اللہ کہا جاتا ہے اور اس کے نافرمانوں کو ذلیل سمجھے جن کو اولیاء الشیطان کہا جاتا ہے۔

خاصیت:۔ جو صاحب دوشنبہ کے شب یا جمعہ کے شب کو نماز عشاء کے بعد ایک سو چالیس بار گیارہ روز وظیفہ کرے گا۔ انشآءاللہ لوگوں میں اس کی عزت و احترام ہوگا۔ جو صاحب کسی ظالم یا کسی حاسد سے ڈرتا ہو گا وہ پانچ روز پچھتر بار یَا مذل کا وظیفہ سجدہ کی حالت میں کرتا رہے اور دعا بھی مانگتا رہے انشاءاللہ دشمن کی دشمنی ظالم کا ظلم حاسد کا حسد ختم ہو گا۔

يَا سَمِيعُ يَا بَصِيرُ ۔ اے سننے والے اے دیکھنے والے ۔

بر احوال نابودہ علمش بصیر　　بر اسرار ناگفتہ لطفش خبیر

بندہ پر ان دو اسموں کا یہ اثر ہونا چاہیئے کہ خلاف شرع کوئی چیز سننے یا دیکھنے کا روادار نہ رکھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ آنکھ کا زنا خلاف شرع کوئی چیز دیکھنا ہے اور کان کا زنا خلاف شرع کوئی چیز سننا۔

خاصیت:۔ جو صاحب يَا سَمِيعُ يَا بَصِيرُ بعد ہر نماز پڑھتا رہے گا۔ انشآءاللہ اس کی شنوائی اور بینائی ہمیشہ قایم رہے گی۔

یَاحَکَمُ: اے حکم کرنے والے۔ اے منصف و عادل۔

بندہ پر اس کا یہ اثر ہونا چاہیئے کہ حکم تشریعی اور حکم تکوینی دونوں حکم تحت قدرت کا عقیدہ رکھے اِنَ الحکم الا اللہ کا تصور ہر وقت محفوظ رہے۔

خاصیت: جو صاحب اکتالیس شب جمعوں کو نماز عشاء کے بعد ہر شب کو پانچ سو بار یَاحَکَمُ کا وظیفہ کرتا رہے گا۔ انشآء اللہ صاحبِ کشف صاحبِ اسرار ہوگا۔

یَاعَدْلُ: اے انصاف کرنے والے۔

بندہ پر اس کا یہ اثر ہونا چاہیئے کہ ہر معاملے میں مخلوق خدا سے انصاف کرتا رہے۔

خاصیت: جو صاحب جمعہ کے روز روٹی کے بیس[۲۰] ٹکڑوں پر لکھ کر کھاوے اور گیارہ جمعوں کو اسی طرح کرے۔ انشآء اللہ مخلوق خدا مسخر ہوگی۔

یَالَطِیفُ: اے مہربان۔ اے باریک بین۔ اے نرمی کرنے والے اللہ لطیف بعبادہ۔ ھُوالطیف الخبیر۔

لطیف و کرم گستر و کارساز — کہ دارای خلق است و دانای راز

بندہ پر اس کا اثر یہ ہونا چاہیئے کہ تبلیغ احکام میں نرم طریقہ اختیار کرے۔

خاصیت: اگر کسی صاحب کو اسبابِ معیشت میسر نہ ہوں کوئی غمخوار بھی نہ ہو افلاس درپیش ہو اکتالیس[۴۱] روز یَالَطِیفُ کا وظیفہ بعد عشاء کرتا رہے انشآء اللہ اسبابِ معیشت میسر ہو کر کل مشکلات حل ہوں گے۔ کوشش بھی کرتا رہے۔ اگر کسی صاحب کی لڑکی بالغہ ہوگی اور کہیں سے پیغام نکاح نہ آتا ہو تو یہ صاحب دو[۲] رکعت نفل نماز عشاء کے بعد پڑھ کر شروع کرے اور ہر رکعت میں

سورۂ فاتحہ ضم سورہ پڑھ کر پچاس ۵۰ بار یالطیف قیام کی حالت میں پڑھے۔ یہ عمل گیارہ روز اسی نیت سے کرے۔ نماز سے فارغ ہو کر دعاء مانگے۔ انشاءاللہ لڑکی کے نکاح کا کہیں سے انتظام ہوگا۔

یَاخَبِیْرُ۔ اے تمام کائنات پر آگاہ رہنے والے۔

محیط است علم ملک بر بسیط ‏ قیاسِ تو بروی نگردد محیط

خَاصِیّت:۔ جو شخص نفسانی خواہشات میں مبتلا ہو وہ ہمیشہ یَاخَبِیْرُ کا وظیفہ جاری رکھے انشاءاللہ خواہشات نفس پر قابو پائے گا۔

یَاحَلِیْمُ۔ اے نافرمانوں کو جلدی عقوبت و عذاب نہ کرنے والے جلدی انتقام نہ لینے والے۔

دو کونش یکے قطرہ در بحر علم ‏ گنہ بیند و پردہ پوشد بحلم

بندہ پر اس کا اثر یہ ہونا چاہیئے کہ دشمن نافرجام پر انتقام میں جلدی نہ کرے بردباری اور تحمل سے کام لیں۔

خاصیت:۔ جو شخص اپنی کھیتی یا باغ کو آفت سماوی سے محفوظ رکھنا چاہے تو اُس کو چاہیئے کہ یَاحَلِیْمُ کو پتے یا کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھلوائے۔ پھر یہ پانی کھیت یا باغ پر چھڑکے حق تعالیٰ اپنی فضل سے اس باغ یا کھیت کو محفوظ رکھے گا

یَاعَظِیْمُ۔ اے ادراک و سمجھ سے بالاتر۔ ہر اہلِ معرفت اقرار کرتا رہا سُبْحٰنَكَ مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ۔

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم ‏ وز ہرچہ گفتہ اند شنیدم و خواندہ ایم

بندہ پر اس کا اثر یہ ہونا چاہیئے کہ بندہ ہمت بلند رکھے کسی کے سامنے سر نہ جھکاوے۔
تمام کمالات ذاتیہ وصفاتیہ کا جامع باری تعالیٰ کو سمجھے۔
خَاصیّت:۔ جو شخص یا عظیم بلاناغہ ہر نماز کے بعد پڑھتا رہے گا بفضلہ تعالیٰ لوگوں کے
نظروں میں عزیز اور بزرگ سمجھا جاوے گا۔
یَا غَفُوْرُ۔ اے پوری بخشش کرنے والے۔ اس کا اثر بندہ پر یہ ہونا چاہیئے کہ غفورت
اور غفور کا مادہ نرمی پیدا کرے۔
خَاصیت:۔ جو شخص کسی مرض میں مبتلا ہو وہ کاغذ پر لکھ کر تین روز پانی سے وہ کاغذ
دھلوا کر پی لے۔ انشاء اللہ شفاء عاجل عطا ہوگی جس شخص کو سکرات موت کی
دشواری پیش آئی ہو یا غفور ایک سو گیارہ بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے قطرہ قطرہ
اُس بیمار کو پلایا جائے انشاء اللہ تعالیٰ سکرات موت آسان ہوگا۔
یَا شَکُوْرُ:۔ اے فرمانبرداروں کے قدردان۔

از دست و زبانِ کہ بر آید　　　　کز عہدۂ شکرش بدر آید

بندہ پر اس کا اثر یہ ہونا چاہیئے کہ ہر حالت میں خدائے تعالیٰ کا شکر گذار رہے۔
خاصیت:۔ جس کو تنگی معاش پیش آئی ہو یا دل کی تنگی پیش آئی ہو یا آنکھوں
کا درد ہو وہ اکتالیس بار وظیفۂ یا شکور بعد نماز عشاء پڑھے انشاء اللہ تمام
امور مذکورہ دور ہوں گے۔
یَا عَلِیُّ۔ اے عالی مرتبہ والے۔ بندہ پر اس کا اثر یہ ہونا چاہیئے کہ علم و عمل میں
مرتبۂ عالیہ حاصل کرنے میں پورے کوشش کرے۔

خاصیّت، جو شخص یَاعلی مداومت سے پڑھے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے۔
انشاء اللہ اگر بے قدر ہو گا صاحب قدر و بزرگ ہو گا۔ ہر اعتبار سے بزرگی حاصل ہو گی

یَاکَبِیْرُ: اے سب سے زیادہ عظمت والے۔
خاصیت، جو شخص یا کبیر کا وظیفہ بعد نماز عشاء کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ
اس کو عالی مرتبہ عطا کرے گا۔

یَاحَفِیْظُ: اے کائنات کے نگاہبان۔
انسان پر اس کا یہ اثر ہونا چاہیئے کہ ظاہری و باطنی ان امور سے بچتے رہے جو موجب
ہلاکت ہوں۔
خاصیت، جو شخص ڈرتا ہوں یا دیو و پریوں کا خوف ہو وہ یاحفیظ پڑھتا
رہے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔

یَامُقِیْتُ: اے وہ ذات تمام اجناس انواع و افراد کو جسمانی و روحانی غذا
پہنچانے والے۔

مہیا کن روزئ مار و مور ‏ ‏ ‏ ‏ اگرچند بیدست و پا اند زور

بندہ پر اس کا یہ اثر ہونا چاہیئے کہ غریب و مسکینوں کو کھلاوے پلاوے۔ پوری ہمدردی
کرے۔ اور گمراہوں کو راہ راست پر لانے کی پوری سعی کرے۔ مقیت۔ غذا دینا
طاقت دینی۔ تونگر بنوانا۔ گواہ ہونا۔ حاضر ہونا۔ قادر و نگہبان ہونا۔
خاصیت، اگر کسی شخص کو غریبی پیش آئے تو وہ اکتالیس [۴۱] روز یامقیت کا
وظیفہ اس طرح کرے کہ ایک سو اکتالیس بار مغرب کے نماز کے بعد پڑھے۔ انشاء اللہ

غریب دُور ہوگی۔

یَا حَسِیْبُ۔ اے مخلوق کو ہر حال میں کافی ہونے والے۔
بندہ پر اس کا اثر یہ ہونا چاہیئے کہ محتاجوں کو حاجت روائی کرے۔ مہما امکن امداد کرتے رہے۔

خاصیت:۔ جس شخص کا کوئی دشمن یا کسی کا خوف و ڈر ہو تو وہ حسبی اللہ الحسیب اکیس[۲۱] روز بارہ بجے دن ایک سو اکیس بار پڑھے۔ انشاءاللہ دشمن مطیع ہوگا اور خوف و ڈر دُور ہو جائے۔

یَا جَلِیْلُ۔ اے بزرگ قدر۔ اس کا اثر بندہ پر یہ ہونا چاہیئے کہ اپنے میں صفات کمالیہ حاصل کرے۔ امام غزالی فرماتے ہیں کبیر ذات کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ جلیل صفات کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ فافہم۔

خاصیت:۔ جو شخص یا جلیل کو مشک نافہ یا زعفران سے سات روز لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ انشاءاللہ لوگ اس شخص کی تعظیم و توقیر کریں گے۔

یَا کَرِیْمُ۔ اے گناہگاروں پر کرم کرنے والے ؎

کرم بین و لطف خداوندگار　　　گنہ بندہ کردست و او شرمسار

بندہ پر اس کا یہ اثر یہ ہونا چاہیئے کہ مخلوق خدا پر رحم و کرم میں کوشش کرے۔

خاصیت:۔ جو شخص یا کریم کا ورد اکثر اوقات کرتا رہے گا۔ وہ لوگوں میں معظم و مکرم ہوگا۔ یَا رَقِیْبُ۔ اے پورا خیال رکھنے والے۔ انتظام کرنے والے۔ نگہبانی کرنے والے۔
بندہ پر اس کا یہ اثر ہونا چاہیئے کہ اپنے ماتحتوں پر نگہبانی کرے اور اُن کا پورا خیال

دیکھے اپنے حالات نفس سے محاسبہ لے۔

خاصیت :۔ جو شخص سات بار اس طریقہ سے پڑھے کہ اول و آخر تین تین بار درود مشہور درمیان یارقیب سات بار پڑھ کر اپنی نفس اور اولاد و عورت پر دم کرے بفضلہ تعالیٰ سب آفتوں اور دشمنوں سے محفوظ رہے گا۔

یَا مُجِیْبُ ۔ اے بیماروں کے دعا پکار قبول کرنے والے۔
بندہ پر اس کا یہ اثر ہونا چاہیئے کہ اوامر و نواہی میں خدائے تعالیٰ کی پوری حفاظت کرے اور اہلِ حاجات کی فریاد سُن کر دادرسی کرے۔

خاصیت :۔ جو شخص یا مجیب کا وظیفہ مداومت سے ہر نماز کے بعد گیارہ گیارہ بار پڑھتا رہے گا۔ بفضلہ تعالیٰ مستجاب الدعا ہوگا۔

یَا وَاسِعُ ۔ اے ہر چیز میں رفعت دینے والے۔ بندہ پر اس کا یہ اثر ہونا چاہیئے کہ علم و عمل میں وسعت کی سعی کرتا رہے۔

خاصیت :۔ جو شخص وسعت علم یا وسعت رزق چاہے یا واسع کا ورد کرتا رہے انشاء اللہ وسعت علم و وسعت رزق ہوگی۔

یَا حَکِیْمُ :۔ اے حقیقت اشیاء جاننے والے اس کا اثر بندہ پر یہ ہونا چاہیئے کہ حقائق اشیاء کی سمجھنے کی کوشش کرے۔

خاصیت :۔ جو شخص کوئی کام شروع کرے وہ کام چلتا نہ ہو وہ یا حکیم کا وظیفہ بعد نماز پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ وہ کام چلتا ہوگا۔

یَا وَدُوْدُ ۔ اے نیکو کاروں کو دوست رکھنے والے۔ اس کا اثر بندہ پر یہ ہونا چاہیئے

کہ سوائے باری تعالیٰ کسی چیز کو دوست نہ رکھے۔
خاصیت:۔ اگر خاوند بیوی میں نااتفاقی اور جھگڑا بڑھتا ہو تو یَا وَدُوْدُ کا وظیفہ ایک ہزار ایک بار کھانے پر پڑھے جس کی طرف ناموافقت ہو تو اس کو کھلایا جائے۔ انشآءاللہ موافقت ہو گی۔
یَا مَجِیْدُ۔ اے بزرگترین۔ امام غزالی فرماتے ہیں کہ مجید وہ ہوتا ہے جس کی ذات شریف اور جس کے افعال جمیل ہوں۔ اور جس کے عطایا جزیل و کثیر ہوں۔
خاصیت:۔ جس شخص کو اپنی قوم میں قدر نہ ہو وہ یا مجید کا وظیفہ پڑھا کرے انشآءاللہ اپنی قوم میں قدر و منزلت ہو گی۔
یَا بَاعِثُ:۔ اے مردوں کو قبروں سے اُٹھانے والے۔
بندہ پر اس کا اثر یہ ہونا چاہیئے کہ مردہ دلوں کو علم و عمل سکھا کر زندہ کرے۔
خاصیت:۔ جو شخص کسی خاص وقت پر اٹھنا چاہتا ہو اور کوئی شخص بیدار کرنے والا نہ ہو اس کو چاہیئے کہ سوتے وقت سینہ پر ہاتھ رکھ کر ایک سو ایک بار یَا بَاعِثُ پڑھے۔ انشآءاللہ وقت معین پر اٹھے گا۔
یَا شَہِیْدُ:۔ اے وہ ذات جس کے سامنے تمام چیزیں حاضر ہیں۔
بندہ پر اس کا یہ اثر ہونا چاہیئے کہ راست گوئی سے کام لے اگرچہ اپنی نفس کے خلاف کیوں نہ ہو۔ خاصیت:۔ جس شخص کا لڑکا یا لڑکی نافرمان ہوں تو وہ صبح کے وقت ہاتھ اس لڑکے یا لڑکی کے پیشانی پر رکھ کر منہ قبلہ کی طرف کر کے اکیس[۲۱] بار یَا شَہِیْدُ پڑھے خدائے تعالیٰ اس لڑکے یا لڑکی کو فرمانبردار بنائے گا۔

یَاحَقُّ :۔ اے ثابت محقق الوجود۔ اے لائق و سزاوار خداوندی۔
بندہ پر یہ عقیدہ ہونا چاہیئے کہ ماسوائے اللہ فانی غیر محقق الوجود ہے۔
خاصیت:۔ جس شخص کی کوئی چیز گم ہوگئی وہ کاغذ کے چار کونوں پر یاحق لکھے اور آدھی رات اُٹھ کر یہ کاغذ اپنی ہتھیلی پر رکھ کر آسمان کی طرف نظر کرے اور ایک سو آٹھ بار یَاحَقُّ پڑھ کر دُعا مانگے انشاء اللہ وہ گم شدہ چیز ملے گی۔ اگر قیدی آدھی رات سر ننگا ہو کر ایک سو بار یَاحق پانچ روز پڑھے گا۔ انشاء اللہ قید سے رہائی پائے گا۔

یَاوَکِیْلُ۔ اے بندوں کے کارساز۔
بندہ پر اس کا یہ اثر ہونا چاہیئے کہ ضعیفوں اور عاجزوں کے کام میں سعی کرتا رہے
خاصیت:۔ اگر بجلی یا پانی یا آگ کا ڈر ہو تو وظیفہ یا وکیل بکثرت کرتا رہے انشاء اللہ ہر ایک چیز کی آفت سے محفوظ رہے گا۔

یَاقَوِیُّ۔ اے قوت والے۔ قوت عطا کرنے والے۔
بندہ پر اس کا یہ اثر ہونا چاہیئے کہ نفسانی خواہشات پر قوت اور غلبہ پاوے۔
خاصیت:۔ جس شخص کا کوئی دشمن ہو جس سے یہ عاجز ہو گیا ہو تو اس کی مدافعت یوں ہو سکتی ہے کہ تھوڑا آٹا لے کر خمیر بنایا جائے اور ایک ہزار اور ایک گولیاں بنائی جائیں پھر ایک ایک گولی اُٹھا لیجائے اور ہر گولی پر یاقوی پڑھا جائے اور وہ گولی مرغ کے سامنے ڈالے تو انشاء اللہ جلدی دشمن مغلوب ہو گا۔

یَامَتِیْنُ :۔ اے مضبوط اور مستحکم تمام امور میں۔

بندہ پر اس کا یہ اثر ہونا چاہیئے کہ دین کے کاموں میں مضبوط اور مستحکم ہو اور احکام شرعی میں سستی نہ کرے۔

خاصیت: جس عورت کا بچہ چھوٹا ہو اور اس عورت کو دُودھ نہ ہو، تو یامتین کاغذ پر پانچ سو بار لکھا جائے۔ پھر وہ کاغذ دھو کر اس عورت کو پلائے۔ انشاء اللہ کثرت سے دُودھ ہوگا۔

یَاوَلِیُّ۔ اے مددگار۔ اے مومنوں کو دوست رکھنے والے۔

بندہ پر اس کا یہ اثر ہونا چاہیئے کہ مسلمانوں کو دوست رکھے اور تبلیغ دین میں پوری پوری مدد اور سعی کرے۔

خاصیت: جس عورت میں کوئی خصلت قابل برداشت نہ ہو اور خاوند اس کا اس خصلت کی وجہ سے تنگ آچکا ہو تو وہ خاوند ایک سو گیارہ بار بعد نماز عشاء یَاوَلِیُّ پڑھا کرے انشاء اللہ یہ خصلت دُور ہوگی۔

یَاحَمِیْدُ۔ اے قابل تعریف ذات وصفات۔

بندہ پر اس کا یہ اثر ہونا چاہیئے کہ ایسے افعال و اوصاف اختیار کرے جس کی وجہ سے لائق تعریف ہو۔

خاصیت: جو شخص یَاحَمِیْدُ کے پڑھنے پر مداومت کرے گا اسے نیک افعال عطا کریں گے۔ جو شخص بدگو بدزبان ہوگا اور اس مذموم صفت کا اس پر غلبہ ہو تو وہ یَاحَمِیْدُ کا وِرد ہر وقت اکتالیس روز تک کرتا رہے۔ انشاء اللہ یہ مذمومی اس سے دُور ہوگی۔

یَامُحْصِیُ:- اے کائینات کے ہر ہر ذرہ جاننے والے شمار کرنے والے۔
بندہ میں اس کا یہ اثر ہونا چاہیئے کہ ظاہری و باطنی افعال و اعمال کو جان کر احاطہ کر کے شمار میں لادے۔
خاصیت:- جو شخص ہر پنجشنبہ کو یا محصی ایک ہزار بار پڑھا کرے گا وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ روز قیامت کے حساب سے مامون ہوگا۔ دنیا میں حساب فہمی میں کبھی غلطی نہ کرے گا۔
یَامُبْدِئُ:- اے عدم سے وجود میں لانے والے۔
بندہ پر یہ اثر ہونا چاہیئے کہ نیک افعال و اعمال کرنے کی سعی کرے۔
خاصیت:- جو عورت حاملہ ہو اور کچا بچہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ تو عورت حاملہ کا شوہر انگشت شہادت اس کے پیٹ پر پھیرے نوّے بار یا مُبدِئُ پڑھے۔ انشآءاللہ بچہ پورے وقت پر پیدا ہوگا۔
یَامُعِیْدُ:- اے دوبارہ زندہ کرنے والے۔
بندہ میں یہ اثر ہونا چاہیئے کہ وہ نیکیاں جو فوت ہوئی ہو یا جن میں نقصان ہوا ہو دوبارہ کرے۔
خاصیت:- اگر کوئی شخص غائب ہوا ہو۔ گھر والے اس کی واپسی چاہتے ہوں تو گھر کے چاروں کونوں میں ستر ستر بار المعید پڑھے۔ ہر کونے میں ستر بار پڑھ کر یَامُعِیْدُ رُدَّ عَلَیَّ فُلَانًا کہے سات روز اسی طرح پڑھتا رہے۔ انشآءاللہ وہ غائب واپس آئے گا یا اس کی خبر آئے گی۔

یا مُحیِیُ:۔ اے مُردہ دلوں کو زندہ کرنے والے۔
بندہ میں یہ اثر ہونا چاہیئے کہ انسانوں کو علم سے اور دلوں کو معرفت الٰہی سے زندہ کرے۔
خاصیت:۔ جو شخص یا محییُ کا وظیفہ اس طرح کرے کہ بوقت سحر یک ہزار و یکبار پڑھتا رہے۔ انشاءاللہ زندہ دل ہوگا۔ جو شخص کسی سخت بیماری میں مبتلا ہوگا، وہ سات روز سات اعضا پر یا محییُ پڑھ کر دم کرے۔ انشاءاللہ صحتیاب ہوگا۔ یا مُمِیتُ۔ اے مارنے والے۔
خاصیت:۔ جس کا کوئی سخت دشمن ہوگا وہ اکیس۲۱ روز اکیس۲۱ اکیس بار بوقت سحر یا ممیت پڑھے۔ انشاءاللہ دشمن کی دشمنی ختم ہوگی۔
یَا حَیُّ:۔ اے ہمیشہ زندہ رہنے والے۔
بندہ پر یہ اثر ہونا چاہیئے کہ اپنے دل کو یاد خدا سے زندہ رکھے جو دائمی زندگی ہے
خاصیت:۔ جو شخص بیمار ہوگا وہ یَا حَیُّ مداومت سے پڑھتا رہے۔ انشاءاللہ صحت یاب ہوگا۔
یَا قَیُّوْمُ:۔ اے انتظام کائنات کرنے والے۔
بندہ پر یہ اثر ہونا چاہیئے کہ امور دینی اور دنیوی میں پورا رہے۔
خاصیت:۔ جو شخص یا قیوم کا وظیفہ آدھی رات کے بعد سحر کے وقت اکتالیس۴۱ روز پانچ پانچ سو بار پڑھے گا۔ اگر غریب ہو تو تونگر بنے گا۔ بیکار ہو تو باکار بنے گا۔ جو شخص سحر کے وقت ہر روز ایک سو ایک بار اس نیت سے پڑھے گا کہ مجھے لوگوں کے

دِلوں پر قبض اور تصرف حاصل ہو تو انشآءاللہ یہ وظیفہ جاری رکھتے ہوئے مطلب حاصل ہوگا

یَاوَاجِدُ:۔ اے واجب الوجود تونگر۔

بندہ میں یہ اثر ہونا چاہیئے کہ ظاہری و باطنی تونگری حاصل کرے خصوصاً دل کی تونگری۔ (تونگری بدل است نہ بمال)

خاصیّت:۔ جو شخص کھانا کھانے کے وقت شروع میں یَا وَاجِدُ کہے گا بفضلہ تعالیٰ یہ غذا نور ایمانی پیدا کرے گا۔ جو شخص یَا وَاجِدُ کا وظیفہ کرتا رہے گا۔ انشآء اللہ غنائے قلب تونگری دِل حاصل ہو گی۔

یَامَاجِدُ۔ اے بزرگ مطلق۔

خاصیّت:۔ جو شخص یَامَاجِدُ پڑھتا رہے گا بفضلہ تعالیٰ اس کے دِل میں نور ایمان پیدا ہوگا۔

یَاوَاحِدُ۔ اے صفات میں یکتا۔

بندہ میں یہ اثر ہونا چاہیئے کہ صفات کمالیہ کے حاصل کرنے میں سعی کرے۔

خاصیّت:۔ جو شخص یا واحد پڑھتا رہے گا۔ انشآء اللہ صفات حمیدہ میں کمال ہوگا۔ جو شخص تنہا ہوگا۔ ڈر اور خوف دل میں ہو تو وہ یا واحد پڑھے۔ انشآء اللہ خوف اور ڈر دُور ہوگا۔

یَااَحَدُ:۔ اے یکتا ذات میں۔

بندہ پر یہ اثر ہونا چاہیئے کہ عبادت میں یکتا ہو۔

خاصیّت:۔ جو شخص فرزند چاہتا ہو وہ اکتالیس [۴۱] روز ایک ہزار بار ہر روز سحر کے وقت

یَا اَحَدُ پڑھے انشآءاللہ فرزند صالح عطا ہوگا۔

یَا صَمَدُ۔ اے بے نیاز و بے پروا۔

بندہ پر اس کا یہ اثر ہونا چاہیئے کہ اپنی میں بے نیازی کا وصف پیدا کرے اور محتاجوں کو حاجت روائی کرے۔

خاصیت:۔ جو شخص آدھی رات کے بعد سربسجود ہو کر اکتالیس روز ایک سو پندرہ بار ہر روز پڑھے گا۔ انشآءاللہ کبھی ظالم کے پنجہ میں نہ آئے گا۔ اور کبھی بھوکا نہ ہوگا۔ وصف بے نیازی حاصل ہوگی۔

یَا قَادِرُ۔ اے پوری قدرت والے۔

بندہ میں اس کا اثر یہ ہونا چاہیئے کہ خواہشات نفسانی پر پوری قدرت رکھتا ہو۔

خاصیت:۔ اگر کوئی شخص وضو کرنے کے وقت اعضاء وضو دھوتے ہوئے یا قادر کا ورد جاری رکھے گا۔ انشآءاللہ کبھی کوئی مشکل پیش نہ آئے گا اور دشمن پر غلبہ ہوگا۔

یَا مُقْتَدِرُ۔ اے طاقت و عزت بخشنے والے۔

خاصیت:۔ جو شخص یَا مُقْتَدِرُ پر مداومت کرے گا وہ غفلت کی نیند سے بیدار ہوگا۔ جو شخص یا مقتدر پڑھتا رہے گا مخالف پر غلبہ پائے گا۔

یَا مُقَدِّمُ یَا مُؤَخِّرُ۔ اے باری تعالیٰ جس کو تو چاہے آگے کر سکتا ہے اور جس کو تو چاہتا ہے پیچھے کر سکتا ہے۔

اس کا اثر یہ ہونا چاہیئے کہ بندہ یہ عقیدہ رکھے آگے کرنا کسی کام میں پیچھے کرنا خدا کے قبضہ میں ہے اور انسان اپنے آپ کو نیک کاموں میں آگے کرے اور برے کاموں

سے پیچھے رکھے۔
خاصیّت:۔ جو شخص جنگ یا کسی خوف کے مقام میں یَا مُقَدِّمُ پڑھتا رہے یا لکھ کر پاس رکھے انشاءاللہ وہاں کوئی گزند نہ پہنچے گی۔ اگر کوئی شخص یَا مُقَدِّمُ پر مداومت کرے گا۔ انشاءاللہ ہر کام میں پیش پیش رہے گا۔ جو شخص یَا مُؤَخِّرُ اکثر اوقات اس نیت سے پڑھتا رہے کہ دشمن پر غلبہ پائے اور دشمن پست پا ہو جائے، انشاءاللہ جو شخص ہر روز سو بار یَا مُؤَخِّرُ پڑھتا رہے گا، خدائے تعالیٰ اس کے دل میں اپنی پوری محبت پیدا کرے گا۔

یَا اَوَّلُ یَا آخِرُ۔ اے سب سے پہلے ہونے والے اور سب کے بعد رہنے والے ای قبل کل شئی وبعد کل شئی

اس کا اثر یہ ہونا چاہیئے کہ اوامر کے بجا لانے میں سب سے آگے اور نواہی سے پیچھے ہٹتے رہے۔
خاصیت:۔ جو شخص فرزند صالح چاہتا ہو تو وہ یا اوّل چالیس ۴۰ جمعوں کو ہزار بار پڑھے انشاءاللہ مطلب حاصل ہو گا۔ جو شخص یَا آخِرُ کو اس نیت سے پڑھے کہ دشمن پست پا ہو کر مغلوب ہو گیارہ روز پڑھتا رہے۔ انشاءاللہ مطلب حاصل ہو گا۔

یَا ظَاھِرُ یَا بَاطِنُ۔ اے صفات و مصنوعات و دلائل کے لحاظ سے ظاہر اور ذات کے اعتبار سے پوشیدہ مخفی۔
اس کا اثر یہ ہونا چاہیئے کہ بشریت کے لحاظ سے ظاہر اور صفات ملکوتی کے لحاظ سے

پوشیدہ۔ خاصیت:۔ جو شخص نمازِ اشراق کے بعد یَاظَاھِرُ پانچسو بار پڑھے گا۔ انشاء اللہ آنکھوں کی روشنی تیز ہو گی۔ جو شخص یاباطن ہر روز تیس۳۳ بار پڑھے گا۔ انشاءاللہ لوگوں کے بھیدوں اور سرّوں کا واقف ہو گا۔

یَاوَالِیُ۔ اے مالک تمام کائنات اور کارسازِ ہر دو جہان۔

اس کا اثر یہ ہونا چاہیئے کہ ضعیفوں اور عاجزوں کا پورا پورا خیال رکھے۔

خاصیت:۔ جو شخص اپنے مکان یا کسی اور کے مکان کی حفاظت چاہے۔ وہ نیا آبخورہ جس میں اب تک پانی نہ ڈالا ہو لاکر اس کے تمام اطراف میں یاوالی لکھے، وہ پانی مکان کے دیواروں پر چھڑکے۔ انشاءاللہ مکان تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا۔ اگر کوئی شخص کسی کو مطیع و فرمانبردار بنانا چاہے تو پانچسو بار یاوالی پڑھے۔ انشاء اللہ وہ شخص مطیع ہو گا۔

یَامُتَعَالِیُ:۔ اے بلند ترین سب چیزوں سے۔

اس کا اثر یہ ہونا چاہیئے کہ تمام کمالات ظاہری و باطنی حاصل کرنے میں سعی کرے۔

خاصیت:۔ جو شخص یامتعالی پڑھتا رہے گا۔ انشاءاللہ تمام دشواریاں دُور ہوں گے اور تمام معصروں سے بُلند ترین ہو گا۔ جو عورت بدکار ہو گی اگر وہ حالتِ حیض یامتعالی پڑھتی رہے گی، تو انشاءاللہ بدکاری سے محفوظ رہے گی۔

یَابَرُّ:۔ اے مخلوق پر احسان کرنے والے

بندہ پر یہ اثر ہونا چاہیئے کہ والدین۔ اُستاد رشتہ داروں کے ساتھ احسان کرے

خاصیت:۔ جو شخص یابر مداومت سے پڑھتا رہے گا۔ بفضلہ تعالیٰ مظہرِ احسان

ہوگا۔ اور تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا جس کا لڑکا چھوٹا ہو وہ یابر سات بار پڑھ کر اس لڑکے پر دم کرے۔ انشآء اللہ تا بلوغ آفات سے محفوظ رہے گا۔

یَا تَوَّابُ۔ اے توبہ کی توفیق دے کر قبول کرنے والے۔

اس کا اثر یہ ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی شخص غلطی کر کے عذر خواہی کرے۔ اگرچہ کئی بار غلطی کی ہوئی ہوگی۔ اس کا عذر اور توبہ قبول کیا جائے۔

خاصیت:۔ جو شخص تین سو ساٹھ بار چاشت نماز کے بعد یا تواب پڑھے گا خدائے تعالیٰ اس کو تمام گناہ معاف فرمائے گا۔ بشرطیکہ حق العباد نہ ہوں۔

یَا مُنْعِمُ۔ اے نعمتیں عطا کرنے والے۔

بندہ حتی الامکان محتاجوں کو انعام و احسان کرتا رہے۔

خاصیت:۔ جو شخص یا منعم کا وظیفہ روز بعد نماز صبح تین سو بار پڑھتا رہے مالدار رہوگا۔

یَا مُنْتَقِمُ۔ اے نافرمانوں سے بدلہ لینے والے۔

بندہ میں یہ اثر ہونا چاہیئے کہ دشمن قوی نفس شیطانی سے پورا بدلہ لے۔

خاصیت:۔ جو شخص دشمن کا مقابلہ نہ کر سکے وہ تین جمعوں کو پانچسو بار یا منتقم پڑھے۔ انشاءاللہ وہ دشمن مطیع ہوگا اور اگر یا منتقم یا قہار یا مذل تین لفظوں کو دشمن کے خلاف پڑھے گا تو دشمن ذلیل ہوگا۔

یَا عَفُوُّ۔ اے نہایت معاف کرنے والے۔

خاصیت:۔ جس شخص کے گناہ بہت ہوں وہ یا عفو کا ورد ہمیشہ رکھے اللہ تعالیٰ

اس کے تمام گناہ معاف فرمائے گا۔

بازآ بازآ ہر آنچہ ہستی بازآ   گر کافر و گبر و بت پرستی بازآ
این درگہ ما درگہ نومیدی نیست   صد بار اگر توبہ شکستی بازآ

اس کلام کے مفہوم کو اپنے میں پیدا کرے۔

یَارَؤُفُ۔ اے نہایت مہربان و شفقت والے۔

خاصیت:۔ اگر کوئی شخص ظالم سے مظلوم کی رہائی دلوانا چاہے تو وہ ظالم کے پاس جانے سے پہلے دس بار یَارَؤُفُ پڑھے اس کے بعد سفارش کرے۔ ان شآءاللہ مظلوم کی رہائی ظالم سے ہوگی۔

یَامَالِكَ الْمُلْكِ۔ اے جہانوں کے بادشاہ۔

خاصیت:۔ جو شخص یَامَالِكَ الْمُلْكِ کا ورد کرتا رہے گا بفضلہ تعالیٰ خدا کا پیارا ہوگا۔ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ اے صاحب جلال و بزرگی اور صاحب اکرام و انعام و بخشش۔

اس کا اثر یہ ہونا چاہیئے کہ بندگان خدا کا احترام و اکرام کرتا رہے۔

خاصیت:۔ جو شخص یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ کا وظیفہ ہمیشگی سے کرتا رہے گا۔ بفضلہ تعالیٰ متموّل و مالدار ہوگا۔

یَارَبُّ۔ اے پروردگار کائنات۔

بندہ پر یہ اثر ہونا چاہیئے کہ اپنی عیال و اولاد و رشتہ داروں کی حتی الامکان پرورش کرتا رہے۔

خاصیّت، جو شخص یا ربّ کا ورد ہمیشگی کرتا رہے گا۔ بفضلہ تعالیٰ الطاف خداوندی سے محظوظ ہوگا۔ اگر کسی کا لڑکا یا رشتہ دار کسی شخص کے پاس گرفتار ہو گیا ہو تو یہ شخص اپنے مکان کے ارد گرد ایک خط کھینچے اور ایک سو تیس بار یا ربّ پڑھے انشآء اللہ گرفتار شدہ رہائی پائے گا۔

یَا مُقْسِطُ:۔ اے عدل وانصاف کرنے والے۔

بندہ پر یہ اثر ہونا چاہیئے کہ بندگان خدا پر عدل وانصاف کرے۔

مقسط اسم فاعل۔ اقساط بمعنی قسط بکسر قاف جس کا معنی عدل و انصاف ہے۔ رہا قرآن شریف میں انا منّا المسلمون ومنا القاسطون قاسط بمعنی جور سے ہے۔

خاصیّت، جو شخص یا مقسط پر مداومت کرے گا۔ بفضلہ تعالیٰ شیطان کے شر سے محظوظ رہے گا۔

یَا جَامِعُ۔ اے قیامت کے روز تمام مخلوقات کو جمع کرنے والے بندہ میں اس کا یہ اثر ہونا چاہیئے کہ تمام کمالات کا جامع ہو۔

خَاصِیّت، جو شخص گم شدہ کے واپسی کے لئے یا جامع الناس لیوم لاریب فیہ اجمع بینی وبین ضالتی۔ انشآء اللہ گم شدہ چیز واپس ہوگی۔ گم شدہ کے واپسی کے لئے دوسرا عمل وہ یوں ہے کہ یا حفیظ ایک سو انیس بار پڑھے پھر یہ آیت کریمہ یابنیّ انھا ان تک مثقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ او فی السمٰوٰت او فی الارض یات بہا اللہ ایک سو انیس بار

پڑھے تو حق تعالیٰ وہ گم شدہ چیز واپس لائے گا۔

یَاغَنِیُّ یَامُغْنِیُ - اے بے نیاز اور بے نیاز کرنے والے۔

بندہ پر یہ اثر ہونا چاہیئے کہ ماسوے اللہ سے مستغنی ہو۔

خاصیت:۔ جو شخص یاغنی پر مداومت کرے گا۔ انشآءاللہ اس میں صفت استغنا پیدا ہوگا۔ جو شخص یامغنی ہر روز ستر بار پڑھا کرے گا۔ انشآءاللہ مالدار ہوگا۔ جو شخص کسی علّت اور بیماری میں مُبتلا ہو وہ یامغنی پانچسو بار پڑھے۔ پھر اپنا ہاتھ تمام بدن پر پھیرے تو خداوند کریم یہ علّت اور بیماری اس شخص سے دُور کرے گا۔

یَامُعْطِیُ - اے اکرام و احسان کرنے والے۔

بندہ میں یہ اثر ہونا چاہیئے کہ مخلوق خدا پر اکرام و احسان کرتا رہے۔

خاصیت:۔ جس شخص کی دُعا قبول نہ ہوتی ہو اور مستجاب الدعا نہ ہوتا ہو وہ اکثر اوقات یامعطی کا وظیفہ کرتا رہے۔ انشآءاللہ اس کی دُعا قبول ہوگی۔ اور مستجاب الدعا ہوگا۔

یَامَانِعُ ۔ اے برائیوں سے روکنے والے۔

بندہ میں یہ اثر ہونا چاہیئے کہ اپنی نفس کو بُرائیوں سے روکے۔

خاصیت۔ اگر عورت اور اس کے خاوند میں ناچاقی و نااتفاقی واقع ہوئی ہو تو یامغنی ایک سو اکتالیس بار ہر نماز کے بعد پڑھا کرے۔ بفضلہ تعالیٰ ناچاقی جاتی رہے گی۔ اتحاد و اتفاق پیدا ہوگا۔

یَاضَارُّ ۔ جس کو چاہے ضرور نقصان پہنچا سکتا ہے۔

خاصیت:۔ اگر کسی کو قوی دشمن ہو جس کی مدافعت نہ کر سکے تو وہ شخص یاضار اکیس ۲۱ روز بعد نماز عشا پڑھتا رہے۔ بفضلہ تعالیٰ وہ دشمن ذلیل ہوگا۔

یَانَافِعُ۔ اے فائدہ اور نفع پہنچانے والے۔

خاصیت:۔ اگر کوئی ادنیٰ مرتبہ۔ ادنیٰ مقام معمولی منصب پر قائم ہو اور اعلیٰ مرتبہ۔ بلند مقام۔ بہترین منصب اپنی حال کے مناسب چاہتا ہو۔ وہ شخص دس شب جمعوں کو یا دس شب ایام بیض کو یانافع کا وظیفہ ایک سو اکتالیس بار پڑھتا رہے۔ انشآء اللہ اپنی مطلب میں کامیاب ہوگا۔

یَانُوْرُ۔ اے روشنی اور نور بخشنے والے۔

بندہ میں یہ اثر ہونا چاہیئے کہ عبادت الٰہی اور اس کی معرفت سے روشنی حاصل کرے۔

خاصیت:۔ جو شخص سورۂ نور ستر بار اور یانور ایک بار ایک بار پڑھے گا۔ خدائے تعالیٰ اس کو قبر اور قیامت میں نورہی نور عطا فرمائے گا۔

یَاھَادِیُ:۔ اے ہدایت کرنے والے۔

بندہ میں یہ اثر ہونا چاہیئے کہ بندگان خدا کو راہ راست دکھائے۔

خاصیت:۔ جو شخص آسمان کی طرف منہ اُٹھا کر یاھادی تین سو بار پڑھے پھر ہاتھ پر دم کرے اور تمام بدن کو ملے۔ انشآء اللہ معرفت الٰہی حاصل ہوگی۔

یَابَدِیْعُ۔ اے بے مثال پیدا کرنے والے۔

خاصیت:۔ جس شخص کو مشکل کام پیش آیا ہو جس سے پریشان ہوگا وہ یابدیع السّمٰوٰت والارض ستر بار پڑھے۔ انشآء اللہ مشکل حل ہوگا اور پریشانی دور

ہو گی۔ یَابَاقِیُ۔ اے ہمیشہ رہنے والے۔

خاصیت:۔ جو شخص آفتاب طلوع ہونے سے پہلے سو بار یا باقی پڑھتا رہے۔ ان شاء اللہ جب تک زندہ رہے گا کوئی تنگی اور غریبی پیش نہ آئے گی۔

یَاوَارِثُ:۔ اے کائنات کے مالک اور وارث۔

بندہ میں یہ اثر ہونا چاہیئے کہ باقیات صالحات میں سعی کرے مثل تدریس، صدقہ جاریہ وغیرہ۔

خاصیت:۔ جو شخص یاوارث کا وظیفہ ہمیشہ کرتا رہے گا ان شاء اللہ اس کی عمر درازہو گی۔

یَارَشِیُدُ:۔ اے مخلوقات کے راہنما اور کلمہ سکھانے والے۔

بندہ میں یہ اثر ہونا چاہیئے کہ ہر کام میں فہم سے کام لے۔

خاصیت:۔ جس شخص کو مہم اور ضروری کام پیش آئے اور اس کے حل اور تدبیر سے ناواقف ہو تو درمیان شام اور عشا یک ہزار و یک بار یارشید پڑھے ان شاء اللہ اس کام کا حل و تدبیر القا ہو گی۔

یَاصَبُوُرُ یَاصَبُوُرُ:۔ اے بردبار صبر کرنے والے۔

بندہ میں یہ اثر ہونا چاہیئے کہ ہر امر میں بردبار ہو۔ کسی کے ایذا پہنچانے میں جلدی نہ کرے۔ خاصیت:۔ جس شخص کو درد یا پریشانی پیش آئی ہو وہ یاصبور تین ہزار تین سو بار پڑھے۔ ان شاء اللہ اس درد و پریشانی سے جلدی خلاصی پائے گا۔

یَاصَادِقُ۔ اے راست گو۔ اے راست کردار۔

بندہ میں یہ اثر ہو کہ صادق القول ہو۔

خاصیت:۔ جو شخص یا صادق کا وظیفہ مداومت سے کرتا رہے گا۔ اگر وہ شخص دروغ گو ہو گا بفضلہ تعالیٰ راست گو بنے گا۔ اگر راست گو ہو گا تو وہ نکیر و منکر کو قبر میں فی الفور صحیح جواب دے گا۔

یَاسَتَّارُ۔ اے گناہوں اور عیبوں کے پردہ پوش۔

بندہ پر یہ اثر ہو کہ مخلوق خدا پر پردہ پوش رہے۔

خاصیت:۔ جو شخص یا ستار کا وظیفہ کرتا رہے بفضلہ تعالیٰ عزت مند ہو گا۔

حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ اسماء مبارکہ سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے ایک قاعدہ ملحوظ رکھنا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ جب کوئی کام اور مطلب مقصود ہو تو دیکھ لیا جائے کہ اس کام اور مطلب کا تعلق اور وابستگی کس اسم مبارک سے ہے۔ یہ تعلق اور وابستگی اسماء مبارکہ کے معنی اور مفہوم جاننے اور سمجھنے اور ذہن نشین کرنے کے بعد معلوم ہو گا۔ لہذا اسماء مبارکہ کا معنی و مفہوم جاننا ضروری ہے ورنہ بعض اوقات بے اثر ہو کر رہے گا معنی و مفہوم ذہن نشین کرنے کے بعد پوری توجہ ظاہری و باطنی تصرف قوت خیالیہ و تصرف عزم صمیم اس اسم مبارک کے مفہوم و معنی میں مکمل صرف کرے بفضلہ تعالیٰ مطلب حاصل ہو گا۔ مثلاً انوار الٰہی و فیوض و برکات باری تعالیٰ مطلوب ہوں تو اسم اللہ سے وابستگی رکھے۔ رحمت باری تعالیٰ مقصود ہو تو رحمان رحیم سے تعلق پیدا کرے۔ شفاء بیمار منظور ہو تو یا شافی کا ورد کرے۔ وسعت روزی مقصود ہو تو یا رزاق کا وظیفہ کرے۔ وسعت علم کا طالب علم ہو تو یا علیم

کی وابستگی پیدا کرے۔ وقس علی ھٰذا۔ توجہ قوت خیالیہ کو نہایت اثر و دخل ہے مطالب و مقاصد کے حاصل ہونے میں قل یانار کونی برداً و سلاماً علیٰ ابراھیم اس توجہ قوت خیالیہ کا یہ ایک کرشمہ ہے۔ کما لا یخفیٰ علیٰ من طالع کتب التصوف والکلام لاسیما الفتوحات المکیۃ

یَا مَنْ تَقَدَّسَ عَنِ الْاَشْبَاہِ ذَاتُہٗ۔ اے وہ ہستی جو حقیقت اور ماہیت کے اعتبار سے مخلوقات میں کوئی مثل نہیں رکھتا۔

وَتَنَزَّہَ عَنْ مُشَابَھَۃِ الْاَمْثَالِ صِفَاتُہٗ اور اے وہ ہستی جو ذات و صفات میں کوئی نظیر ہونے سے منزہ اور پاک ہے۔ اشباہ جمع شبہ اس کو کہتے ہیں کہ تمام صفات میں مشابہ ہو۔

وَشَھِدَتْ بِرُبُوْبِیَّتِہٖ مَصْنُوْعَاتُہٗ۔ اور اے وہ ہستی جس کے خدا ہونے پر اس کی تمام پیدائش نے گواہی دی۔

وَاحِدٌ لَا مِنْ قِلَّۃٍ۔ خدائے تعالیٰ حقیقت و ماہیت و صفات میں یکتا ہے نہ موجودات کے کم ہونے کی وجہ سے۔ نعم ما قیل شعر

وفی کل شیئ لہ آیۃ تدل علیٰ انہ واحد

ہر گیاہے کہ از زمیں روید وحدہٗ لا شریک لہٗ گوید

وَمَوْجُوْدٌ لَا مِنْ عِلَّۃٍ۔ واجب تعالیٰ علت کے سبب سے موجود نہیں ہے بلکہ بمقتضائے ذات موجود ہے۔ واضح رہے کہ علت وجود کے ثبوت کے لئے ہوتی ہے جیسا کہ کلام، فلسفہ، منطق میں ثابت ہے۔ اس وجہ سے ذات باری تعالیٰ

علت کا محتاج نہیں ہے اور یہ بھی خیال میں لایا جائے کہ برہان کی دو قسمیں ہیں۔ برہانِ انی۔ برہانِ انی یہ ہوتی ہے کہ وجود علت سے وجود معلول ہو جائے۔ جیسے تعفنِ اخلاط اربعہ خون۔ سودا۔ صفرا۔ بلغم۔ ان کے بگڑنے سے بخار ہوتا ہے۔ یا وجود باری تعالیٰ سے وجود مصنوعات و کائنات ہوتا ہے۔ برہانِ انی یہ ہوتی ہے کہ معلول کے وجود کے علم سے علت کے وجود کا علم ہو جائے جیسے بخار ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ اخلاط اربعہ متعفن ہو گئے ہیں اور اپنے توازن سے بگڑ گئے ہیں۔ یا وجود مصنوعات کے علم سے وجود باری کا علم ہوتا ہے تو خدائے تعالیٰ تمام علتوں اور سببوں کے اثر سے پاک ہے۔

يَا مَنْ هُوَ بِالْبِرِّ مَعْرُوْفٌ۔ اے وہ ہستی جو نیکیوں میں مشہور ہے۔

وَبِالْاِحْسَانِ مَوْصُوْفٌ۔ انعام و احسان کرنے میں معروف ہے۔

مَعْرُوْفٌ بِلَا غَايَةٍ۔ خدائے تعالیٰ اتنا مشہور ہے جس کی کوئی حد نہیں۔

وَمَوْصُوْفٌ بِلَا نِهَايَةٍ اور اتنا مستحق تعریف ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ذاتِ باری تعالیٰ اور اس کے صفات اور افعال غیر متناہی ہیں جو احاطہ میں نہیں آسکتے۔

اَوَّلٌ قَدِيْمٌ بِلَا ابْتِدَاءٍ۔ باری تعالیٰ سب سے اول ہے۔ اور قدیم بالذات ہے اس کی کوئی ابتدا نہیں ہے۔ وَآخِرٌ كَرِيْمٌ بِلَا انْتِهَاءٍ وہ سب کے بعد رہے گا۔ وہ اتنا سخی ہے جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ وَغَفَرَ ذُنُوْبَ الْمُذْنِبِيْنَ كَرَمًا وَّحِلْمًا تمام گنہگاروں کے گناہوں کو اپنی

کرم وبردباری سے بخش دے گا۔ بشرطیکہ حقوق العباد نہ ہوں۔ یَا مَنْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔ اے وہ ہستی جس کی کوئی نظیر اور مثل نہیں ہے جو ہمیشہ سننے والے اور ہمیشہ دیکھنے والے ہے۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ۔ خدائے تعالیٰ ہمارے لئے تمام مہمات میں کافی ہے اور اچھا کارساز ہے اور اچھا بزرگ ہے اور اچھا مددگار ہے۔ یَا دَآئِمًا بِلَا فَنَآءٍ وَّیَا قَآئِمًا بِلَا زَوَالٍ وَّیَا مُدَبِّرًا بِلَا وَزِیْرٍ سَهِّلْ عَلَیْنَا وَعَلٰی وَالِدِیْنَا کُلَّ عَسِیْرٍ۔ اے ہمیشہ باقی رہنے والے کبھی تجھ پر فنا نہیں آسکتا۔ اے ہمیشہ مخلوقات کی نگہبانی کرنے والے جو کبھی ختم نہیں ہوگی۔ قایم بمعنی نگہبان۔ قرآن کریم میں ہے۔ امن هو قائم علی کل نفس بما کسبت۔ اے کسی سے مشورہ کئے بغیر کائنات کا انتظام کرنے والے ہم پر اور ہمارے باپ پر دینوی واخروی مشکلات آسان کردے پہلے ثلث نداؤں کا مقصود بالنداء سَهِّلْ عَلَیْنَا الخ ہے۔ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْكَ اَنْتَ کَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ تیری ثنا تعریف، توصیف تیری شان کے لائق مخلوقات کے حد شمار سے باہر ہے کیونکہ تیری ذات کے افعال وصفات غیر محصور وغیر متناہی ہیں، وہ شمار کے احاطہ میں کیوں کر آسکتے ہیں۔ ہاں تو خود ہر لحاظ سے غیر محصور وغیر متناہی ہے۔ اس لئے تو اپنی شان کے لائق ثنا وتعریف کرسکتا ہے۔

اے برتر از خیال وقیاس وگمان ووہم
وز ہرچہ گفتہ اند وشنیدیم وخواندہ ایم

عَزَّ جَارُكَ قوی و غالب وہ شخص ہے جو تیری پناہ میں آئے۔ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ
تیری تعریف و توصیف و ثنا اوروں کے تعریفوں اور توصیفوں اور ثناؤں سے
نہائیت اعلیٰ اور برتر ہے۔ وَتَقَدَّسَتْ اَسْمَاؤُكَ تیرے اسماءِ مبارکہ
بابرکت ہیں یا غیر پر اطلاق ہونے سے پاک ہیں۔ اس طرح کہ خدائے تعالیٰ کے
اسماءِ مُبارکہ کسی مخلوق پر اطلاق نہیں ہو سکتے۔ یا اسماءِ مُبارکہ اس سے پاک ہیں
کہ ان سے قسم کھا کر ذریعہ معاش بنائے جاتے ہیں۔ یا اسماء باری تعالیٰ تاویلات
غیر مناسب سے پاک ہیں۔

وَعَظُمَ شَانُكَ تیرے کارہائے نمایاں بزرگترین ہیں وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ
تیرے سوا کوئی مقصود نہیں ہے یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ بِقُدْرَتِهٖ۔ خدائے
تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ بِعِزَّتِهٖ
اور اپنی قوت و غلبہ کے سبب سے جو حکم کرنا چاہتا ہے کرتا ہے ؎

نہ بر حرف او جای انگشت کس

اَلَا اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ خبردار رہو اور کان کھول کر سنو کہ تمام
کاموں کا انجام خدائے تعالیٰ کی طرف ہے جو نیک کام پر ثواب اور بُری کام پر عذاب
دے دیگا۔ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ۔ سب کائنات فنا ہو گی فقط ذات
باری تعالیٰ باقی رہے گی۔ لَهُ الْحُكْمُ۔ اسی کا حکم اور حکومت اور بادشاہت
ہے۔ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اور مرکر اسی کی طرف سب کو جانا ہوگا۔
فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ کافروں کے شر سے

بچانے کے لئے آپ کو خدائے تعالیٰ کافی و وافی ہے۔ وہ مومنوں کی دعائیں سنتا ہے اور ان کے حالات دیکھتا ہے اور کافروں کے اقوال سنتا ہے۔ اور ان کے حالات دیکھتا ہے۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَکَفٰی تمام مہمات میں خدا تعالیٰ ہم کو کافی و وافی ہے۔ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ دَعٰی دعا کرنے والوں کی پکار سنتا ہے یا دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ ان ربک لسمیع الدعاء بیشک تمہارا پروردگار دعا قبول کرتا ہے۔ لَیْسَ وَرَآءَ اللّٰہِ الْمُنْتَھٰی دینوی و اخروی حاجات کا منتہیٰ خدائے تعالیٰ ہی ہے۔ اسی سے درخواست کی جا سکتی ہے ؎

در بلا یاری مخواہ از ہیچ کس — زانکہ نبود جز خدا فریاد رس

مَنِ اعْتَصَمَ بِاللّٰہِ نَجٰی جو شخص خدا ہی کو اپنا کارساز سمجھتا ہے۔ وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوگا۔

سُبْحَانَ مَنْ لَمْ یَزَلْ رَبًّا رَّحِیْمًا وَّلَا یَزَالُ کَرِیْمًا پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ سے پروردگار، مہربان، کرم فرما رہا ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ۔ خدائے بردبار بزرگوار کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَتَبَارَکَ اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اللہ تعالیٰ نقائص سے پاک ہے وہ مکمل برکت والا ہے۔ وہ سات آسمانوں کا پروردگار اور عرش عظیم کا پروردگار ہے۔ سب تعریفوں کا مستحق وہی ہو سکتا ہے جو تمام عالموں کا پروردگار ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِّتْرًا حَيًّا قَيُّوْمًا دَآئِمًا اَبَدًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّہٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْہُ تَكْبِیْرًا اَللّٰہُ اَكْبَرُ ٭ خدائے تعالیٰ کے سوا لائق بندگی کوئی نہیں ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ صفات الوہیت میں یکتا ہے۔ ذات میں یکتا ہے بے نیاز ہے۔ بے نیاز ہونے میں یکتا ہے مکمل یکتا ہے ہمیشہ زندہ ہے منتظم کائنات ہے۔ ازلی وابدی ہے۔ بیوی نہیں رکھتا۔ اولاد نہیں رکھتا۔ اس کی بادشاہت میں کوئی شریک نہیں ہے۔ کمزوری سے بچنے کے لئے کسی دوست مددگار کی ضرورت نہیں رکھتا۔ اس کے کمالات و بزرگی بیان کرو وہ کمالات جو بزرگی کا معدن و منبع ہے۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ لِدِیْنِنَا حَسْبُنَا اللّٰہُ لِدُنْیَانَا دین کے کاموں کے مدد کے لئے خدائے تعالیٰ ہی کافی ہے۔ دنیا کے کاموں کے مدد کے لئے اللہ ہی پورا مددگار ہے حَسْبُنَا اللّٰہُ لِمَآ اَھَمَّنَا۔ اللہ تعالیٰ کافی ہے ان امور کے مدافعت کے لئے جو ہمارے لئے موجب پریشانی و غمناکی ہوں۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ لِمَنْ بَغٰی عَلَیْنَا۔ ہمارے لئے خدائے تعالیٰ کافی ہے اس شخص پر جو ہم پر ظلم تجاوز کرے ــــ حَسْبُنَا اللّٰہُ لِمَنْ حَسَدَنَا ہمارے طرف سے اللہ کافی ہے اس شخص پر جو ہمیں حسد کرے حَسْبُنَا اللّٰہُ لِمَنْ كَادَنَا بِالسُّوْٓءِ ہمارے طرف سے اللہ کافی ہے اس شخص کے واسطے جو ہمیں ایذا پہنچانے کے لئے مکر و فریب کرے

حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْمَوْتِ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ موت کے وقت کافی ہے۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْقَبْرِ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ قبر میں اُتارتے وقت کافی ہے۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْمَسَائِلِ ہمارے لئے قبر میں سوال جواب کے وقت اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الصِّرَاطِ ہمارے لئے پل صراط پر گذرتے وقت خدا کافی مددگار ہے۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْحِسَابِ ہمارے لئے قیامت کے روز حساب کے وقت اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْمِیْزَانِ۔ ہمارے لئے اعمال تولنے کے وقت اللہ تعالیٰ پورا مددگار ہے۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ جنت میں داخل ہونے وقت اور جہنم کی آگ سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ پورا کافی و وافی ہے۔ حسبنا اللّٰہ عِنْدَ اللِّقَاءِ۔ اللہ تعالیٰ کی مُلاقات کے وقت اس کا دیدار ہی کافی و وافی ہے۔

واضح رہے کہ مسئلہ رویت و دیدار باری تعالیٰ میں علماء اہل سنت و جماعت کا یہ مسلک ہے کہ دُنیا میں رویت و دیدار باری تعالیٰ امکان ذاتی کی حیثیت رکھتا ہے اور آخرت میں مسلم الثبوت ہے جس پر آیاتِ کریمہ احادیث شریفہ دلالت کرتے ہیں۔ آیۂ کریمہ لاتدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر۔ اس کی توجیہ یوں فرماتے ہیں۔ یہ سالبہ کُلیہ ہے۔ سلبِ کُلی نہیں۔ اس میں نفی عموم ہے۔ عموم نفی نہیں۔ لہٰذا یہ آیت کریمہ ہیچوقسم کی کوئی آیت یا حدیث ثبوت رویت باری تعالیٰ کے مخالف اور

منافی نہیں ہے۔ فتدبر۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ اِلَیْہِ اُنِیْبُ۔ مجھے وہ اللہ کافی ہے جس کے سوا کوئی لائق بندگی نہیں ہو سکتا۔ اس پر میرا پورا بھروسہ ہے۔ اسی کی طرف مجھے لوٹنا اور جانا ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَآ اَعْظَمَ اللّٰہَ خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی مقصود نہیں ہو سکتا۔ خدا منزہ پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ کس قدر بردبار ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَآ اَحْلَمَ اللّٰہَ خدائے تعالیٰ کے سوا مطلوب معبود نہیں ہو سکتا ہے۔ اللہ منزہ و پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ کس قدر بردبار ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَآ اَکْرَمَ اللّٰہَ خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں سکتا ہے۔ خدائے تعالیٰ منزہ و پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ کس قدر کرم فرما اور بخشش کرنے والا ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَقًّا خدا کے سوا کوئی ملحوظ نہیں ہو سکتا جو اکیلا ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے حضرت محمدؐ خدائے تعالیٰ کے یقینی طور پر بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذّٰکِرُوْنَ۔ اے اللہ حضرت محمدؐ پر رحمت و اکرام فرمادے جس جس وقت فریاد کرنے والے اُن کو یاد کریں گے وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغٰفِلُوْنَ اور رحمت و انعام فرمادے حضرت محمدؐ پر جس جس وقت اُن کی یاد سے غافل لوگ غفلت کریں گے۔ واضح رہے کہ یہاں برہان سّر تقسیم لایا گیا ہے۔ اس لئے کہ دو حالیں ہو سکتی ہیں یاد کرنے والے اور یاد نہ کرنے والے۔

یہ دو حالتیں تمام اوقات غیر متناہی کو حاوی ہیں تو ثابت ہوا کہ حضور پر نور پر رحمت و اکرام باری تعالیٰ غیر متناہی اوقات میں ہے۔ اَللّٰھُمَّ اجعلنا من زمرتھم۔ رَضِینَا بِاللّٰہِ تَعَالٰی رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَّرَسُوْلًا وَبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّبِالْکَعْبَۃِ قِبْلَۃً وَّبِالصَّلٰوۃِ فَرِیْضَۃً وَّبِالْمُؤْمِنِیْنَ اِخْوَانًا۔ ہم اللہ تعالیٰ کے ربّ ہونے پر راضی ہیں اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہیں وہ ہی حق ہے۔ حضرت محمدؐ کا نبی، رسول ہونا واجب الاذعان ہے۔ قرآن ہمارا پیشوا ہے۔ کعبہ ہمارا قبلہ ہے۔ نمازیں ہم پر فرض ہیں مسلمان و مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ان سب پر ایمان لایا ہے اور اس پر راضی ہیں۔ وَبِالصِّدِّیْقِ وَبِالْفَارُوْقِ وَبِذِی النُّوْرَیْنِ وَبِالْمُرْتَضٰی اَئِمَّۃً رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ ہم راضی ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے امام ہونے پر۔ حضرت عمر فاروق رضؓ کے امام ہونے پر۔ حضرت عثمان ذی النورین رضؓ کے امام ہونے پر۔ حضرت شاہ ولایت رضؓ کے امام ہونے پر۔ یہ چاروں حضرات علی الترتیب خلیفہ ہیں۔ اس کے خلاف غلط ان سب پر خدائے تعالیٰ کی رحمت نازل ہو۔ آمین ثم آمین۔

مَرْحَبًا بِالصَّبَاحِ الْجَدِیْدِ وَبِالْیَوْمِ السَّعِیْدِ۔ اللہ تعالیٰ آنے والی صبح اور آنے والے اچھے دن کو فراخی، کشادگی کا مظہر بنا دے۔

وَبِالْمَلَکَیْنِ الْکَاتِبَیْنِ الشَّاھِدَیْنِ الْعَادِلَیْنِ۔ اللہ تعالیٰ کراماً

کاتبین کو جو دو فرشتے کاتب اعمال ہیں۔ پھر اپنے مکتوب پر عادل گواہ ہیں سبب سرور کردے۔ حَيَّاكُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى فِي عِزَّةٍ يَوْمِنَا هٰذَا اُكْتُبَا فِي اَوَّلِ صَحِيْفَتِنَا۔ (پھران دو فرشتوں کو خطاب کرکے کہا جاتا ہے) اے دو فرشتو تم پر اللہ کی سلام ہو اور زندہ رہو (بمہربانی یہ کرو کہ آج کے دن جو اول فرصت کے ابتداء وقت میں ہمارے نامۂ اعمال کے شروع میں یہ شہادت لکھو اور خود بھی شاہد رہو' وہ شہادت یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاَشْهَدَا بِاَنَّا نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ عَلٰى هٰذِهِ الشَّهَادَةِ نَحْيٰى وَعَلَيْهَا نَمُوْتُ وَعَلَيْهَا نُبْعَثُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى خدا تعالیٰ کے نام سے جو رحمان و رحیم ہے شہادت نامہ شروع کرتا ہوں تم دونوں اس پر گواہ رہو کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اس کی ذات و صفات میں کوئی شریک نہیں اور یہ بھی شہادت دیتے ہیں کہ حضرت محمدؐ بندۂ خدا اور اس کا بھیجا ہوا رسول ہے۔ وہ دین حق لے کر آئے ہیں اور ہدایت کے لئے اس کو بھیجا ہے یہ دین حق تمام دینوں پر غالب ہو کر رہے گا۔ اگرچہ مشرک لوگ اور کافر لوگ یہ غلبہ پسند نہ کریں گے وہ مقابلہ کریں گے لیکن دین حق اسلام غالب ہوگا۔ اسی شہادت پر ہم زندہ رہیں گے اور مریں گے۔ اسی شہادت پر قیامت کے روز اٹھائے جائیں گے انشاء اللہ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ

التَّآمَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ تمام کلمات کاملہ جو باری تعالےٰ نے ارشاد فرمائے ان کے ذریعہ سے ہر مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور اس کے بہترین اسماء مبارکہ کے ذریعہ سے ہر آفت سے پناہ مانگتا ہوں اور اللہ تعالیٰ جو زمین و آسمان کا پروردگار ہے۔ اس کے نام مبارک کے ذریعہ سے پناہ مانگتا ہوں جس کو زبان پر لیتے ہوئے کوئی چیز زمین و آسمان میں ضرر و نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ مسلم شریف۔ ابن ماجہ ترمذی بیہقی میں مختلف طریقوں سے آیا ہے کہ جب کلمات مذکورہ بیمار یا سانپ بچھو اور کسی موذی جانور کے کاٹے ہوئے پر پڑھے جائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ شفاء ہو گی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ الْبَعْثُ وَالنُّشُوْرُ۔ سب تعریفوں کا مستحق و سزاوار وہ اللہ تعالیٰ ہے جو ہم کو نیست اور عدم سے وجود میں لاتا ہے۔ پھر مر کر دوبارہ زندہ ہو کر اسی کی طرف جانا اور لوٹنا ہے۔

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ۔ خدا کے فضل و کرم سے رات کی تاریکی گذر کر ہم صبح میں داخل ہو گئے اور ملک بھی صبح میں داخل ہوا۔ اَلْعِزَّۃُ وَالْعَظَمَۃُ وَالْکِبْرِیَآءُ وَالْجَبَرُوْتُ وَالسُّلْطَانُ وَالْبُرْھَانُ لِلّٰہِ ذاتی بندگی اور صفاتی عظمت اور ہر قسم کی بزرگی و طاقت اور بادشاہت اور روشن دلیلیں یہ سب خدائے تعالیٰ ہی کو سزاوار ہیں وَالْآلَاءُ وَالنَّعْمَۃ

وَالنَّعْمَاءُ لِلّٰهِ تمام ظاہری نعمتیں اور باطنی نعمتیں یہ سب خدا کی طرف سے ہیں وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ لِلّٰهِ رات اور دن اسی نے پیدا کئے اور اسی کے ہیں اور اسی کے محکوم ہیں وَمَا سَكَنَ فِيهِمَا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اور جو کچھ رات اور دن میں ساکن وداخل اور موجود ہے وہ سب خدائے واحد القہار کی مخلوق ومملوک ہے۔

أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلَى دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى مِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔ ہم صبح میں داخل ہوئے فطرت وقابلیت اسلام کے ساتھ موصوف ہوتے ہوئے اور کلمہ اخلاص لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ پڑھتے ہوئے اور اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر قائم ہوتے ہوئے اور اپنے باپ حضرت ابراہیم کے ملت پر ایمان لاتے ہوئے جو باطل سے حق کی طرف مائل تھے پکے مسلمان تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ) صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَلٰئِكَتِهِ وَأَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ وَحَمَلَةِ عَرْشِهِ وَجَمِيعِ خَلْقِهِ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَأَصْحَابِهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ خدائے تعالیٰ اور اس کے ملائیکوں، نبیوں، رسولوں، عرش کے اٹھانے والوں اور تمام مخلوقات کی درود ورحمتیں، سلامیں۔ برکتیں ہمارے سردار حضرت محمد اور

آپؐ کے اولاد اور اصحابؓ پر ہمیشہ نازل ہوں۔

واضح رہے کہ مسئلہ ذیل ذہن نشین کرنا ضروری ہے کہ التفات ایک اسلوب اور طریقۂ ادا سے دوسرے اسلوب اور طریقۂ ادا کی طرف رجوع اور انتقال کیا جانا ہوتا ہے۔ اس لتفات کی چھ صورتیں ہیں۔ غائب سے خطاب، غائب سے متکلم، خطاب سے متکلم، خطاب سے غائب، تکلم سے خطاب، تکلم سے غائب کی رجوع۔ قرآن حمید اور حدیث نبوی میں اس کی مثالیں کثرت سے موجود ہیں۔ یہ التفات کئی وجوہ سے ہوتا ہے۔ اس کے بہت فائدے ہیں جو کتب معانی میں مذکور ہیں۔ یہاں ایک وجہ بیان کی جاتی ہے کہ جب ایک شئی کے کئی اوصاف ذکر کئے جائیں یا ایک شی کی ذکر بار بار کی جائے جس سے وہ شی ایسی مستحضر ہو جائے گویا وہ سامنے موجود ہے تو اس سے ادا میں تخاطب کا معاملہ کیا جاتا ہے۔ جیسے سورۂ فاتحہ میں ذات باری تعالیٰ کے چند اوصاف شروع میں ذکر کئے گئے۔ جس سے ذات باری تعالیٰ کا ایسا استحضار ہوا جس سبب سے بعد میں ایاك نعبد وایاك نستعین میں تعبیر صیغۂ خطاب سے ہوا۔ اسی طرح حضور اقدسؐ کے بار بار ذکر کرنے اور اوصاف لانے سے ایسا استحضار ہوا ہے جس سے التفات غائب سے خطاب کی طرف کر کے سلام میں صیغۂ خطاب استعمال کیا گیا۔

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ خدائے تعالیٰ اور اس کے

فرشتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجتے ہیں۔ اے مؤمنو تم بھی نبی اکرمؐ پر دُرود وسلام بھیجو۔ یہ تم پر لازم اور ضروری ہے۔ یہاں دو چیزیں ہیں دُرود وسلام دونوں میں صیغۂ امر آیا ہے۔ امر کے معانی میں اختلاف ہے جیسا کہ اصُول فقہ میں مذکور ہے لیکن میرے نزدیک یہاں امر وجوب کے لئے ہے۔ جس پر ادلّہ موجود ہیں۔ طوالت کی وجہ سے بیان نہیں کئے گئے۔ آیۂ کریمہ میں مؤمنوں کے حق میں دونوں چیزیں لازم کردی گئی ہیں۔ اس وجہ سے سلاموں میں دونوں اختیار کئے گئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اے خدا کے رسُول صلوٰۃ وسلام آپؐ پر ہو۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اے خدا کے پیارے صلوٰۃ وسلام آپؐ پر ہو۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْلَ اللّٰہِ اے خدا کے دوست آپؐ پر صلوٰۃ وسلام ہو۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ۔ اے خدا کے پیغمبر آپؐ پر صلوٰۃ وسلام ہو۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَفِیَّ اللّٰہِ۔ اے خدا کے برگزیدہ دُرود وسلام آپؐ پر ہو۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ۔ اے بہترین مخلوقات آپؐ پر دُرود وسلام ہو۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنِ اخْتَارَہُ اللّٰہِ۔ اے تمام انبیاءؑ سے چنے ہوئے آپؐ پر دُرود وسلام ہو۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنْ اَرْسَلَہُ اللّٰہِ۔ اے خدا کے بھیجے ہوئے آپؐ پر دُرود وسلام ہو۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ

يَامَنْ زَيَّنَهُ اللّٰهُ۔ تمام اوصاف سے مزین اور آراستہ آپؐ پر درود و سلام ہو۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامَنْ شَرَّفَهُ اللّٰهُ۔ اے مشرف و معظم آپؐ پر درود و سلام ہو۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامَنْ كَرَّمَهُ اللّٰهُ۔ اے مکرم و محتشم آپؐ پر درود و سلام ہو۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامَنْ عَظَّمَهُ اللّٰهُ۔ اے تمام اوصاف میں معظم و بالا آپؐ پر درود و سلام ہو۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ۔ اے تمام مرسلوں کے سردار آپؐ پر درود و سلام ہو۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ۔ اے تمام پرہیزگاروں کے پیشوا آپؐ پر درود و سلام ہو۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتِمَ النَّبِيِّيْنَ۔ اے تمام پیغمبروں کے آخری مہر لگانے والے آپؐ درود و سلام ہو۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ۔ اے تمام گناہگاروں کے شفاعت کرنے والے آپؐ پر درود و سلام ہو۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اے پروردگار کے فرستادہ خاص آپؐ پر درود و سلام ہو۔ صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَاَنْبِيَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ وَحَمَلَةِ عَرْشِهٖ وَجَمِيْعِ خَلْقِهٖ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ خدائے تعالیٰ اور اس کے

ملائکوں، نبیوں، رسولوں، عرش کے اُٹھانے والوں اور تمام مخلوقات کی نوازشیں، رحمتیں، برکتیں ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے اولاد و اصحاب پر ہمیشہ نازل ہوں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ وَّحِیْنٍ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی مَلٰٓئِکَتِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ وَعَلٰی اَھْلِ طَاعَتِکَ اَجْمَعِیْنَ وَارْحَمْنَا مَعَھُمْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؕ اے خدا ہمارے سردار حضرت محمدؐ کو مخلوقات کی اوّلین گروہ کے سامنے اپنی تمام رحمتوں سے نوازیں۔ اے خدا ہمارے سردار حضرت محمدؐ کو مخلوقات کی پچھلے گروہ کے سامنے اپنی تمام رحمتوں سے نوازیں۔ اے خدا ملائک مقربین کے گروہ کے سامنے ہمارے سردار حضرت محمدؐ کو اپنی تمام رحمتوں سے نوازیں۔ اے خدا حضرت محمدؐ کو تمام اوّلین و آخرین کائنات آسمان و زمین کے ہوتے ہوئے اپنی رحمتوں سے نوازیں۔ اور دُرود بھیج انبیآء اور مرسلوں اور ملائک مقربین اور اپنے صالح بندوں اور فرمانبردار بندوں پر رحم کر۔ اے رحم کرنے والے خدا۔ اور ہمیں بھی اپنی رحمتوں سے ان کے ساتھ مغفور و مرحوم کر تو نہایت کرنے والا ہے۔

آمین ثم آمین۔ وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العٰلمین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمدٍ وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین؛

تمام شد

شرح اوراد فتحیہ بار چہارم بماہ جمادی الاوّل سنہ ۱۴۱۲ھ مطابق نومبر سنہ ۱۹۹۱ء

بندہ یعنی بنی آدم سہو وخطا کا پتلا ہے لہٰذا مُطالعہ کرنے والوں سے گذارش ہے کہ وہ بمہربانی اگر کہیں کوئی خطا رہ گئی ہو تو اُس کی نشاندہی ناشران کو کرائیں تاکہ آئندہ سرزد نہ ہو علاوہ ازیں معض طرف للہ ناشران اور کاتب کے حق میں دُعائے مغفرت کریں ، شکریہ!

وما علینا الا البلاغ المبین ،

علی ید المفتقر الی رحمۃ ربہ الباری قاضی محمد الحسین الخانیاری